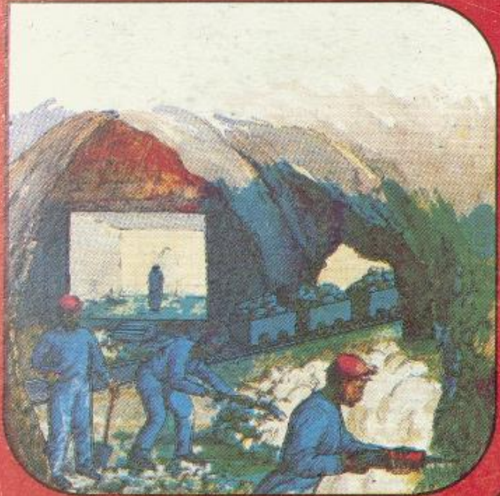
میری کتاب

تیسری جماعت کے لیے











برائے : پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور

مصنفین : ریحانہ احمد غلام قادر ہراج
اللہ وسایا اختر کھوسہ محمد اشرف ساحر
جمیل حسین ناصر الدین غزنوی
میاں محمد جاوید اختر

مدیران : سیما ناہید محمد اسلم نیازی

نگرانِ طباعت : میاں عبدالرحمٰن عابدؒ محمد اقبال بھٹی
ناظم : پروفیسر محمد فاروق ملک

مدیرِ اعلیٰ : مسز شاہدہ رسول
لے آؤٹ : شاہ نواز

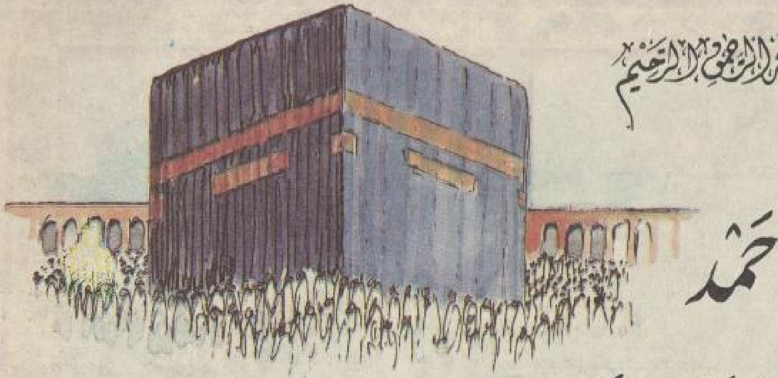
السٹریشن اور آرٹ سکیچنگ : پروفیسر محمد آصف، اظہار سنز، لاہور

ناشر : ظفر بک ایجنسی اردو بازار لاہور
مطبع : زاہد بشیر پرنٹرز لاہور

زیادہ درخت ماحول کی صفائی کی ضمانت ہیں ان کی حفاظت کیجیے

فہرست





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

زمیں، دریا، سمندر، ندیاں بھی
ستارے، چاند، سورج، آسماں بھی
یہ جو کچھ ہے بنایا ہے خدا نے

کہیں ہیں باغ خوشبو سے مہکتے
درختوں پر پرندے ہیں چہکتے
یہ جو کچھ ہے بنایا ہے خدا نے

کہیں میداں ہی میداں اللہ اللہ
بیاباں ہی بیاباں اللہ اللہ
یہ جو کچھ ہے بنایا ہے خدا نے



پہاڑوں کی قطاریں ہی قطاریں
کہیں چشموں کی نہروں کی بہاریں
یہ جو کچھ ہے بنایا ہے خُدا نے

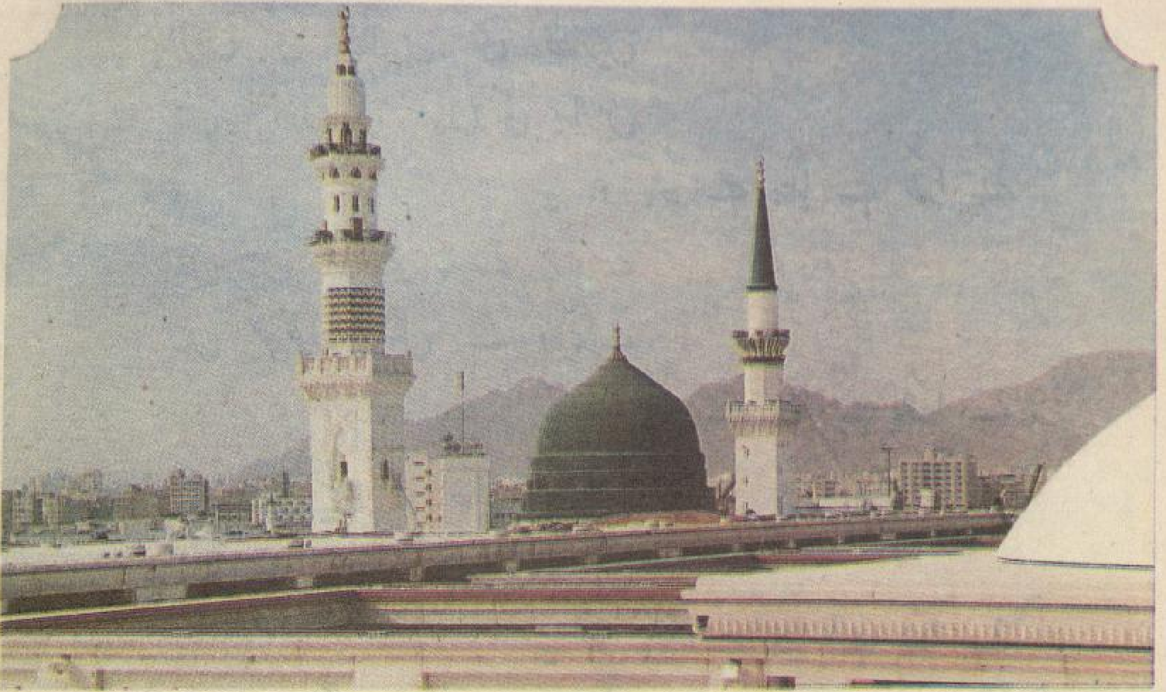
کہیں ہیں گھومتے پھرتے چرندے
کہیں خونخوار جنگل کے درندے
یہ جو کچھ ہے بنایا ہے خُدا نے

یہ کیڑے رینگتے جو خاک پر ہیں
یہ پانی میں جو رہتے جانور ہیں
یہ جو کچھ ہے بنایا ہے خُدا نے

ہوا اور آگ پانی اور مٹّی
ہے پیدائش انھی سے آدمی کی
یہ جو کچھ ہے بنایا ہے خُدا نے

(نشتر)





رحمتِ عالم صلّی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم

حضرت محمّد صلّی اللہُ علیہِ و آلِہٖ وسلّم اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ بہت رحم دل، ہم درد اور پیار کرنے والے تھے۔ اللہ نے آپؐ کو رحمتِ عالم بنا کر بھیجا۔ رحمتِ عالم کا مطلب ہے "دُنیا کے لیے رحمت"۔

حضور صلّی اللہُ علیہِ وآلِہٖ وسلّم کو بچّوں سے بہت پیار تھا۔ آپؐ کے پاس کوئی بچّہ آتا تو آپؐ محبّت سے اسے گود میں بٹھا لیتے۔ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے۔ اس کا مُنہ چُومتے۔ حضور صلّی اللہُ علیہِ وآلِہٖ وسلّم کے ہاں جو بھی نیا پھل آتا وہ سب سے پہلے بچّوں کو دیتے۔

حضرت انس رض بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر کا سودا لایا کرتے تھے۔ وہ جب بھی سودا لینے جاتے راستے میں کھیلنے لگتے۔ سودے کو دیر ہو جاتی۔ گھر والے شکایت کرتے تو آپ فرماتے "جانے دیں انس رض ابھی بچّہ ہے۔" حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی حضرت انس رض کو نہیں ڈانٹا۔

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طائف گئے۔ وہاں کے لوگوں کو اللہ کی باتیں بتائیں۔ طائف والے ان باتوں پر ناراض ہو گئے۔ وہ آپ کو پتّھر مارنے لگے۔ پتّھر لگنے سے آپ زخمی ہو گئے۔ زخموں سے اتنا خون بہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جوتے بھر گئے۔ اسی وقت اللہ کی طرف سے فرشتہ آیا۔ اس نے عرض کی، آپ حکم دیں تو میں طائف والوں پر پہاڑ گرا دوں۔ آپ نے جواب دیا: "نہیں۔" یہ کہ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔ اللہ سے عرض کی "اے میرے مولا! طائف والوں پر رحم فرما۔ انھیں سیدھی راہ دکھا دے۔"

مکہ والوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بہت ظلم کیے۔ آخر آپ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ جانا پڑا۔ وہاں بھی مکّہ والوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چین سے نہ رہنے دیا۔ جب مکّہ فتح ہوا تو تمام مکّہ والے آپ کے سامنے گردن جھکائے کھڑے تھے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن سے بدلہ لے سکتے تھے لیکن آپ نے سب کو معاف کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ میں آگئے تھے آپ کی بیٹی حضرت زینب رض مکّہ میں رہ گئی تھیں۔ حضرت زینب رض مکہ سے مدینہ آرہی تھیں۔ کافروں نے حضرت زینب رض کا راستہ روک لیا۔ ایک شخص نے حضرت زینب رض کو اونٹ سے گرا دیا۔ انھیں

سخت چوٹ لگی اور وُہ اسی تکلیف سے اللہ کو پیاری ہُوئیں۔ جب مکّہ فتح ہوا تو وہ شخص وہاں سے بھاگ گیا۔ بعد میں حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو کر اس نے مُعافی مانگی۔ آپؐ نے اپنی بیٹی کے اس قاتل کو بھی مُعاف کر دیا۔

یہ تھے رحمت عالم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی رَحمت اور شفقت کے چند واقعات۔ ہمیں اِن واقعات سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ ہر ایک کے ساتھ رَحمت، شفقت اور مَحبّت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ یہی اللہ اور اس کے رسُولؐ کا حکم ہے۔

مشق

1۔ جواب دیں:

ا۔ اللہ نے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو کیا بنا کر بھیجا؟

ب۔ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بچّوں کے ساتھ کیا سلوک کیا کرتے تھے؟

ج۔ حضرت انسؓ کے خلاف شکایت ہوتی تو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کیا فرماتے؟

د۔ طائف والوں نے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

ہ۔ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے طائف والوں کے لیے کیا دعا کی؟

و۔ مکّہ والوں کے ساتھ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کیا سلوک کیا؟

2۔ جملے بنائیں:

ہم درد۔ سیدھی۔ بتاؤ۔ حُکم۔ مَحبّت۔

3۔ الٹ لکھیں۔ جیسے دن سے رات۔

آخری، دیر، نیا، ہاں۔

4۔ جمع لکھیں : جیسے سودا سے سودے

فرشتہ۔ بدلہ۔ راستہ۔ جُوتا۔ بچّہ۔

5۔ خُوش خط لکھیں :

اللہ نے حُضُورِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو رَحمَتِ عالم بنا کر بھیجا۔

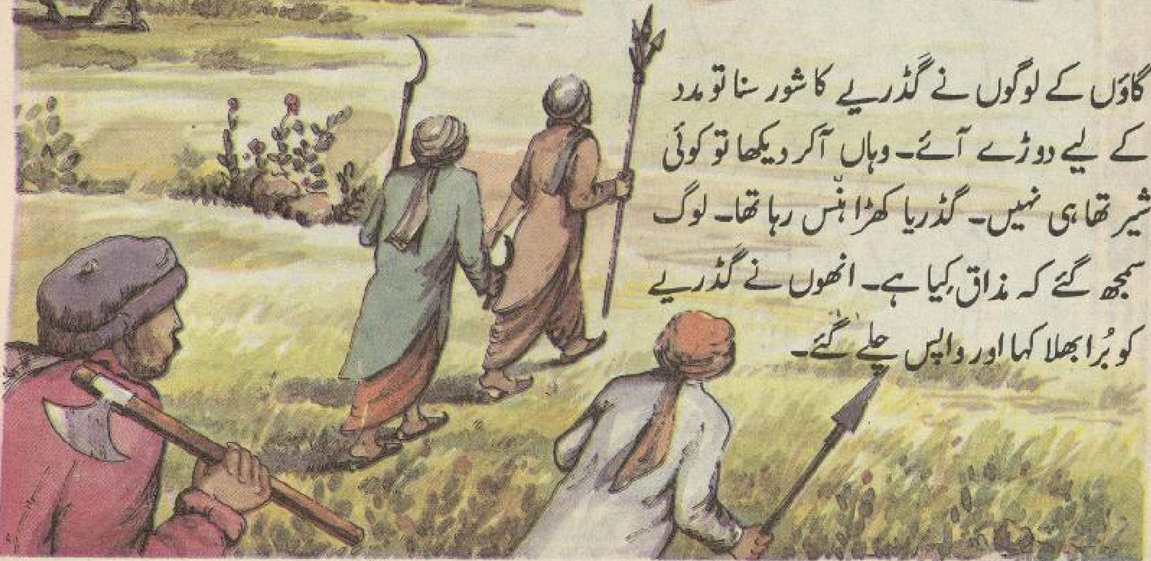
6۔ اُونٹ کا خاکہ بنائیں۔



جھوٹ کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک گڈریا رہتا تھا۔ وہ ہر روز اپنی بکریوں کا ریوڑ چرایا کرتا تھا۔ ایک دن گڈریے کو شرارت سوجھی۔ وہ ایک بلند ٹیلے پر چڑھ گیا اور بلند آواز سے پکارنے لگا۔

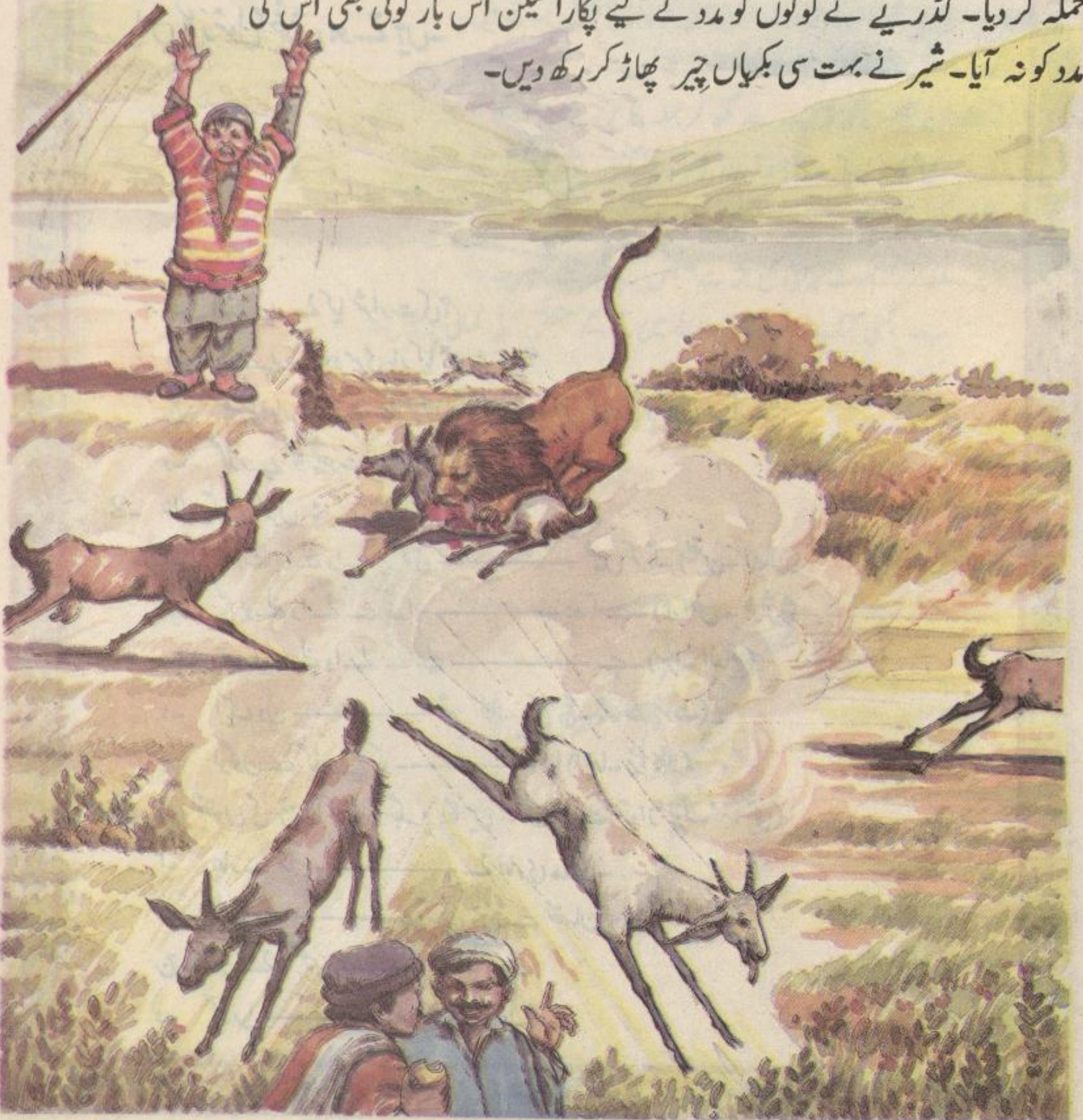
"لوگو! میری مدد کرو۔ شیر آگیا"



گاؤں کے لوگوں نے گڈریے کا شور سنا تو مدد کے لیے دوڑے آئے۔ وہاں آکر دیکھا تو کوئی شیر تھا ہی نہیں۔ گڈریا کھڑا ہنس رہا تھا۔ لوگ سمجھ گئے کہ مذاق کیا ہے۔ انھوں نے گڈریے کو برا بھلا کہا اور واپس چلے گئے۔

چند دن بعد گڈریے نے پھر ایسا ہی کیا۔ لوگ دُوسری بار بھی اس کی مدد کے لیے آئے۔ اُنھوں نے دیکھا کہ گڈریا کھڑا ہنس رہا ہے۔ اَب کی بار اُنھیں سخت غصہ آیا۔ وُہ ناراض ہو کر گاؤں واپس چلے گئے۔

چند دِن بعد سچ مچ ایک شیر اس طرف آ نِکلا۔ اس نے دیکھتے ہی ریوڑ پر حملہ کر دیا۔ گڈریے نے لوگوں کو مدد کے لیے پُکارا لیکن اس بار کوئی بھی اس کی مدد کو نہ آیا۔ شیر نے بہت سی بکریاں چِیر پھاڑ کر رکھ دیں۔



جھوٹ بولنے والے پر کوئی یقین نہیں کرتا۔ اپنے ساتھیوں میں اس کی عزّت نہیں رہتی۔ جھوٹا آدمی اگر سچ بھی بولے تو لوگ اس کی بات پر یقین نہیں کرتے۔ جُھوٹے آدمی سے خدا بھی ناراض ہوتا ہے۔ سچ بولنے والے سے خُدا اور اس کا رسُولؐ خُوش ہوتے ہیں۔

مشق

1۔ جواب دیں۔

ا۔ گڈریے نے کیا شرارت کی؟

ب۔ گڈریے نے دوسری بار کیا جھوٹ بولا؟

ج۔ تیسری بار گڈریے نے لوگوں کو بُلایا تو وہ اس کی مدد کو کیوں نہ آئے؟

د۔ گڈریے کو جھوٹ کی کیا سزا ملی؟

2۔ خالی جگہ پُر کریں :

ا۔ جھوٹ بولنے والے پر کوئی ---------- نہیں کرتا۔ (یقین۔ ایمان)

ب۔ سچ بولنے والے سے خُدا ---------- ہوتا ہے۔ (ناراض ۔ خوش)

ج۔ جھوٹ بولنے والے کے لیے ---------- ہے۔ (سزا۔ انعام)

د۔ ایک دن ---------- شیر آنکلا۔ (سچ مچ۔ جھوٹ موٹ)

ہ۔ لوگوں نے گڈریے کو ---------- کہا (اچھا۔ بُرا بھلا)

3۔ ان لفظوں کی جمع بنا کر خالی جگہ پر لگائیں : (شرارت، آواز، لوگ، ساتھی)

ا۔ ہمارے تمام ---------- نے ہماری مدد کی۔

ب۔ ایسی ---------- نہ کریں جن سے نقصان ہو۔

ج۔ میں نے تمھیں ---------- دیں۔

د۔ گڈریا ---------- کو تنگ کرتا تھا۔

4۔ اُلٹ لکھیں : جیسے نیکی سے بدی۔
سچ، اُوپر، چھوٹا، دوست، خوش

5۔ خوش خط لکھیں :
سچ بولنے والے سے خُدا اور اس کا رسولؐ خوش ہوتے ہیں۔

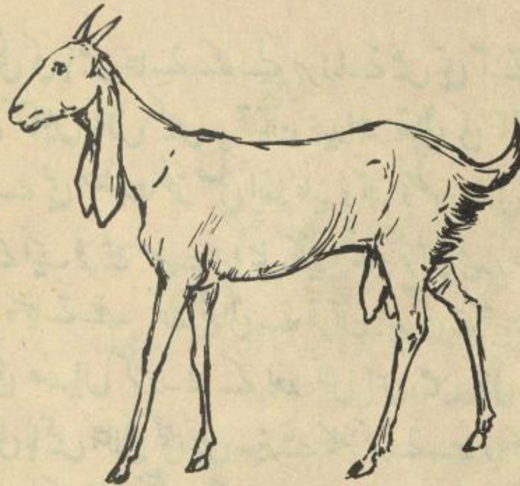
6۔ سبق کے آخری پیرے کا مطلب بتائیں۔

7۔ ان لفظوں کو ترتیب سے لکھ کر جملہ بنائیں :
کیا، ہی، ایسا، نے، بعد، دن، پھر، چند، گڈریے۔

8۔ کرنے کا کام :

ا۔ "جھُوٹ بُرائی کی جڑ ہے" اس پر پانچ جملے لکھیں۔
ب۔ کِسی کِتاب، اخبار یا رسالے میں سچ کے متعلق کوئی کہانی پڑھیں۔

9۔ بکری کا خاکہ بنائیں۔



قرآن مجید



لوگوں کو نیکی کی باتیں بتانے کے لیے ہر زمانے میں نبی آتے رہے۔ کچھ نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں نازل کیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ کتاب ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر نازل کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتے حضرت جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام قرآن مجید رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا خود ذمّہ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی صدیاں گزرنے کے بعد بھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ قرآن مجید میں نیکی کی باتیں بتلائی گئی ہیں۔ بُرے کام کرنے سے روکا گیا ہے۔ نماز پڑھنے اور ماں باپ کی خِدمت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کی باتوں پر عمل کریں۔

قرآن مجید پڑھنے کا بہت ثَوَاب ہے۔ قرآن مجید کا ایک حَرَف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ قرآن مجید خُود پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا بڑے ثَوَاب کا کام ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھیں۔ اس کی جو باتیں ہمیں معلوم ہوں وہ دوسروں تک پُہُنّچائیں۔

قرآن مجید پڑھتے وقت خیال رکھیں کہ ہمارے کپڑے اور بیٹھنے کی جگہ پاک ہو۔ پڑھنے سے پہلے وُضُو کرلیں۔ پڑھتے وقت باتیں نہ کریں۔ آہِستہ آہِستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے تعوّذ اور تَسمِیہ ضرور پڑھیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم روز قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ اس کا مطلب سمجھیں۔ اس پر عمل کریں۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ کون سا فرشتہ اللہ کا پیغام نبیوں تک پہنچاتا تھا؟

ب۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟

ج۔ قرآن مجید پڑھتے وقت ہمیں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

د۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا ہے؟

2۔ خالی جگہ پُر کریں : (صدیوں۔ دس۔ سمجھ۔ تعلیم۔ عمل۔)

ا۔ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے سے ---------- نیکیاں ملتی ہیں۔

ب۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید پر ---------- کریں۔

ج۔ قرآن مجید ---------- پہلے نازل ہوا۔

د۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کو ---------- کر پڑھیں۔

ہ۔ قرآن مجید کی ---------- کو دوسروں تک پہنچائیں۔

3۔ اس سبق سے ایسے پانچ الفاظ چُن کر لکھیں جن پر کوئی نقطہ نہ ہو۔

4۔ اس سبق میں چار خاص اسم چُن کر لکھیں۔

لاہور ایک خاص شہر کا نام ہے۔ یہ خاص اسم کی ایک مثال ہے۔ محمد علی جناحؒ ایک خاص شخص کا نام ہے یہ بھی خاص اسم ہے۔

5۔ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ الٓمٓ پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملیں گی؟

6۔ سبق کے دوسرے پیرے کا مطلب اپنے لفظوں میں بتائیں۔

7۔ جملے بنائیں :

ہمیں، تمھی، وہی، یہی، اسی۔

8۔ لفظوں کو ترتیب دے کر جملہ لکھیں :

مجید، کی، کریں، ہم، روز، چاہیے، تلاوت، ہر، ہمیں، کہ، قرآن۔

9۔ خُوش خط لکھیں :

ہمیں چاہیے کہ ہم ہر روز قرآن مجید کی تلاوت کریں۔





نَعْت

ہر اِک مَقام سے ہے
اُونّچا مَقام اُن کا

صَادِق ہَیں وُہ امیںؐ ہیں
اَحمدؐ ہے نام اُن کا

اسلام بَن کے پَہُنّچا
گھر گھر پَیام اُن کا

کَلْمہ پڑھے مُسلماں
ہر صُبْح و شام اُن کا

سَب مُشکلوں کا حَل ہے
دِینی نِظام اُن کا

(قیوم نظر)

قرآن پڑھنا (1)

قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس کے بعد کوئی کتاب نازل نہیں ہو گی۔ قرآن مجید پڑھ کر ہم اپنے دین کی باتیں سمجھ سکتے ہیں۔ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔ اسے پڑھنے کے لیے عربی خط پڑھنا ضروری ہے۔

پہلی اور دوسری جماعت میں آپ عربی حروف، ان کی حرکات اور تنوین کے اسباق پڑھ چکے ہیں۔ درج ذیل الفاظ پڑھ کر پہلے کام کا اعادہ کرلیں۔

حَسِبَ	كُتِبَ	رُسُلٌ	شَهَادَةً	وَاحِدَةٌ	اِبِلٍ

غِشَاوَةٌ

○ جزم دو حرفوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ جس حرف پر جزم " ٨ " کا نشان ہو اسے ساکن کہتے ہیں اور اسے پچھلے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں مثلاً

اَبْ	رَشْ	اَلَمْ	كَيْفَ	لَوْحٍ	اَنْتَ

اَمْهِلْ	عَشْرٍ	خَلْقٍ

○ عام طور پر قرآن مجید میں جزم کا نشان اِس طرح (ـْـ) ہوتا ہے۔

○ اگر ا سے پہلے حرف پر زبر ہو تو اس حرف کی آواز کو لمبا کرتے ہیں۔ مثلاً

عَالِمٌ	شَهِدْنَا	سَمِعْنَا	ظَالِمٌ	فَاسِقٌ	دَاخِلٌ

○ اگر واؤ سے پہلے حرف پر پیش ہو تو اس حرف کی آواز کو لمبا کرتے ہیں مثلاً

قُوْ	نُوْرٌ	يُوْلَدْ	شَكُوْرٌ	اُصُوْلٌ

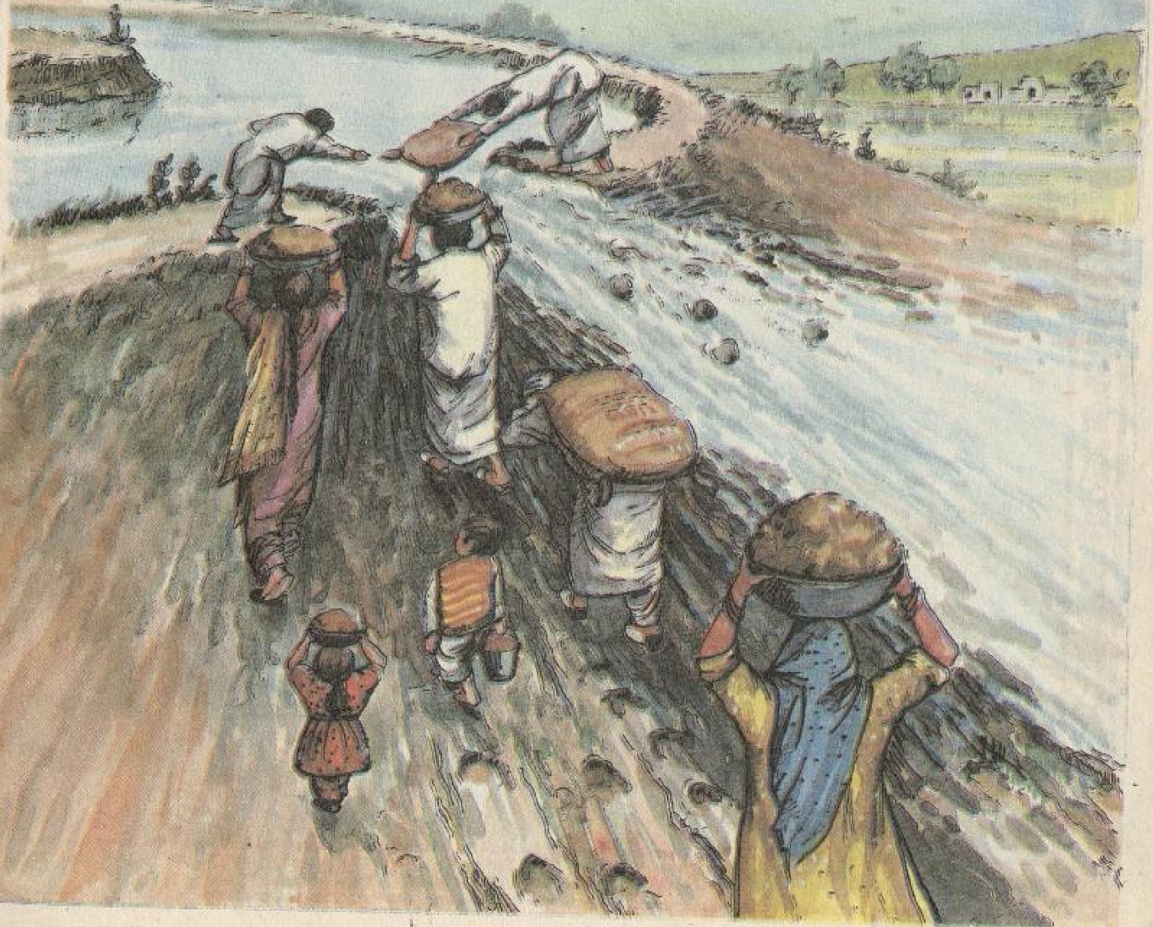
○ اگر ي سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو تو اس حرف کی آواز کو لمبا کرتے ہیں۔ مثلاً

اَمِيْنٌ	مُسْتَقِيْمٌ	حِيْنٌ	دِيْنٌ	قَدِيْرٌ	عَزِيْزٌ



مِل جُل کر کام کرنا

حَسن گاؤں میں رہتا ہے۔ اس کے گاؤں کے قریب ایک نہر بہتی ہے۔ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلانے کے لیے نہر پر لے جاتے ہیں۔ مویشیوں کے آنے جانے کی وجہ سے نہر کے کنارے گہرے راستے بنتے گئے۔ اِس طرح ایک کنارہ کم زور ہو تا گیا۔ آخر ایک دن کنارہ ٹوٹ گیا۔ نہر کا پانی گاؤں تک پُہُنچ گیا۔ نمبردار نے رَحْمت بَھرائی کو کہا کہ گاؤں میں اعلان کرے۔



"بھائیو! نہر ٹوٹ گئی ہے۔ آؤ سب مل کر بَند باندھیں ورنہ گاؤں تباہ ہو جائے گا۔"

یہ اعلان سُنتے ہی گاؤں کے بچّے، بوڑھے، جوان اور عورتیں نہر کی طرف دوڑ پڑے۔ کسی کے ہاتھ میں کَسّی تھی۔ کوئی لوہے کی کڑاہی اٹھائے چلا آرہا تھا۔ کچھ لوگ اپنے ساتھ بوریاں لائے تھے۔ جسے اور کچھ نہ ملا وہ پَرات ہی لے آیا۔

اِردِگرد کے کھیتوں سے لوگ بوریوں، کڑاہیوں میں مِٹّی بھرتے اور نہر کے کِنارے ڈال دیتے۔ سب لوگ دن بھر اسی طرح مِحنَت سے کام کرتے رہے۔ آخر بَند مکمل ہوگیا اور گاؤں کو پانی کا خطرہ نہ رہا۔

آپ نے دیکھا مِل جُل کر کام کرنے سے حَسن کا گاؤں تباہ ہونے سے بَچ گیا۔ کام وہی اچھا جو سَب کے لیے کیا جائے۔ مِحنَت اور لگن سے کیا جائے۔ مِحنُت کامیابی کی کُنجی ہے۔ مِحنَت ہی سے پھل لگتے ہیں۔ فصل اُگتی ہے۔ پھُول کِھلتے ہیں۔

جو قوم مِل جُل کر مِحنت سے کام کرتی ہے وہ ترقی کرتی ہے۔ مِحنت سے مِل جُل کر کام کرنے میں بَرکت ہوتی ہے۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ نہر کیسے ٹوٹ گئی؟

ب۔ دُوسروں کی مدد کرنا کیسی بات ہے؟

ج۔ مِل جُل کر کام کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

2۔ جملے بنائیں :

لگن ، محنت ، ہمدردی ، کُنجی۔

3۔ مونث بنائیں : جیسے ابّا سے امّی۔

بَیل۔ بچّہ۔ بُوڑھا۔ گھوڑا

4۔ خالی جگہ پُر کریں :

ا۔ مویشیوں ---------- نہر پر لے جائیں۔

ب۔ آؤ مل ---------- بند باندھیں

ج۔ گاؤں تباہ ہونے ---------- بچ گیا۔

د۔ بوڑھے ---------- جوان نہر ---------- طرف دوڑے۔

ہ۔ پانی گاؤں ---------- پہنچ گیا۔

5۔ لفظوں کو ترتیب دے کر جملہ بنائیں :

کر ، محنت ، مِل جُل ، ہے ، جو ، وہ کرتی ہے ، ترقی ، قوم ، کرتی۔

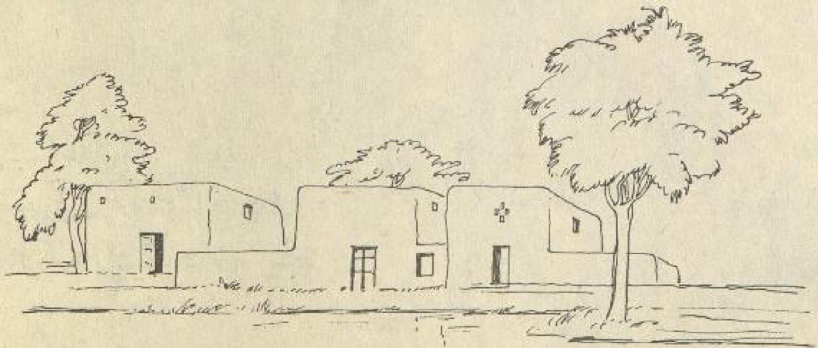
6۔ آپ نے مِل جُل کر کبھی کوئی کام کیا ہو تو اس کو چار جملوں میں لکھیں۔

7۔ خُوش خط لکھیں :

مِل جُل کر کام کرنے میں برکت ہوتی ہے۔

8۔ کرنے کا کام :

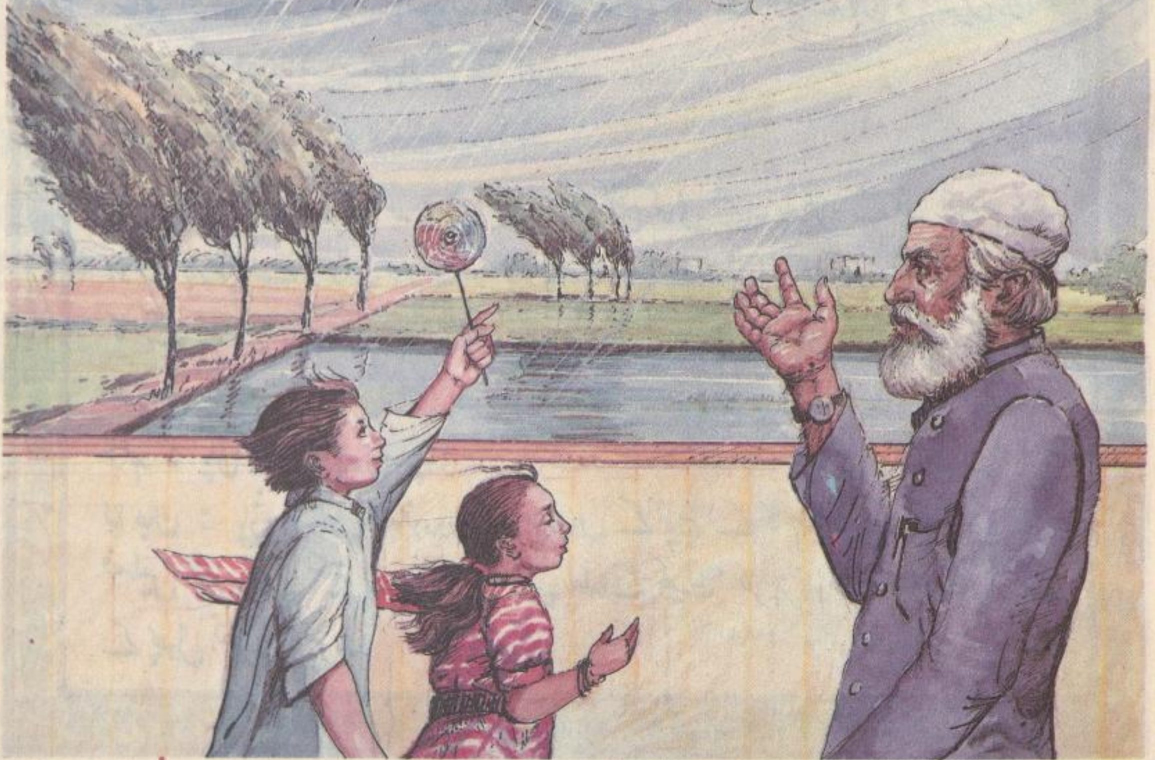
گاؤں کے کسی منظر کا خاکہ بنائیں۔



ہَوا اور پانی

ہَوا بَند تھی۔ گرمی کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں میں بیٹھ گئے تھے۔ بازار اور گلیاں سُنسان ہوچکی تھیں۔ جانوَر دَرختوں کے سائے میں بیٹھے ہانپ رہے تھے۔ پرِندے گھونسلوں میں جا چُھپے تھے۔ پَودے اور پُھول مُرجھا گئے تھے۔ سب کا گرمی سے بُرا حال تھا۔

اچانک ایک طرف سے کالی گھٹا اُٹھی اور پُورے آسمان پر چھا گئی۔ بادَل زور سے گرجا۔ بارِش شروع ہوگئی۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا۔ بچے گھروں سے نکل کر



پانی میں کھیلنے لگے۔ کچھ بچّوں نے کاغذ کی کشتیاں بنا کر پانی میں تیرانا شروع کردیں۔
بارِش رُکی تو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ گرمی کا زور ٹوٹ گیا۔ موسم بڑا سُہانا ہوگیا۔ لوگ اپنے اپنے گھروں سے باہر آگئے۔ وہ اس موسم کا مزا لینے لگے۔
زاہد اور سارہ بھی اپنے ابا جان کے ساتھ گھر سے باہر نکل آئے۔ انھوں نے دیکھا کہ درَخت بارش میں نہا کر سَرسَبز اور خُوبصُورت ہوگئے ہیں۔ پَودے اور پُھول تروتازہ ہوگئے ہیں۔ اِن میں جان پڑگئی ہے۔

زاہد نے پُوچھا :
ابّا جان ! بارِش کیسے ہوتی ہے؟

ابّا جان : بیٹا ! اللہ نے یہ اِنتظام کیا ہے کہ سُورَج کی گرمی سے دریاؤں اور سَمندَروں کا پانی بُخارات بنتا ہے۔ اُوپر جا کر یہ بُخارات بادل بن جاتے ہیں اور ہَوا کے ساتھ اُڑتے پِھرتے ہیں۔ جب یہ بادَل کسی ٹھَنڈی جگہ سے گُزرتے ہیں تو بُوندیں بن کر برسنے لگتے ہیں۔ اسے ہم بارِش کہتے ہیں۔

سارہ : بارِش کے کیا فائدے ہیں؟

ابا جان : تُم نے دیکھا کہ بارِش سے پہلے کِتنی گرمی تھی۔ بارِش کے بعد مَوسَم سُہانا ہوگیا۔ بارِش سے دُھواں اور گَرد و غُبار چھَٹ جاتا ہے۔ فَضا صاف ہو جاتی ہے۔ بارِش کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے پانی حاصل ہوتا ہے۔ پانی زِندگی کے لیے بہت ضروری ہے۔

زاہد : پانی کیوں ضروری ہے؟

ابا جان : پانی انسانوں، جانوروں اور پرندوں کے پینے کے کام آتا ہے۔ پانی کے بغیر فصلیں نہیں اُگ سکتیں۔ پانی نہ ہو تو یہ لہلہاتے کھیت، سرسبز درخت اور رنگ رنگ کے پھول نظر نہ آئیں۔

سارہ : ابا جان ! ہَوا کا کیا کام ہے؟

ابا جان : ہوا بند تھی تو کتنی گرمی تھی۔ یہی نہیں کہ ہوا بند ہو تو گرمی ہوتی ہے بلکہ زندگی کے لیے ہوا بہت ضروری ہے۔ تمام جان دار ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ ہوا کے بغیر کوئی جان دار زندہ نہیں رہ سکتا۔

زاہد : پھر تو ہوا' پانی سے بھی زیادہ ضروری ہوئی۔

ابا جان : ہاں بیٹا ! جان دار پانی اور خوراک کے بغیر تو چند دن زندہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن ہوا کے بغیر تو تھوڑی دیر میں جان دار مرجاتے ہیں۔

زاہد : بیٹا ہوا اور پانی اللہ کی نعمتیں ہیں۔ ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ ہوا بند تھی تو لوگوں کی کیا حالت تھی؟

ب۔ پرِندے گھونسلوں میں کیوں چھپ گئے تھے؟

ج۔ بادل کس طرح بنتے ہیں؟

د۔ بارِش کیسے ہوتی ہے؟

ہ۔ بارِش کے فائدے بتائیں؟

و۔ ہَوا کیوں ضَرُوری ہے؟

ز۔ پانی کیوں ضروری ہے؟

2۔ جُملے بنائیں :

اچانک، سُہانا، سَرسَبز، تر و تازہ، ضَرُوری۔

3۔ اُلٹ لکھیں : جیسے اوپر سے نیچے

گرمی، باہر، بڑا، کم، رات۔

4۔ واحد کے جمع لکھیں : جیسے بندہ سے بندوں

گلی، پرندہ، پودا، سمندر، بوند۔

5۔ "توڑنا" سے "توڑا" گزرے ہوئے زمانے کو ظاہر کرتا ہے۔ مثال کے مطابق دیے ہوئے لفظوں کو تبدیل کر کے خالی جگہ پُر کریں :

ا۔ دھونا ____________

ب۔ دیکھنا ____________

ج۔ خریدنا ____________

د۔ آنا ____________

ہ۔ کرنا ____________



6۔ خُوش خط لکھیں :

ہمیں اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنی چاہیے۔

7۔ کاغذ کی کشتی بنائیں۔

8۔ بارِش کے منظر کا خاکہ بنائیں۔

مہنّدی رچائیں

بھیّا سے کہ کر منگوا لی مہنّدی
آئی ہے کیسی رنگیالی مہنّدی
لاؤ کسی سے
پتّے منگائیں
مہنّدی رچائیں
مہنّدی رچائیں
امّی بھی آلیں ابّا بھی آلیں
باجی کہاں ہے اُس کو بلا لیں
آؤ تو مِل کر
سب بیٹھ جائیں
مہنّدی رچائیں
مہنّدی رچائیں

لا پیاری باجی پُڑیا کو کھولیں
مہنّدی نِکالیں پانی میں گھولیں

گاڑھی لئی سی
اس کی بنائیں
مہنّدی رَچائیں
مہنّدی رَچائیں

اے لو یہ رکھ دی میں نے ہُتھیلی
جو اس کو رچ دے بس وہ سَہیلی

(حفیظ جالندھری)



آزادی

فہد دوڑتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔ وُہ خُوشی سے ناچ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خُوبصُورت چِڑیا تھی۔ اس نے چِڑیا کو ایک پنجرے میں بند کیا۔ چھوٹی سی پیالی میں پانی ڈالا اور چِڑیا کے سامنے رکھ دیا۔ تھوڑے سے دانے بھی پنجرے میں بکھیر دیے۔ وہ کہنے لگا:

"پیاری چڑیا! تم جلدی جلدی دانہ کھا لو۔ پانی پی لو۔ میں بھی کھانا کھا لوں۔ پھر تم مزے مزے کی باتیں سنانا۔ میں تُمھاری میٹھی میٹھی آواز میں گانا سننا چاہتا ہوں۔ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ میں تُمھارا ہر طرح سے خیال رکھوں گا۔ تمھیں خُود کھلایا پلایا کروں گا۔"

یہ کہہ کر وہ اٹھا۔ جلدی جلدی کھانا کھایا۔ واپس آکر چڑیا کے پاس بیٹھ گیا۔اس نے دیکھا کہ پنجرے میں دانے اسی طرح بکھرے پڑے ہیں۔ چڑیا نے ایک دانہ بھی نہ کھایا اور نہ ہی پانی کو مُنّہ لگایا۔



فہد بڑے پیار سے کہنے لگا: "پیاری چڑیا! تم نے کچھ کھایا نہیں۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟ مجھے گانا نہیں سناؤ گی؟" لیکن چڑیا نہ بولی۔ وہ بہت اداس تھی اور چپ چاپ اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

فَہد دیر تک چِڑیا کے پاس بیٹھا رہا۔ اس نے بہُت کوشش کی لیکن چِڑیا نہ بولی۔ شام ہوئی تو اس نے چِڑیا کا پِنجرا ایک کیل کے ساتھ لٹکا دیا۔ اپنے کمرے میں آکر سکول کا کام کیا اور سو گیا۔ سوتے سوتے فَہد نے خواب میں دیکھا کہ ایک جَنگل سے گزر رہا ہے۔ جَنگل میں کُچھ آدمیوں نے فَہد کو پکڑ لیا اور ایک غار میں لے گئے۔ انھوں نے فَہد کو پینے کے لیے، میٹھا رس دیا۔ طرح طرح کے کھانے اس کے آگے لا کر رکھے اور پیار سے کہنے لگے۔ پیارے دوست ! یہ سب چیزیں تُمھارے لِیے ہیں۔ مزے سے کھاؤ اور پیو۔ بعد میں ہمیں میٹھی میٹھی باتیں سنانا لیکن فہد نے کسی چیز کو ہاتھ نہ لگایا۔ اس کا دل چاہتا تھا کہ اُڑ کر گھر پہُنچ جائے۔ اس نے رو رو کر فریاد کی لیکن ان آدمیوں نے اُسے نہ چھوڑا۔

روتے روتے اس کی آنکھ کُھل گئی۔ وہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ اس کا جِسم کانپ رہا تھا۔ اب اُسے پتا چلا کہ قید کِتنی بُری چیز ہے اور چِڑیا نے دانہ کیوں نہیں کھایا تھا۔ فَہد



بستر سے اٹھا۔ دوڑتا ہوا پنجرے کے پاس آیا۔ اِس نے پنجرے کا دروازہ کھولا اور چڑیا کو آزاد کر دیا۔ وُہ چڑیا سے کہنے لگا: "پیاری چڑیا! تمھیں آزادی مُبارک ہو۔"

چڑیا اُڑ کر دیوار پر جا بیٹھی اور چُوں چُوں کر کے گانے لگی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جَیسے آزادی کے نَغْمے گا رہی ہو۔

سَچ ہے آزادی بُہت بڑی نعمت ہے۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ فَہد نے ہاتھ میں کیا پکڑ رکھا تھا؟

ب۔ چڑیا نے دانہ کیوں نہ کھایا؟

ج۔ آدمی فَہد کو پکڑ کر کہاں لے گئے؟

د۔ انھوں نے فہد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

ہ۔ فہد کو کیسے پتا چلا کہ قید بری چیز ہے؟

2۔ جملے بنائیں :

پنجرہ، گانا، شام، خواب، پرندہ۔

3۔ اُلٹ لفظ لکھیں : جیسے خوشی سے غم۔

خوب صورت، چھوٹی، پیار، شام، آزادی۔

4۔ مذکر کے مونث لکھیں :

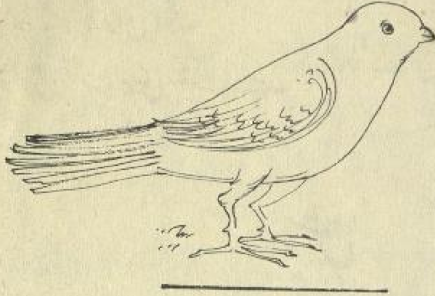
ابا، چچا، تایا، ماموں، خالو۔

5۔ خُوش خط لکھیں :

آزادی بہت بڑی نعمت ہے۔

6۔ بچے اس سبق میں سے چھ ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیں جو دو دو دفعہ ساتھ آئے ہوں : جیسے میٹھی میٹھی۔

7۔ چڑیا کا خاکہ بنائیں۔



سڑک پر پیدل چلنے والے

1۔ فٹ پاتھ کی موجودگی میں پیدل چلنے والے اشخاص کو صرف اسی پر چلنا چاہیے۔

2۔ فٹ پاتھ کی غیر موجودگی میں سڑک کے دائیں جانب سڑک پر سے نیچے کچے حصے پر چلنا چاہیے تاکہ مخالف سمت سے آنے والی ٹریفک نظر آسکے۔

3۔ فٹ پاتھ یا سڑک کے کنارے پر بلاوجہ رک کر دوسرے چلنے والوں کا راستہ مت روکیں۔

4۔ بچوں کو سڑک پر یا اس کے نزدیک کھیلنا نہیں چاہیے۔

بُروں سے بھلائی

اسلام نے ہمیں بہُت سی اچھّی باتیں بتائی ہیں۔ یہ باتیں ہم تک اللہ کے آخری نبی حضرت مُحمّد صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم نے پہُنچائیں۔ دُوسری باتوں کے علاوہ حُضُور صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم نے بیماروں اور ضعیفوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حُکم دیا ہے۔ اِن کی مدد کرنے کی نصیحت کی ہے۔

حُضُور صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم نے صرف ایک خُدا کی عبادت کا حکم دیا۔ مکّہ والوں کو بتوں کی پوجا کرنے سے روکا۔ مکّہ والے آپؐ کے دُشمن ہوگئے۔ وُہ آپؐ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔

حُضُور صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم کے گھر کے راستے میں ایک بڑھیا کا مکان تھا۔ آپؐ وہاں سے گزرتے تو بڑھیا اپنے مکان کی چھت سے حُضُور صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم پر کوڑا پھینک دیتی۔ آپؐ چُپ چاپ گزر جاتے۔ بڑھیا روزانہ یہ حرکت کرتی۔ آپؐ کبھی اس سے ناراض نہ ہوئے۔

ایک دن حُضُور صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم بڑھیا کے گھر کے سامنے سے گزرے تو کسی نے آپؐ پر کُوڑا نہ پھینکا۔ حُضُور صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم نے معلوم کیا تو پتا چلا کہ بڑھیا بیمار ہے۔ آپؐ بڑھیا کے گھر گئے۔ بڑھیا حُضُور صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم کو دیکھ کر ڈر گئی۔ وہ سمجھی کہ آپؐ بدلہ لینے آئے ہیں۔ حُضُور صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم نے بڑھیا کو پریشان دیکھا تو فرمایا: ”میں نے آپ کی بیماری کا سُنا تھا۔ آپ کا حال پُوچھنے چلا آیا۔ کوئی خدمت ہو تو بتائیں۔“ بڑھیا نے حُضُور صلّی اللہُ علَیہِ وَآلِہ وَسَلّم کا شکریہ ادا کیا۔ وہ آپ کے اچھے سُلوک کو دیکھ کر مسلمان ہوگئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے حکم سے مکہ چھوڑ کر مدینے آ گئے۔ یہاں بھی اسلام کے دشمنوں نے آپؐ کو آرام سے نہیں رہنے دیا۔ مدینے کے یہودی اسلام کے سب سے بڑے مخالف تھے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف طرح طرح کی باتیں کرتے۔ انھوں نے مدینہ میں یہ مشہور کر دیا کہ یہاں ایک جادوگر آیا ہوا ہے۔ وہ اپنے جادو سے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ کوئی شخص اس سے نہ ملے۔

مدینے کی ایک بڑھیا نے یہ افواہ سنی۔ وہ اپنا سامان باندھ کر گھر سے باہر آ بیٹھی۔ وہ اس انتظار میں تھی کہ کوئی سامان اٹھا کر اسے مدینہ سے باہر چھوڑ آئے۔ اتفاق سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہاں سے گزرے۔ بڑھیا کو پریشان دیکھ کر پوچھا بڑی بی! آپ پریشان کیوں ہیں؟ اس سامان کے ساتھ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ بڑھیا بولی بیٹا! سنا ہے مدینے میں کوئی جادوگر آیا ہوا ہے۔ وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ میں اس کے ڈر سے اپنا گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ یہ گٹھڑی مجھ سے نہیں اٹھائی جاتی۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گٹھڑی اٹھالی۔ بڑھیا کا ہاتھ پکڑ کر چل پڑے۔ مدینے سے باہر آ کر بڑھیا نے کہا۔ بس بیٹا! میری گٹھڑی رکھ دے۔ میں یہاں رہوں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گٹھڑی رکھ دی اور واپس چل پڑے۔ بڑھیا نے پیچھے سے آواز دے کر بلایا اور کہا بھلا بتاؤ کہ تم کون ہو؟ آپؐ نے مسکرا کر جواب دیا۔ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہوں۔ وہی جادوگر ہوں جس کے ڈر سے آپ اپنا گھر چھوڑ آئی ہیں۔ یہ سن کر بڑھیا مسلمان ہو گئی۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ ہم تک اللہ کی باتیں کس نے پہنچائیں؟

ب۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو کیا نصیحت کی؟

ج۔ بیمار بڑھیا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر کیوں ڈر گئی؟

د۔ یہودیوں نے کیا مشہور کر دیا؟

ہ۔ مدینے کی بڑھیا اپنا گھر چھوڑ کر کیوں جا رہی تھی؟

و۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سلوک کا اس بڑھیا پر کیا اثر ہوا؟

2۔ جملے بنائیں :

خدمت، نصیحت، حرکت، سلوک، روزانہ۔

3۔ اُلٹ لکھیں :

سچّا، اچھا، دشمن، باہر۔

4۔ جمع لکھیں :

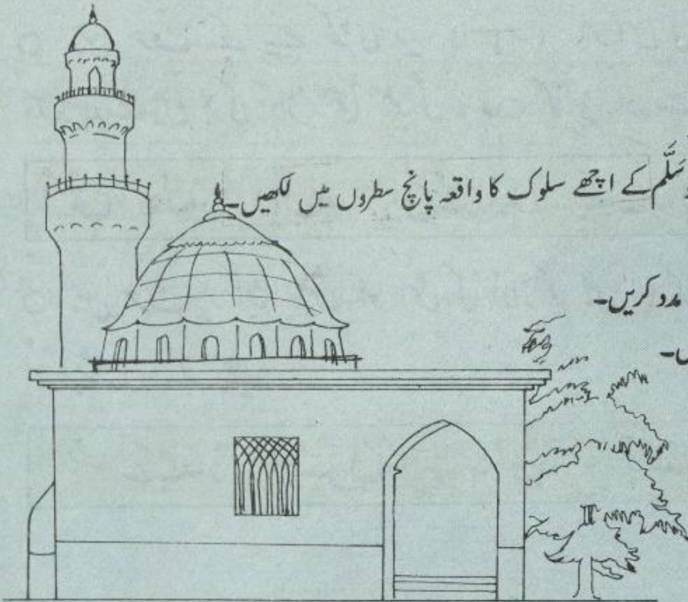
بیمار، دشمن، بت، جادوگر۔

5۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اچھے سلوک کا واقعہ پانچ سطروں میں لکھیں۔

6۔ خوش خط لکھیں :

بیماروں اور ضعیفوں کی مدد کریں۔

7۔ مینار اور گنبد کا خاکہ بنائیں۔



قرآن پڑھنا (2)

○ جس حرف پر کھڑا زبر (ـٰـ) ہو اس کی آواز کو لمبا کر کے پڑھتے ہیں مثلاً بٰ کو با اور تٰ کو تا۔ درج ذیل الفاظ اسی طرح ادا کریں۔

اٰلِ	اٰدَمُ	اِسْمٰعِيْلَ	اِسْحٰقَ

○ بعض دفعہ کھڑا زبر "ی" کے اوپر لگایا جاتا ہے لیکن اس ی کی آواز ادا نہیں کی جاتی جیسے

مُوْسٰى	عِيْسٰى	بُشْرٰى

○ جس حرف کے نیچے کھڑی زیر (ـٖـ) ہو اس کی آواز کو لمبا کر کے پڑھتے ہیں اس صورت میں ہ کی آواز ہِی ہو گی۔ بٖ کو بی اور تٖ کو تی پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

اُخْتِهٖ	هٰذِهٖ	اٰلِهٖ	رُسُلِهٖ	بَعْدِهٖ	عِلْمِهٖ

○ جس حرف پر الٹا پیش ہو اس کی آواز کو بھی لمبا کرتے ہیں ہٗ کو ھُوْ، ءٗ کو اُوْ پڑھیں گے جیسے

عَبْدُهٗ - رَسُوْلُهٗ - دَاوٗدَ - بَعْدُهٗ - مَعَهٗ

○ اگر واؤ سے پہلے حرف پر زَبَر ہو تو اُس کی آواز نرم پڑ جاتی ہے ۔جیسے خَوْف۔ غَوْر میں۔

اَوْ - سَوْفَ - فَوْقَ - خَوْفًا - قَوْلًا - قَوْمٌ

○ اگر ي سے پہلے حرف پر زبر ہو تو اس کی آواز نرم پڑ جاتی ہے جیسے عینک میں۔

رَيْبَ - خَيْرًا - طَيْرًا - اِلَيْهِ - لَيْسَ - عَيْنًا

○ قرآن مجید میں چار حروف (ا - ل - و - ی) کبھی کبھی خالی ہوتے ہیں۔ جو پڑھنے میں نہیں آتے۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں میں ان حروف پر (×) کا نشان لگا دیا گیا ہے۔

قَالُوْا - فِي الْبَابِ - عَلَى الْاَرْضِ - اُولِي الْاَبْصَارِ - وَاتَّقُوا اللّٰهِ

○ اردو میں حرف ا پر مد (~) لگاتے ہیں اور اس کی آواز کو لمبا کرکے پڑھتے ہیں مثلاً آم ۔ آپ ۔ آباد ۔ آواز ۔ عربی میں ا - و - ی پر مد لگا کر ان کی آواز کو لمبا کرکے پڑھتے ہیں۔

سَوَآءٌ - مَآءٌ - جَآءُ - عَلٰٓى - فِيْٓ - اِنِّيْٓ - يٰٓاٰدَمُ - عَطَآءٍ

میرا دیس ہے پاکستان



بستی بستی ہے دل شاد نگری نگری ہے آباد
گوشہ گوشہ عالی شان
میرا دیس ہے پاکستان

میرا دیس ہے دولت میری میرا دیس ہے عزت میری
میرا دیس ہے عالی شان
میرا دیس ہے پاکستان

اس کی محبت کام ہے میرا اس کے نام سے نام ہے میرا
اس کے نام پہ میں قربان
میرا دیس ہے پاکستان

اللہ کی کاری گری

شازیہ اور اس کا چھوٹا بھائی شاہد چھت پر لیٹے ہوئے تھے۔ آسمان صاف تھا۔ ابھی تک چاند نہیں نکلا تھا۔ شاہد بڑی دیر سے آسمان کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ آج وہ شازیہ سے باتیں بھی نہیں کر رہا تھا۔ آخر شازیہ سے نہ رہا گیا۔ اس نے پوچھا شاہد بھیّا! خیر تو ہے آسمان پر کیا تلاش کر رہے ہو؟

شاہد: باجی ذرا دیکھیں تو سہی۔ تاروں بھرا آسمان کیا خوب صورت لگ رہا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے آسمان پر ہزاروں جگنو چمک رہے ہوں۔

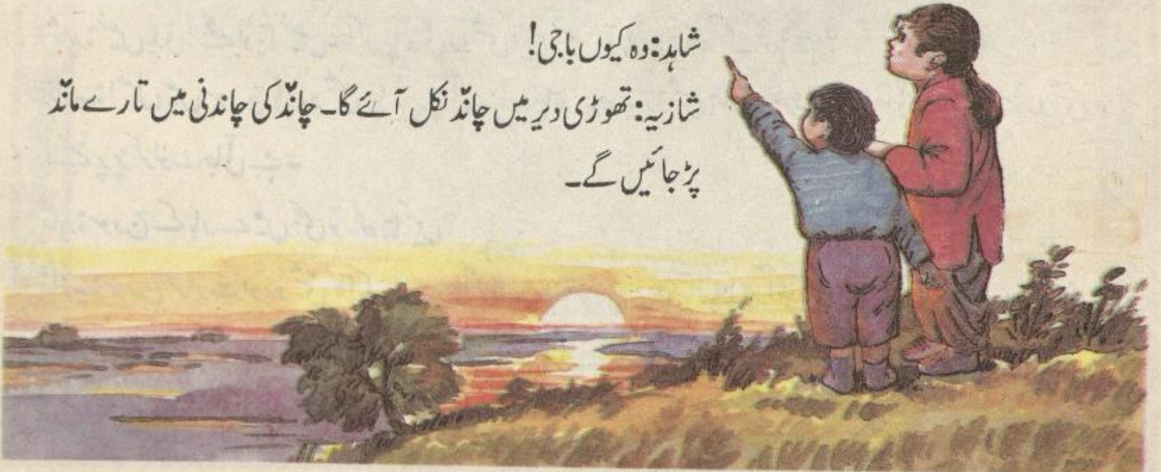
شازیہ: ہاں بھیا! یہ ننّھے ننّھے تارے اللہ نے آسمان پر بکھیرے ہیں۔ اگر یہ تارے نہ ہوتے تو رات کتنی اندھیری ہوتی۔

شاہد: ہاں باجی! تارے نہ ہوتے تو رات اندھیری ہوتی۔ بہت ڈر لگتا۔

شازیہ: تھوڑی دیر میں یہ تارے ماند پڑ جائیں گے۔

شاہد: وہ کیوں باجی!

شازیہ: تھوڑی دیر میں چاند نکل آئے گا۔ چاند کی چاندنی میں تارے ماند پڑ جائیں گے۔





تھوڑی ہی دیر میں چاند نکل آیا۔ چاند کی روشنی میں تارے ماند پڑ گئے۔ چاند کی دودھ جیسی صاف اور ٹھنڈی ٹھنڈی روشنی ہر طرف پھیل گئی۔ اب آسمان زیادہ رُوشن نظر آ رہا تھا۔

شاہد: شازیہ باجی! دیکھیں چاند کتنا خُوبصورت لگ رہا ہے۔

شازیہ: ہاں شاہد بھیّا! چاند بہت خُوبصورت ہے۔ اگر یہ چاند ستارے نہ ہوتے تو رات بہت اندھیری اور ڈراؤنی ہوتی۔

شاہد: چاند کے بارے میں کچھ اور بھی بتائیں باجی!

شازیہ: شاہد بھیا! تمھیں یاد ہو گا کہ چاند عید والی رات ایک پتلی کمان کی طرح تھا۔ یہ پہلی رات کا چاند تھا۔ پہلی رات کے چاند کو "ہلال" کہتے ہیں۔ یہ بڑھتے بڑھتے چودھویں رات کو پورا چاند ہو جاتا ہے۔ چودھویں کے چاند کو <بدر> کہتے ہیں۔ چودھویں کے بعد چاند پھر گھٹنا شروع ہو جاتا ہے اور انتیس کی رات کو پھر پتلی کمان کی طرح نظر آتا ہے۔ شاہد بھیا! تمھیں پتا ہے کہ چاند کی روشنی اس کی اپنی نہیں ہے۔

شاہد: نہیں باجی! مجھے تو پتا نہیں۔ اگر چاند کی روشنی اپنی نہیں تو پھر یہ چمک کیسے رہا ہے؟

شازیہ: اصل میں سورج کی روشنی چاند پر پڑتی ہے۔ چاند سے یہ روشنی ہماری طرف لوٹ آتی ہے۔ جیسے روشنی آئینے پر پڑ کر لوٹ جاتی ہے۔

شاہد: سورج کے بارے میں بھی تو کچھ بتائیں؟

شازیہ: سورج حرارت اور روشنی کا ایک بہت بڑا گولا ہے۔ سورج نہ ہوتا تو اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا۔ سورج ہی روشنی اور حرارت دیتا ہے۔ سورج کی گرمی سے پانی بخارات بنتا ہے۔ یہ بخارات بادل بن کر برستے ہیں۔ پہاڑوں پر جمی

ہوئی برف سورج کی گرمی سے پگھلتی ہے۔ یہ پانی دریاؤں میں آ جاتا ہے۔ دریاؤں سے نہریں نکال کر کھیتوں کو پانی دیا جاتا ہے۔ سورج کی وجہ سے پھل، سبزیاں اور فصلیں پکتی ہیں۔

شاہد بھیّا! یہ سورج، چاند اور تارے اللہ کی کاری گری کا نمونہ ہیں۔ یہ اللہ کی نعمتیں ہیں۔ اللہ نے یہ نعمتیں ہمارے لیے پیدا کی ہیں۔ ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ چاند اور تارے نہ ہوں تو رات کیسی ہوگی؟

ب۔ چاند نکلنے سے تارے کیوں ماند پڑ جاتے ہیں؟

ج۔ پہلی رات کے چاند کو کیا کہتے ہیں؟

د۔ چودھویں کے چاند کو کیا کہا جاتا ہے؟

ہ۔ چاند روشنی کیسے دیتا ہے؟

و۔ دریا کیسے بنتے ہیں؟

2۔ خالی جگہ پُر کریں : (نہریں، بادل، برف، روشنی، حرارت)

ا۔ سورج ---------- کا ایک گولا ہے۔

ب۔ سورج ہمیں ---------- دیتا ہے۔

ج۔ بخارات ---------- بن کر برستے ہیں۔

د۔ سورج کی گرمی سے ---------- پگھلتی ہے۔

ہ۔ دریاؤں سے ---------- نکالی جاتی ہیں۔

3۔ جملے بنائیں :

تلاش، روشنی، کمان، حرارت، بخارات

4۔ الٹ لکھیں :

اندھیرا، بڑھنا، جمنا، سردی، زمین۔

5۔ جمع لکھیں : جیسے گولا ۔ گولے ۔ گولوں۔

نمونہ۔ تارا۔ آئینہ۔ اندھیرا

6۔ سورج کے تین فائدے لکھیں۔

7۔ ان لفظوں کو ترتیب سے لکھیں :

سے، دریا، پگھلنے، کی، پہاڑوں، برف، ہیں، بنتے۔

8۔ خوش خط لکھیں :

سورج، چاند اور تارے اللہ کی کاری گری کا نمونہ ہیں۔



حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حَضرت خدیجہؓ حضُور صَلی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پہلی بیوی تھیں۔ آپ طاہرہؓ کے نام سے مشہور تھیں۔ آپ قریش کی بہت مال دار خاتون تھیں۔ آپؓ تجارت کے لیے اپنا مال لوگوں کو دے کر دُوسرے مُلک بھیجا کرتی تھیں۔ تجارتی قافلے میں ان کا مال تمام قریش کے برابر ہوتا تھا۔

حضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم امانت داری میں بہت مشہور تھے۔ آپؐ کی شہرت حضرت خدیجہؓ نے بھی سُنی اور آپؐ سے دَرخَواست کی کِہ میرا مال بیچنے کے لیے لے جائیں۔ اس سفر میں حضرت خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی آپؐ کے ساتھ تھا۔ اس نے آپؐ کے اخلاق اور امانت داری کی باتیں حضرت خدیجہؓ کو بتائیں۔ حضرت خدیجہؓ پر حُضُور صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق اور امانت داری کا بہت اثر ہوا۔ آپؓ نے حضورؐ سے نکاح کی درخواست کی۔ حضورؐ نے اپنے چچا ابوطالب کے مشورہ سے یہ درخواست منظور فرمالی۔

حَضرت مُحمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو حَضرت خدیجہؓ سے بُہت مَحبّت تھی۔ جَب تک وہ زندہ رہیں آپؐ نے کوئی دوسری شادی نہ کی۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ خدیجہؓ نے سب سے پہلے میری تَصْدِیق کی۔ جب لوگ کافر تھے آپؓ ایمان لائیں۔ جَب میری مدد کرنے والا کوئی نہ تھا انھوں نے میری مدد کی۔ آپؓ مال اور دولت سے میری مدد کرتی رہیں۔

حَضْرت خدیجہؓ نے اپنی ساری دولت اسلام کی راہ میں خرچ کر دی۔ اسلام کے لیے ہر قربانی دی۔ اپنے لیے کچھ بچا کر رکھنے کا سوچا تک نہیں۔ حَضْرت فاطمہؓ آپؓ ہی

کی بیٹی تھیں۔ جن سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کی نسل آگے بڑھی۔

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ نے مکّے والوں کو اسلام کی دعوت دی تو کافروں کو یہ بات پسند نہ آئی۔ انھوں نے آپؐ کی مخالفت شروع کر دی۔ مخالفت کے اس دور میں حضورؐ کے چچا ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو بہت سہارا دیا۔ لیکن جب یہ دونوں فوت ہوگئے تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت دُکھ ہُوا۔ آپؐ نے ان کی وفات کے سال کو "غم کا سال" قرار دیا۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ حضرت خدیجہؓ کس نام سے مشہور تھیں؟

ب۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت خدیجہؓ کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

ج۔ حُضُورؐ سے شادی کے بعد حضرت خدیجہؓ نے اپنی ساری دولت کہاں خرچ کر دی؟

د۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس سال کو "غم کا سال" قرار دیا؟

2۔ سبق کے آخری پیرے کا خلاصہ تین جملوں میں لکھیں۔

3۔ خالی جگہ پُر کریں :

ا۔ تجارتی قافلے میں حضرت خدیجہؓ کا سامان تمام قریش کے سامان کے ــــــ ہوتا تھا۔

ب۔ حضرت خدیجہؓ پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کے ــــــ کا بہت اثر ہوا۔

ج۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت خدیجہؓ سے بہت ــــــ تھی۔

د۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنی ساری دولت ــــــ کی راہ میں خرچ کر دی۔

4۔ لفظ بنائیں : جیسے دیہات سے دیہاتی۔

شہر، پہاڑ، میدان، ریگستان، ملتان۔

5۔ کا، کے، کی، لگا کر خالی جگہ پر کریں :

ا۔ حضورؐ ------ شہرت ۔

ب۔ مکہ ------ لوگ ۔

ج۔ حضرت خدیجہؓ ------ مال ۔

د۔ اسلام ------ دعوت ۔

ہ۔ دیانت ------ چرچا ۔

6۔ جملے بنائیں :

تجارت، سفر، تصدیق، قربانی، ایمان۔

7۔ خوش خط لکھیں :

حضرت خدیجہؓ نے اپنی ساری دولت اسلام کی راہ میں خرچ کر دی۔



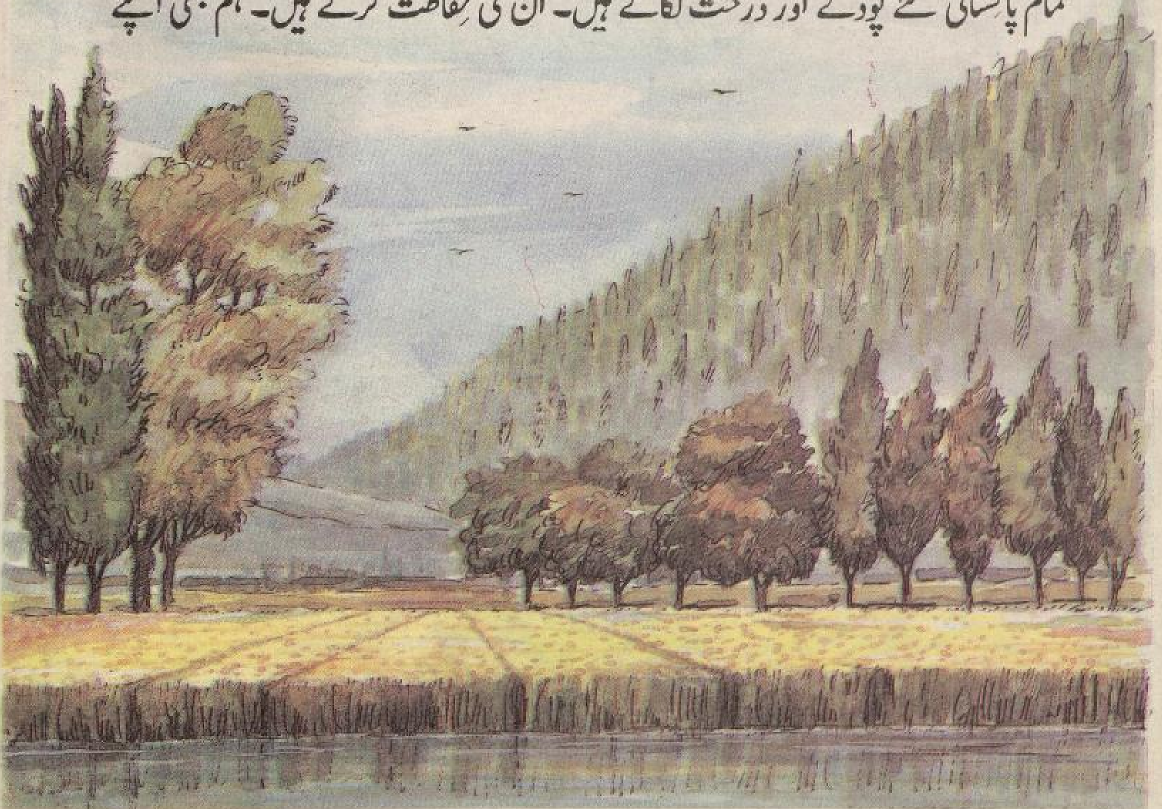
زمین کا زیور

عابِدہ سکول سے گھر آئی۔ کپڑے بدل کر ہاتھ مُنہ دھویا۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ عابِدہ نے باہر جا کر دیکھا۔ اس کے ابّا جان پودوں کی پنیری لیے کھڑے تھے۔ عابدہ نے ابّا جان سے کُچھ پنیری لے لی۔ باپ اور بیٹی پنیری لے کر اندر آئے۔ اندر آتے ہی عابدہ نے پوچھا۔ ابّا جان! آپ یہ پنیری کِس لیے لائے ہیں؟

ابّا جان : بیٹی ! آج سے شَجَرکاری کا ہَفتہ منایا جا رہا ہے۔

عابدہ : شَجَرکارِی کیا ہوتی ہے؟

ابا جان : شجر کارِی کا مطلب ہے "دَرَخت لگانا۔" سال میں دو دفعہ شَجَرکاری کا ہَفتہ منایا جاتا ہے۔ ایک ہَفتہ فروری میں اور دُوسرا اگست میں۔ شَجَرکاری کے ان ہَفتوں میں تمام پاکستانی نئے پَودے اور دَرَخت لگاتے ہیں۔ ان کی حِفاظت کرتے ہیں۔ ہم بھی اپنے



گھر کے صَحن میں پودے لگائیں گے۔ ان میں کُچھ پَودے پَھلوں کے ہیں۔ جب یہ بڑے ہو جائیں گے تو ان پر پَھل لگیں گے۔ ہم یہ پَھل کھائیں گے۔ اپنے دوستوں کو بھی کِھلائیں گے۔ کُچھ پَودے پھولوں کے ہیں۔ کُچھ دِن بعد ان پر بہت سارے پُھول لگیں گے۔

عابدہ : کیا پودے صرف پُھولوں اور پَھلوں کے لیے لگائے جاتے ہیں؟

ابّا جان : نہیں بیٹی درخت اور پودے صرف پھولوں کے لیے نہیں لگائے جاتے۔ درختوں اور پودوں کے اور بھی فائدے ہیں۔

عابدہ : کون کون سے فائدے ہیں؟

ابّا جان : درختوں اور پودوں سے انسانوں اور جانوروں کو خورِاک ملتی ہے۔

عابدہ : کیا مطلب؟ درختوں پر روٹیاں بھی لگتی ہیں؟

ابّا جان : نہیں۔ بیٹی! تم جانتی ہو کِہ روٹی تو آٹا گوندھ کر پکائی جاتی ہے۔ آٹا گندم سے حاصل ہوتا ہے اور گندم پودوں پر لگتی ہے۔ انسان کی خُورِاک صرف روٹی ہی نہیں ہے۔ خُورِاک میں اور بھی بہت سی چیزیں شامل ہیں جو درختوں اور پودوں سے ملتی ہیں۔

عابِدہ : دَرَختوں سے ہمیں کون کون سی خُورِاک ملتی ہے؟

ابّا جان : ہم دَرَختوں کے پَھل کھاتے ہیں۔ درختوں اور پودوں کے تَنے، پتّے، جڑیں اور بیج ہماری خُورِاک ہیں۔

عابِدہ : وہ کیسے ابّا جان؟

ابّا جان : ہم گنّے کا رَس پیتے ہیں اور گنّا تنا ہے۔ مُولی، گاجر اور شلغم جڑیں ہیں جنھیں ہم شوق سے کھاتے ہیں۔ مونگ پھَلی، دالیں، چاول اور گندم پودوں کے بیج ہیں، جو ہماری خوراک ہیں۔ پالک اور سَرسوں کے پتّوں کا ساگ ہم مزے لے کر کھاتے ہیں۔

پودوں کے بیج سے ہم پکانے کا تیل بھی حاصل کرتے ہیں۔

عابدہ : تیل ہم کن بیجوں سے حاصل کرتے ہیں؟

ابّا جان : سرسوں، سورج مکھی کے بیج اور بنولے سے کارخانوں میں کھانے کا تیل نکالا جاتا ہے۔

عابدہ : خوراک کے علاوہ پودوں کے کیا فائدے ہیں؟

ابّا جان : خوراک کے علاوہ پودوں سے ہمیں لباس حاصل ہوتا ہے۔ جیسے کپاس سے دھاگا اور دھاگے سے کپڑا بنتا ہے۔ پودوں اور درختوں کے بہت سے فائدے ہیں۔ ہم درختوں کے سایے میں بیٹھتے ہیں۔ درختوں سے لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ لکڑی سے فرنیچر اور کھیلوں کا سامان تیار ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ درختوں کی حفاظت کریں۔ نئے درخت لگائیں۔ ننھے پودوں کو جانوروں سے بچائیں۔



عابدہ بیٹی! درخت پودے، پھل اور پھول اللہ کی نعمتیں ہیں۔ درخت نہ ہوں تو زمین سونی سونی نظر آئے۔ درخت زمین کو خوبصورت بناتے ہیں۔ ہوا کو تازہ اور صاف رکھتے ہیں۔ درخت زمین کا زیور ہیں۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ پنیری کسے کہتے ہیں؟

ب۔ شجرکاری کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ پودوں سے ہمیں کون سی خوراک ملتی ہے؟

د۔ کون سے پودے سے ہمیں لباس حاصل ہوتا ہے؟

ہ۔ لکڑی کس کام آتی ہے؟

2۔ درخت سے لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ بتائیں کیا حاصل ہوتا ہے؟

ا۔ سرسوں سے ----------

ب۔ کپاس سے ----------

ج۔ گنے سے ----------

د۔ گندم سے ----------

3۔ لفظ لگا کر خالی جگہ پر کریں : (میٹھا، اچھا، کالی، نیک، کڑوا، اونچی۔)

ا۔ ---------- گائے

ب۔ ---------- لڑکی

ج۔ ---------- لڑکا

د۔ ---------- پھل

ہ۔ ---------- عمارت

و۔ ---------- سیب

4۔ جُملے بنائیں : فائدہ، خوراک، شوق، زیور، سجانا۔

ط۔ اُلٹ لفظ بنائیں : آج، بڑا، بہت، بدصورت، نقصان

6۔ جمع لکھیں : (جیسے ملک، ملکوں) درخت، انسان، دوست، جانور، کھیل

7۔ درختوں اور پودوں کے پانچ فائدے لکھیں۔

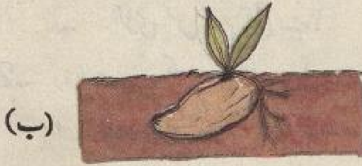
8۔ خُوش خط لکھیں : درخت زمین کا زیور ہیں۔

9۔ تصاویر کی مدد سے کہانی بنائیں۔

کہانی اس طرح سے شروع کریں :۔ میں ایک ننھا سا بیج تھا......



(الف)



(ب)



(ج)



(د)



(ہ)



(و)

دَھنک

مِینہ برس کے تھم چکا — دُھوپ ہے نِکل رہی
آسماں پہ دَفعتاً — اِک کمان تَن گئی
جِس کا حُسن دیکھ کر — خُوش ہُوا ہر اِک کا جی

اِس طرف سے اُس طرف — سات نِصف دائرے
سرخ، سبز، لاجورد — جِن میں رنگ ہیں بھرے
اِن سے مِل کے اَور بھی — چار رنگ ہیں بنے

کِس طرح دَھنک بنی — ایک راز تھا کبھی
آدمی کی سوچ نے — پھر گرہ یہ کھول دی
رنگ اور روشنی — اَصل میں ہیں ایک ہی



(قیوم نظر)

قرآن پڑھنا (3)

○ شد (ّ) جس حرف پر علامت شد (ّ) ہو اس حرف کی آواز دو بار ادا کی جاتی ہے۔ مثلاً

اِنَّ = اِنْ نَ ، اَمِّیْ = اَمْ مِ یْ ، حَقٌّ = حَ قْ قٌ

اَللّٰہُ - مُحَمَّدٌ - جَنَّۃٍ - اِلَّا

○ کبھی ایک ہی لفظ کے دو حرفوں پر شد ہوتی ہے اور ان الفاظ کو مِلا کر پڑھتے ہیں جیسے

مَکِّیٌّ = مَكْ کِیْ یٌ ، اُمِّیٌّ = اُمْ مِیْ یٌ

مُزَّمِّلٌ = مُزْ زَمْ مِ لٌ

○ اگر تنوین والے حرف کے بعد والے حرف پر شد ہو تو تنوین کی بجائے ایک زبر، ایک زیر یا ایک پیش پڑھتے ہیں۔ مثلاً

رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ - عَادٌ وَّ ثَمُوْدَ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ - قَمَرًا مُّنِیْرًا

○ اگر جزم والے حرف کے بعد شد والا حرف ہو تو جزم کی آواز ادا نہیں کی جاتی۔ مثلاً

قُلْ رَّبِّ = قُرْ رَبِّ ، عَبَدْتُّ = عَبَتُّ

مَنْ لَّا = مَلْ لَا ، كَذَتُّ = كَتُّ

اَحَطْتُّ = اَحَتُّ ، مِنْ رَّبِّهِمْ = مِرْ رَبِّهِمْ

○ کبھی کبھی کسی لفظ کے آخری حرف پر الف یا تنوین ہو اور اگلا حرف ساکن ہو تو اس کو اگلے حرف سے ملانے کے لیے درمیان میں ایک چھوٹا سا "ن" لکھ دیتے ہیں۔ اس "ن" کے نیچے زیر ہوتی ہے۔ اس "ن" کو اگلے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں مثلاً

فَخُوْرَا نِ الَّذِيْنَ ، عَرَضَا نِ الَّذِيْنَ

جَمِيْعًا نِ الَّذِيْنَ ، قَوْمًا نِ الَّذِيْنَ ، عَادَ نِ الْاُوْلٰى

○ تنوین یا جزم والے "ن" کے بعد اگر "ب" ہو تو اس "ن" کی آواز "م" کی طرح ادا کی جاتی ہے۔ ایسے لفظوں میں چھوٹی "م" لکھ دی جاتی ہے مثلاً

مِنْۢ بَعْدِ ، مِنْۢ بَنِىْ ، اَنْۢبَاكَ ، تُنْۢبِتُ ،

مِنْۢ بَقْلِهَا

سیانی بُڑھیا



ایک بُڑھیا جنگل میں رہتی تھی۔ وہ لکڑیاں بیچ کر اپنا پیٹ پالتی تھی۔ ایک دن بُڑھیا لکڑیاں کاٹتے کاٹتے تھک گئی۔ وہ ایک دَرَخت کے نیچے بیٹھ کر سُستانے لگی۔

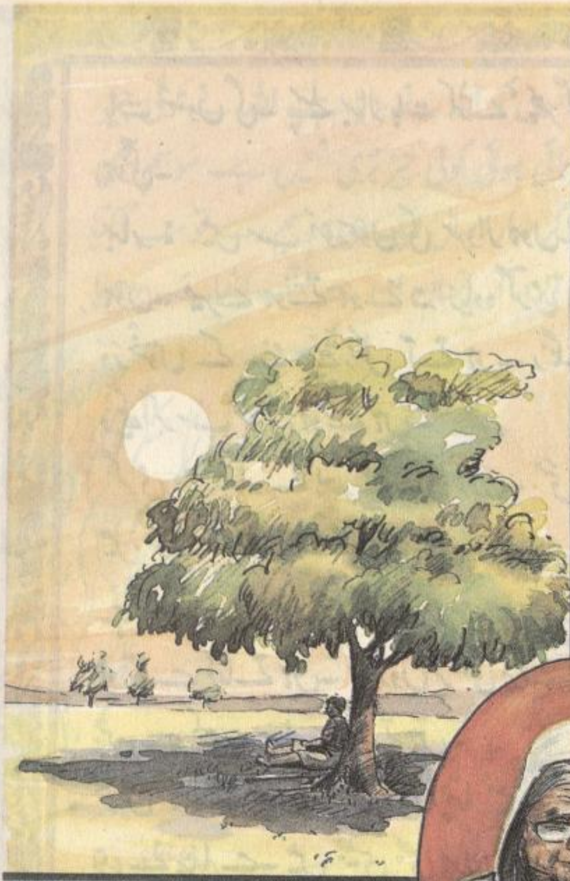
پاس ہی مَوسم آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ ہر مَوسم کہتا تھا کہ وُہ دُوسرے موسم سے اچھا ہے۔ قریب تھا کہ وہ لڑنے لگتے ان کی نظر بُڑھیا پر پڑی۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ بڑھیا سے پوچھتے ہیں۔ چاروں موسم بُڑھیا کے پاس آئے اور کہا بڑی بی! آپ فیصلہ کریں ہم میں سے کون اچھا ہے؟

بُڑھیا بڑی سَیانِی تھی۔ اس نے کہا پہلے سب اپنے اپنے بارے میں بتائیں۔ پھر فیصلہ کروں گی۔ سب مَوسموں نے ایک ساتھ بولنا شروع کردیا۔ ہر مَوسم چاہتا تھا کہ وہ پہلے بات کرے۔

بُڑھیا نے اُنھیں سمجھایا کہ لڑنا جھگڑنا اچھّی بات نہیں ہے۔ سب کو ایک ساتھ بھی نہیں بولنا چاہیے۔ ایک اپنی بات پُوری کرے تو دُوسرا بولے۔ میں باری باری سب کی















بات سُنوں گی۔ پہلے بہار بات کرے' پھر گرمی' پھر خزاں اور آخِر میں سردی کی باری ہوگی۔

بہار : میں سب مَوسموں کی سردار ہوں۔ میں مارچ میں آتی ہوں۔ اپریل تک رہتی ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی۔ مَیں آتی ہوں تو دَرَختوں کے نئے پتّے نِکل آتے ہیں۔ رنگ رنگ کے پُھول کِھلتے ہیں۔ ان پُھولوں کو دیکھ کر سب خُوش ہوتے ہیں۔

گرمی : بہار کے بعد میں آتی ہوں۔ مئی سے اگست تک میرا راج ہوتا ہے۔ سردی میں لوگ سُکڑے سِمٹے رہتے ہیں۔ میرے آنے سے ان کے جسم میں حرارت آجاتی ہے۔ میرے آنے سے پیڑوں پر مزے مزے کے پَھل لگتے ہیں۔ آم' انار' جامن لوگ شوق سے کھاتے ہیں۔ پہاڑوں پر جمی برف پگھل جاتی ہے۔ دریاؤں میں پانی آجاتا ہے۔ جن سے کھیت سیراب ہوتے ہیں۔

خزاں : مُجھ بیچاری کو تو کوئی اچھا نہیں سمجھتا۔ حالانکہ دُوسروں کی طرح مجھے بھی اللہ ہی نے بنایا ہے۔ میں جیسی بھی ہوں اللہ کی بنائی ہوئی ہوں۔ میں کسی کو فائدہ نہیں دیتی تو نقصان بھی نہیں کرتی۔ میں آکر درختوں کے پرانے پتّے اُتار دیتی ہوں۔ پھر درختوں پر ہرے ہرے پتّے نکل آتے ہیں۔ مَیں بہُت تھوڑے دِنوں کے لِیے آتی ہوں۔

سردی : بی اماں! گرمی نے میری بُرائی کی ہے۔ حالانکہ کِسی کی برائی کرنا گناہ ہے۔ سب جانتے ہیں کہ گرمی میں جاندار کی کیا حالت ہوتی ہے؟ سب پسینے میں نہائے ہوتے ہیں۔ میرے آنے سے پسینے سے ان کی جان چھُوٹتی ہے۔ سب لوگ کمبل اور لحاف اوڑھ کر آرام سے سوتے ہیں۔ نہ مچھروں کا ڈر ہوتا ہے نہ پسینے کا خوف۔ میں نومبر سے فروری تک رہتی ہوں۔ میں بھی لوگوں کے لیے مزے مزے کے پھل لاتی ہوں۔ سنگترہ' مالٹا اور سیب میرے خاص پھل ہیں۔

بُڑھیا : تم سب نے ٹھیک کہا۔ سب مَوسموں کو اللہ نے بنایا ہے۔ اللہ نے کوئی چیز بے کار اور بے فائدہ نہیں بنائی۔ اللہ کی بنائی ہوئی کوئی چیز بُری نہیں ہے۔ مَوسم بھی سب اچھے ہیں۔ ہر مَوسم کا اپنا فائدہ ہے۔ اگر سارا سال ایک ہی مَوسم رہے تو سب اُکتا جائیں۔ اس لیے اللہ نے مختلف مَوسم بنائے ہیں تاکہ انسان ان سے لُطف اٹھائے۔ بُڑھیا کی بات سُن کر سارے مَوسم خُوش ہو گئے۔



مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ بُڑھیا کس طرح اپنا پیٹ پالتی تھی؟

ب۔ بات کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

ج۔ بہار کا مَوسم کیسا ہوتا ہے؟

د۔ کس مَوسم میں دَرختوں کے پتے گرتے ہیں؟

ہ۔ کس مَوسم میں برف پڑتی ہے؟

و۔ کس مَوسم میں پسینہ آتا ہے؟

2۔ لفظ بنائیں : جیسے بُرا سے بُرائی۔

اچھا، بڑا، چوڑا، لمبا، موٹا۔

3۔ جملے بنائیں : فیصلہ، موسم، سیراب، گرمی، سردی۔

4۔ اپنی پسند کے موسم پر پانچ جملے لکھیں۔

5۔ جمع لکھیں : جسم، درخت، دریا، ہزار۔

6۔ سردی اور گرمی کے تین تین پھلوں کے نام لکھیں۔

7۔ خوش خط لکھیں : اللہ نے کوئی چیز بے کار نہیں بنائی۔

8۔ سلیٹ پر دو درخت بنائیں :

ایک درخت سر سبز ہو۔ دوسرے کے پتے نہ ہوں۔



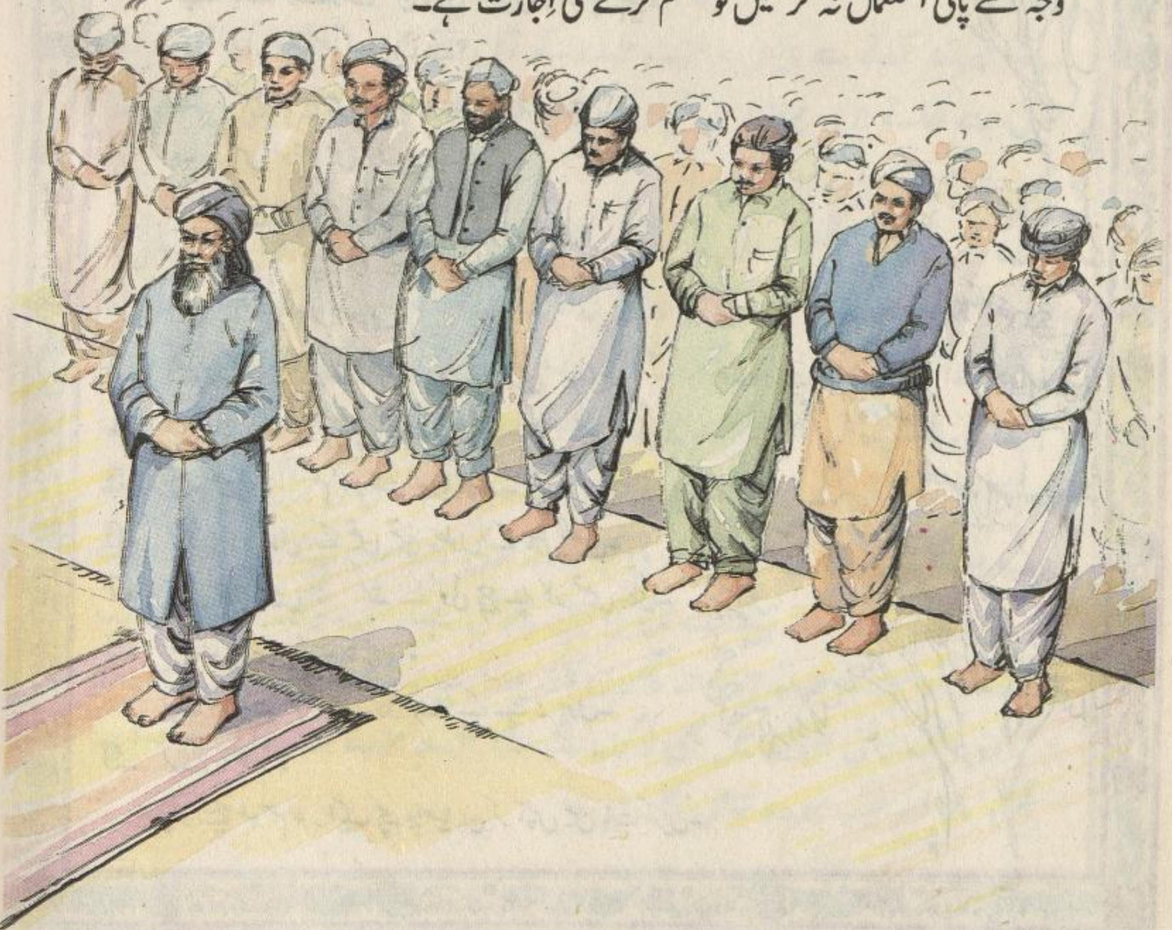
9۔ کرنے کا کام :

چار بچے موسم اور ایک بچہ بڑھیا بن کر آپس میں بات کریں۔

نماز

اللہ نے ہمیں پیدا کیا۔ ہمیں ہاتھ پاؤں دیے۔ طرح طرح کی نعمتیں عطا کیں۔ نماز پڑھ کر ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔

نماز دوسرا اسلامی رُکن ہے۔ نماز پڑھنے کے لیے ضروری ہے کہ جس جگہ نماز پڑھی جائے وہ پاک ہو۔ نمازی کا جسم اور لباس پاک ہو۔ اگر پانی نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے پانی استعمال نہ کرسکیں تو تَیَمُّم کرنے کی اِجازت ہے۔



سُورج نِکلنے سے پہلے فجر کی نَماز پڑھی جاتی ہے۔ سُورَج ڈھلنے کے بعد ظُہر کی نَماز کا وَقت ہوتا ہے۔ عَصر کی نَماز سُورَج ڈُوبنے سے پہلے تک پڑھی جاتی ہے۔ سُورَج غرُوب ہونے کے بعد مَغرِب کی نماز پڑھتے ہیں۔ رات کا اَندھیرا پھیلنے کے بعد عِشا کی نماز ادا کی جاتی ہے۔

نَماز اللہ تعالیٰ کی تَعرِیف سے شُروع ہوتی ہے۔ نمازی خُدا کے سامنے بڑے اَدب سے کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ! تو ہر عَیب سے پاک ہے۔ ہر خُوبی کا مالِک ہے۔ تیری شان سب سے بُلند ہے۔ پھر وُہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا میرا کوئی آقا نہیں ہے۔

نَماز کی آخری رکعت میں حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی آل پر درود بھیجا جاتا ہے۔ نَماز مُسلمانوں میں مَحبّت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ نَماز وَقت کی پابندی سِکھاتی ہے۔ نَماز پڑھنے والا پاک اور صاف رہتا ہے۔ یہ عِبادَت اپنے رَب سے انسان کے تَعلُّق کو مَضبُوط کرتی ہے۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ پانچ نمازوں کے نام بتائیں؟

ب۔ فجر کی نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

ج۔ سُورَج غرُوب ہونے کے فوراً بعد کون سی نماز پڑھی جاتی ہے؟

2۔ نَماز کے تین فائدے لکھیں۔

3۔ اپنے استاد صاحب کی مدد سے نیچے دیے گئے خاکے میں خالی جگہ پُر کریں :

نماز	قبل از فرض	فرض	بعد از فرض	کل رکعتیں
فَجْر		2		
ظُہْر		4		
عَصْر		4		
مَغْرِب		3		
عِشا		4	3 وتر	

4۔ نماز پڑھنے سے پہلے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

5۔ کل عصر کے وقت میری خالہ اور خالو آئے۔ "خالہ" مونث ہے اور "خالو" مذکر۔ اسی طرح مذکر یا مؤنث لگا کر خالی جگہ پر کریں :

ا۔ میرے ---------- اور چچی نے نماز پڑھی۔

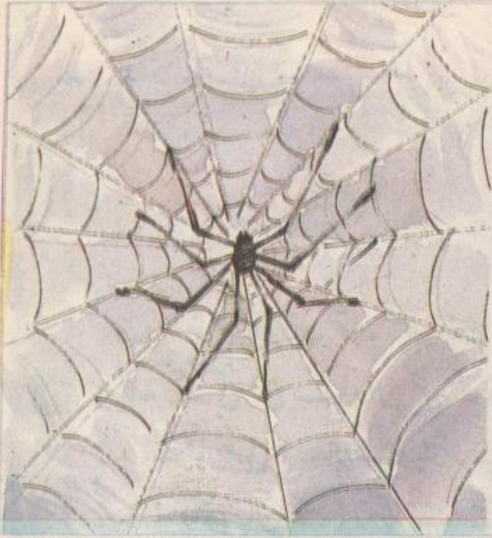
ب۔ میری بہن اور ---------- نے تیمم کیا۔

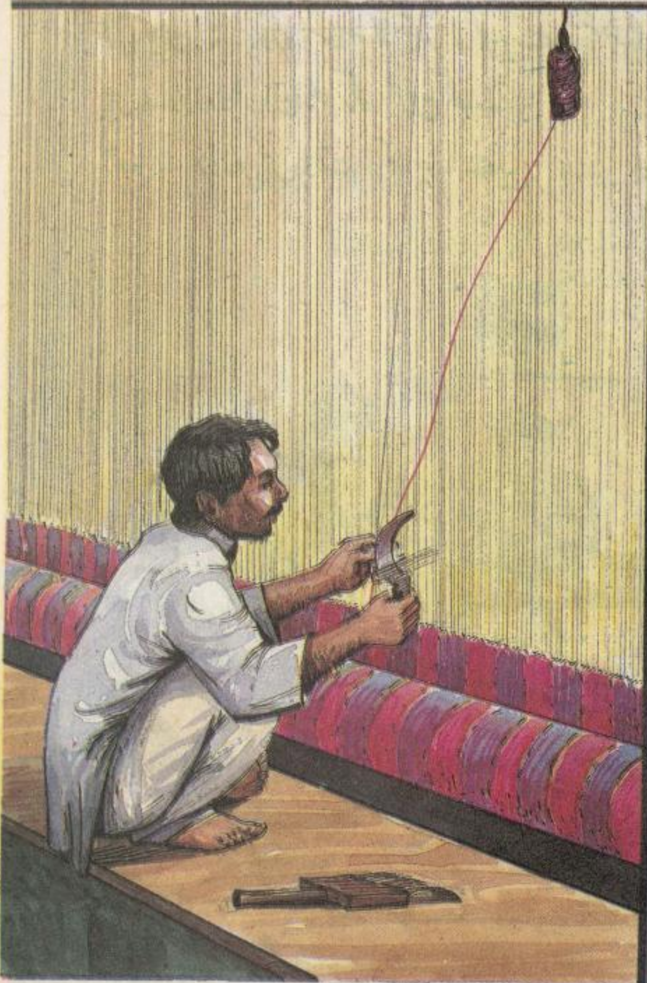
ج۔ میرے پھوپھا اور ---------- نے وضو کیا۔

6۔ جملے بنائیں :

کہاں۔ کون۔ کہیں۔ کیوں۔







محنت کرو

مکڑی نے کیا جالا تانا
کیسا اچھا تانا بانا
آخر اس نے کیوں کر جانا
اس سے ملے گا مجھ کو کھانا
جس نے مکڑی پیدا کی ہے
اس نے اتنی عقل بھی دی ہے

روزی کا کیوں تجھ کو غم ہے
مکڑی سے بھی کیا تُو کم ہے
جب تک تیرے دَم میں دَم ہے
ہاتھ میں کاغذ اور قلم ہے
سیکھ لے بابا عِلم و ہُنر تو
محنت کر تُو محنت کر تُو

(اسمٰعیل میرٹھی)

روزَہ

شام کا وَقت تھا۔ مَسجِد سے اعلان ہوا رَمَضان کا چانْد نظر آگیا ہے۔ کل روزہ ہو گا۔ نَجمہ کی اَمّی نے اعلان سُن کر دُعا مانگی اور سب سے کہا روزے کی تیاّری کریں۔
نجمہ کے ابّا سَحَری کا سامان لینے بازار چلے گئے۔

نجمہ : (امّی جان سے) روزہ کِسے کہتے ہیں؟

امّی جان : روزَہ اِسلام کا تیسرا رُکن ہے۔ مُسلمان رَمَضان کے مہینے میں روزے رکھتے ہیں۔ روزہ دار دن بھر کچھ نہیں کھاتے۔

نجمہ : روزہ کس وقت رکھا جاتا ہے۔



امّی جان : صبح صادق کے ظاہر ہونے تک روزہ دار کھا پی سکتا ہے۔ پھر روزے کی نیت کر کے دعا پڑھی جاتی ہے۔

سعید : امی جان! روزہ کب کھولا جاتا ہے؟

امّی جان : سُورج غُروب ہونے پر روزہ اِفطار کیا جاتا ہے۔

نجمہ : روزہ کیوں رکھا جاتا ہے؟

امّی جان : بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا حُکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

"اے ایمان والو! روزے تُم پر فَرض کیے گئے ہیں۔"

سعید : اگر کوئی بیمار ہو تو کیا وہ بھی روزہ رکھے گا؟

امّی جان : نہیں، اللہ تعالیٰ نے اِجازت دی ہے کہ بیمار روزہ نہ رکھے۔ ہاں، جب تَندُرُست ہو جائے تو جو روزے چھوٹ گئے ہوں ان کو پورا کرلے۔

نجمہ : روزہ رکھنے کے کیا فائدے ہیں؟

امی جان : روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تَعمِیل ہوتی ہے۔ اللہ روزہ دار سے خُوش ہوتا ہے۔ روزہ دار کو دُوسروں کی بُھوک پیاس کا اِحساس ہوتا ہے۔ وہ جُھوٹ، چُغلی اور چوری سے بچا رہتا ہے۔ روزہ رکھنے سے صِحَّت اچھی ہو جاتی ہے۔

سعید اور نجمہ : کل ہم دونوں روزہ رکھیں گے۔

امّی جان : شاباش بیٹا! میں تُمھیں سَحَری کے وَقت جگا دوں گی۔ روزہ رکھ لینا اللہ تعالیٰ تم سے خُوش ہوگا۔



مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ روزے کس مہینے میں رکھے جاتے ہیں؟

ب۔ روزہ کس وقت رکھا جاتا ہے؟

ج۔ روزہ کس وقت افطار کیا جاتا ہے؟

د۔ بیمار کے لیے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

ہ۔ روزہ کیوں رکھا جاتا ہے؟

و۔ روزے کے فائدے کیا ہیں؟

2۔ جُملے بنائیں :

ثواب، افطار، جنّت، روزہ، سحری۔

3۔ الٹ لکھیں : جیسے صبح شام

دن، جھوٹ، بیمار، اچھی، خوش۔

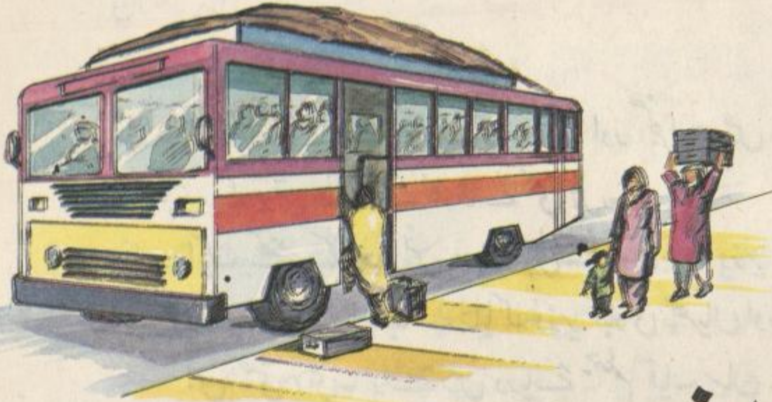
4۔ خوش خط لکھیں :

اے ایمان والو! روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں۔

5۔ کرنے کا کام :

بچے اپنے والدین / اساتذہ سے روزہ رکھنے کی نیت اور روزہ کھولنے کی دعا سیکھیں اور یاد کریں۔





ایک سفر

گرمیوں کی چھٹیاں تھیں۔ فیصل آباد سے بچّوں کا ایک قافلہ اسلام آباد کی سَیر کو جانے والا تھا۔ سب بچّے بہُت خُوش نظر آرہے تھے۔ اِتنے میں بَس آگئی۔ سامان چھت پر رکھ دیا گیا۔ بچّے باری باری بَس میں سوار ہوئے۔ بَس اسلام آباد کے لِیے روانہ ہوگئی۔

راستے میں ہرے بھرے کھیت تھے۔ سڑک پر طرح طرح کی سواریاں چل رہی تھیں۔ کاریں، بسیں، ویگن، ٹرک ایک دوسرے کے پیچھے بھاگے جا رہے تھے۔ کہیں کارخانوں کی چمنیوں سے دھواں نکل رہا تھا۔ ماحول میں گرد ہی گرد اور دھواں ہی دھواں تھا۔ سانس لینا مشکل تھا۔ کہیں کسان کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ بس تین گھنٹے میں فیصل آباد سے گوجرانوالہ پہنچی۔ استاد صاحب بچوں کو پارک دکھانے لے گئے۔

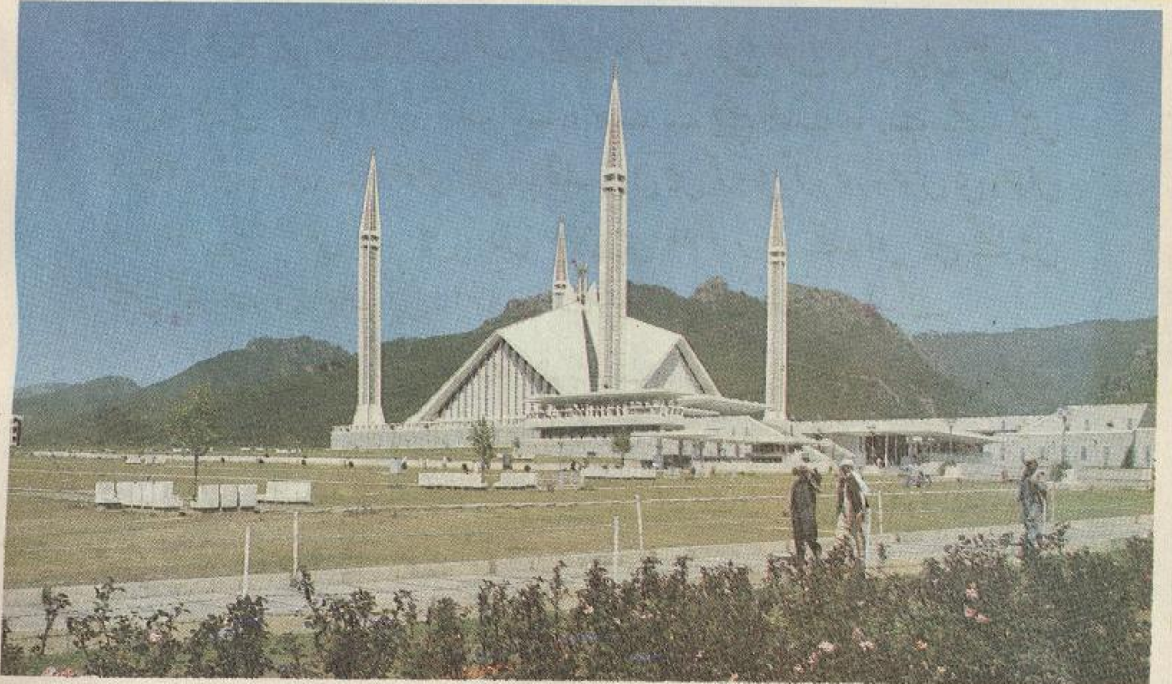
بچّوں نے دیکھا کہ پارک چھوٹے چھوٹے پلاٹوں میں بٹا ہوا ہے۔ چاروں طرف چلنے والوں کے لِیے خُوبصُورت راستے بنائے گئے ہیں۔ درمیان میں بڑے بڑے حوض ہیں۔ قطاروں میں فوارے لگے ہیں۔ پارک کے ایک حِصّے میں ریل کی چھوٹی پٹڑی بنی ہوئی تھی۔ بچّے گاڑی میں بیٹھ کر سیر کرکے بہُت خُوش ہوئے۔

اُستاد صاحب نے بتایا کہ گُوجرانوالہ اور گُجرات میں بجلی کے پنکھے بنتے ہیں۔ یہاں چینی کے برتن بنانے کے کارخانے بھی ہیں۔

ایک گھنٹے کے بعد بس دوبارہ چلی۔ اُنھوں نے وزیر آباد کے قریب دریائے چناب کو پار کیا۔ اُستاد صاحب نے بتایا کہ وزیر آباد کی چھُریاں اور چاقو بہُت مشہُور ہیں۔

بَس چلتی رہی۔ راستے میں دریائے جہلم آیا۔ یہاں سے پہاڑی علاقہ شُروع ہوگیا۔ آخر وہ اِسلام آباد پہنچ گئے۔ وہاں ایک سکول میں ان کے رہنے کا اِنتظام کیا گیا تھا۔ سکُول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے اُنھیں خُوش آمدید کہا۔

اگلے دن بچّوں نے شکر پڑیاں کی سَیر کی۔ اُنھوں نے پہاڑی پر کھڑے ہو کر اِسلام آباد کا نظّارہ کیا۔ چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ سبزے کے درمیان میں اِسلام آباد کی سفید عمارتیں بہُت بھلی لگ رہی تھیں۔ وہ تھوڑی دیر پہاڑی پر گھومتے رہے۔ اُستاد صاحب نے کہا کہ اَب ہم فیصل مَسجد دیکھنے چلیں گے۔ بچّوں نے پُوچھا! "اس مَسجد کا نام



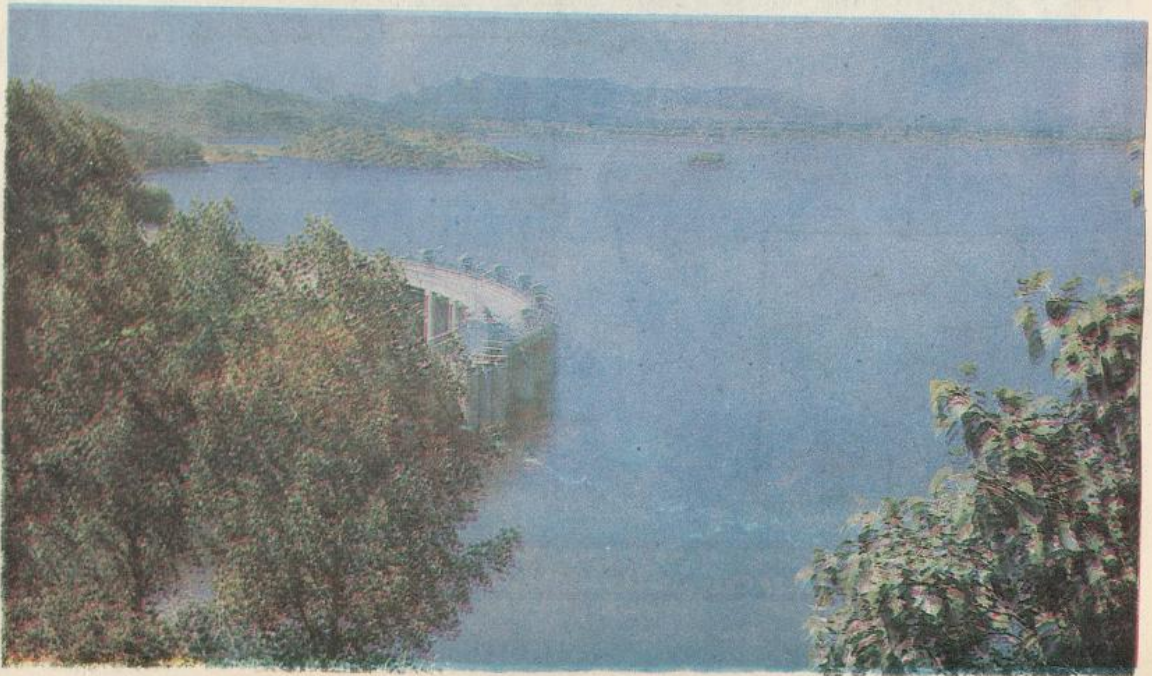
فیصل مسجد کیوں رکھا گیا ہے؟" اُستاد صاحب نے جواب دیا کہ سعودی عرب اور پاکستان نے مِل کر یہ مَسجِد بنوائی ہے۔ شاہ فَیصل سَعُودی عرب کے بادشاہ تھے۔ اُنھوں نے اس مَسْجِد کی تعمیر کے لیے بہُت ساری رَقم دی۔ ان کے نام پر اس مَسْجِد کا نام فَیصل مَسْجِد رکھا گیا ہے۔

وُہ تھوڑی دیر میں فیصل مَسْجِد پُہنچ گئے۔ بچّوں نے مَسْجِد کے قریب میدان میں بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھایا۔ اُنھوں نے مَسْجِد میں نَماز پڑھی۔ مَسْجِد کے ساتھ ہی اسلامی یُونیوَرسِٹی کی عمارت ہے۔ بَچّوں کو بتایا گیا کہ یہ یُونیوَرسِٹی دُنیا بھر میں مَشہُور ہے۔

بچّوں نے اِسلام آباد کا چڑیا گھر بھی دیکھا۔ وہ دیر تک چڑیا گھر میں گھُومتے رہے۔

دوسرے دن سب لوگ راول ڈیم دیکھنے گئے۔ وہاں اُنھوں نے کَشتی کی سَیر بھی کی۔

رات کو بچّوں نے بازار سے خریداری کی۔ اُنھوں نے اپنے دوستوں اور گھر والوں کے لِیے کُچھ تُحفے خریدے۔ اِسلام آباد کی عمارتوں کے کچھ تصویری کارڈ بھی لیے۔ وہ دو دن تک اسلام آباد میں رہے۔ انھوں نے فیصل آباد پُہنچ کر اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کو اسلام آباد کی سیر کی کہانی سنائی۔



مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ وزیر آباد کس چیز کے لیے مشہور ہے؟

ب۔ گوجرانوالہ اور گجرات میں بننے والی دو مشہور چیزوں کے نام بتائیں؟

ج۔ بچے اسلام آباد میں کہاں ٹھہرے؟

د۔ بچوں نے اسلام آباد میں کیا کیا دیکھا؟

ہ۔ بچوں نے اسلام آباد سے کیا کیا خریدا؟

2۔ اپنے شہر یا گاؤں کی خاص جگہوں اور چیزوں کے بارے میں پانچ جملے لکھیں۔

3۔ جملے بنائیں :

خوش آمدید۔ خریداری۔ گھومنا۔ اسلامی۔ دلچسپی۔ تعمیر۔

4۔ لفظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں : (صادق۔ تیراک۔ خادم۔ عالم)

ا۔ تیرنے والے کو ---------- کہتے ہیں۔

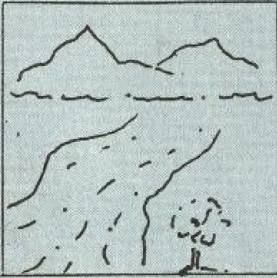
ب۔ علم جاننے والے کو ---------- کہتے ہیں۔

ج۔ سچ بولنے والے کو ---------- کہتے ہیں۔

د۔ خدمت کرنے والے کو ---------- کہتے ہیں۔

5۔ "ا" کو "ب" کے مناسب لفظ سے ملائیں :

ا	ب
کھانا	دکھائی
سننا	اٹھائی
دیکھنا	سنائی
اٹھنا	کھلائی



6۔ املا لکھیں : فیصل آباد۔ اسلام آباد۔ کارخانوں۔
چینی۔ چاقو۔ چھریاں۔

7۔ کرنے کا کام۔ دریا کا خاکہ بنائیں۔

قرآن پڑھنا (4)

قرآن مجید میں کچھ سورتوں کے شروع میں کچھ حروف ہیں۔ ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر حرف کا نام الگ الگ لیا جائے مثلاً

الٓمّٓ کو الم کی بجائے الف ، لام ، میم پڑھا جائے گا۔ جس حرف پر مَد ہو اسے کھینچ کر ادا کرتے ہیں۔ مثلاً حٰمٓ کو حامیٓم پڑھا جائے گا۔

تلفظ	حروف	تلفظ	حروف
قاف	قٓ	صاد	صٓ
طاها	طٰهٰ	نُوٓن	نٓ
یَاسِیٓنْ	یٰسٓ	طَاسِیٓنْ	طٰسٓ
(الف۔لٓام۔مِیٓم)	الٓمّٓ	حَامِیٓم	حٰمٓ
عَیٓنْ۔سِیٓنْ۔قاف	عٓسٓقٓ	طا۔سیٓن۔میٓم	طٰسٓمّٓ
الف۔لٓام۔میٓم۔را	الٓمّٓرا	الف لٓامِّیٓم صٓاد	الٓمّٓصٓ
کٓاف هَا یَا عَیٓنْ صَاد			کٓهٰیٰعٓصٓ

دُھنیا

تانْت بجی اور نِکلا راگ
روئی بنی صابُن کا جھاگ
کیسی چھَنتی جاتی ہے
بادَل بَنتی جاتی ہے



کِتنا ڈھیر ہُوا آہا !
مَیں اس ڈھیر پہ کُودوں گا
کوئی چوٹ نہ آئے گی
روئی مگر دَب جائے گی
لے اب روئی ہو گئی صاف
بھَر لے تکیے اور لِحاف
ان سے سب سُکھ پاتے ہیں
اوڑھتے اور بِچھاتے ہیں
مِلتا ہے سَب کو آرام
واہ رے دُھنیے تیرا کام

(حفیظ جالندھری)



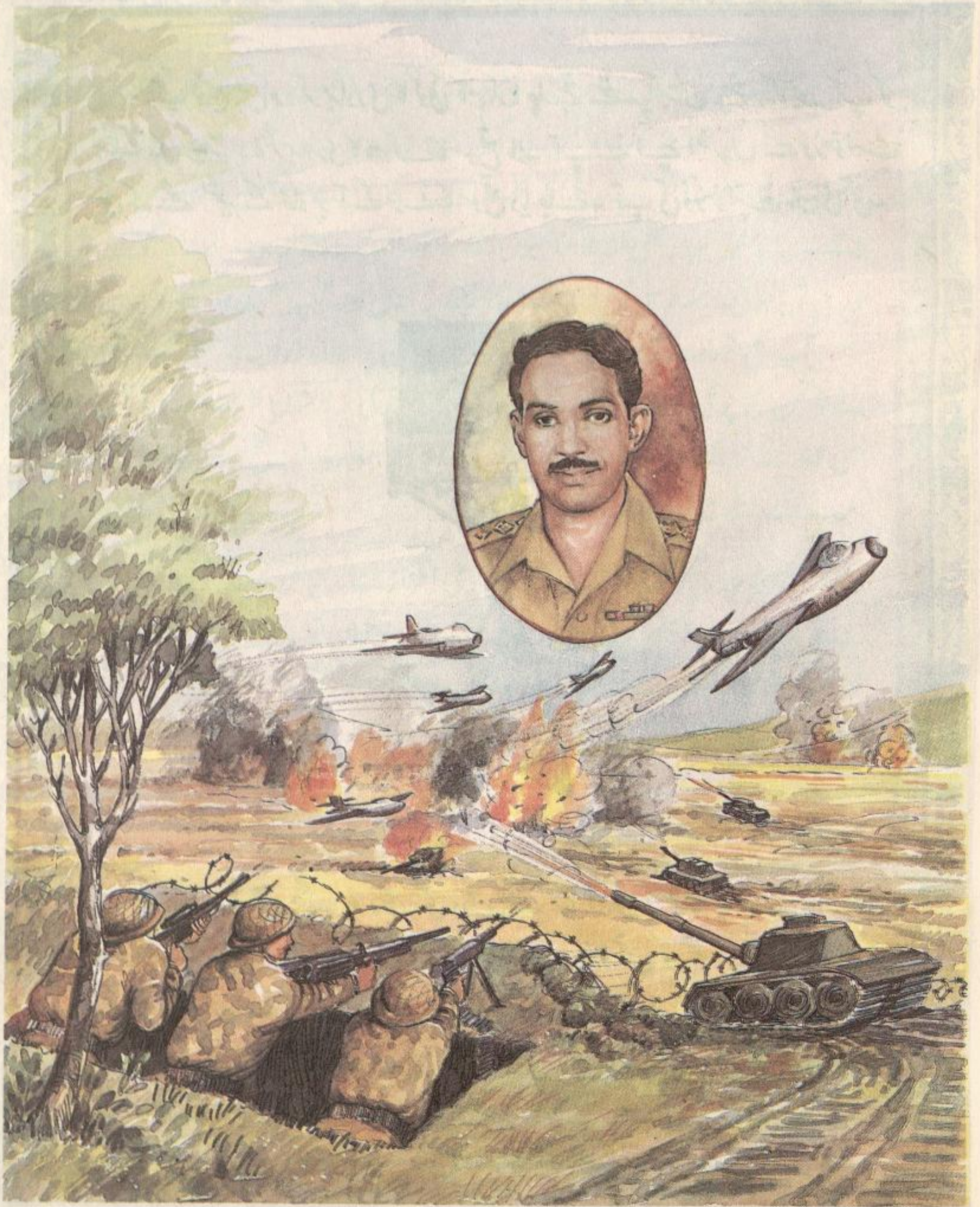
شہید

راجا مُحمَّد سَرور راولپنڈی کے ایک گاؤں سنگھوڑی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے ماں باپ بہت نیک تھے۔ وہ اپنی نیکی کی وجہ سے مَشہُور تھے۔ آپ کے والِد فوج میں ملازِم تھے۔ انھوں نے فوج کی مُلازَمت میں نام پیدا کیا۔ آپ نے دِینی تَعْلِیم گھر پر حاصِل کی۔ جب آپ سکُول میں پڑھتے تھے تو تمام اُستاد آپ کے کام کی تعرِیف کرتے تھے۔ سکُول سے گھر آکر آپ گھر کے کاموں میں ماں باپ کی مَدد کرتے تھے۔

بَچپَن ہی سے آپ کی عادتیں اچھّی تھیں۔ آپ اچھی اچھّی کِتابیں پڑھتے تھے۔ فُٹ بال اور کبڈی شوق سے کھیلتے تھے۔ زیادہ تر قومی لباس پہنتے تھے۔ آپ پانچوں وقت کے نمازِی تھے۔ رات کو جَلدی سوتے اور صُبح سویرے اُٹھتے تھے۔

میٹرک پاس کر کے فوج میں بَھرتی ہوئے اور ترقی کرتے کرتے کیپٹَن بن گئے۔ آپ نے دُوسری جنگ عظیم میں بھی حِصّہ لیا۔

ملازمت کے دوران میں جب بھی موقع ملتا آپ لوگوں کی مَدد کرتے۔ آپ کی نیکی کی بہت سی باتیں مشہور ہیں۔ ایک دفعہ گاؤں کا موچی آپ کے پاس آیا۔ موچی نے کہا جناب! میں بہت غریب ہوں۔ سردی کا موسم ہے میرے پاس اوڑھنے کو کچھ نہیں ہے۔ آپ میری مدد کریں۔ آپ نے اپنا کمبل اسے دے دیا۔ وہ سمجھا کہ راجا سرور مذاق کر رہے ہیں۔ آپ نے موچی سے کہا کہ میں غریبوں سے مذاق نہیں کیا کرتا۔ آپ یہ کمبل لے جائیں۔



آپ فوج میں رہ کر بہادری کا کوئی کام کرنا چاہتے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کو جنگ میں حصّہ لے کر بہادری کا کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے اپنے افسروں سے دَرخواست کی کہ مجھے کشمیر کے محاذ پر آگے لڑنے کا موقع دیا جائے۔ آپ کی دَرخواست مان لی گئی۔



جس عِلاقے میں جنگ ہو رہی تھی وہاں جنگ لڑنا آسان نہ تھا۔ یہ پہاڑی عِلاقہ تھا۔ یہاں اُونچے نیچے راستے اور گڑھے تھے۔ راجا سَرور نے دُشمن کو ختم کرنے کا پکّا اِرادہ کر رکھّا تھا۔ دُشمن نے پاکستانی سپاہیوں کے راستے میں کانٹے دار تار لگا رکھے تھے۔ ان تاروں کو کاٹے بغیر دُشمن کے مورچوں تک نہیں پُہنچا جاسکتا تھا۔ راجا محمّد سرور رات کے اندھیرے میں ان تاروں کو کاٹ کر آگے بڑھنا چاہتے تھے۔

ہر طرف گولیاں چل رہی تھیں لیکن آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تار کاٹ رہے تھے۔ تار کاٹتے ہوئے آپ دشمن کی گولی سے زخمی ہوگئے۔ لیکن آپ نے اپنا کام اَدھورا نہ چھوڑا۔ آخر آپ نے تار کاٹ دیے۔ تاروں کے کٹتے ہی پاکستانی مُجاہِد آگے بڑھے۔ راجا مُحمَّد سَرور بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ آپ پر گولیوں کی اور بارِش ہُوئی۔ بہُت سی گولیاں آپ کے سینے پر لگیں اور آپ شہید ہوگئے۔

آپ کی شہادت سے پاکستانی سپاہیوں نے دُشمن پر زیادہ زور سے حملہ کیا۔ اُنھوں نے دُشمن کی چوکی پر قبضہ کرلیا اور ایک سپاہی نے چَوکی پر پاکِستان کا جھَنڈا لگایا۔ آپ کو اسی محاذ کے نزدیک دَفن کیا گیا۔ حکُومت نے آپ کو بَہادُری اور فتَح کے لیے جان قربان کرنے کے صِلے میں نِشانِ حیدر دیا۔

نشانِ حیدر پاکِستان کا سَب سے بڑا فوجی اِعْزاز ہے۔ یہ اُن بہادُر فوجیوں کو دیا جاتا ہے جو بَہادُری کا بڑا کام کرتے ہیں۔ اب تک دَس فوجیوں کو یہ اِعْزاز مل چُکا ہے۔ راجا مُحمَّد سَرور شہید پاکِستان کے پہلے فوجی ہیں جنھیں یہ اِعْزاز ملا ہے۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ راجا مُحمَّد سرور کہاں پیدا ہوئے؟

ب۔ راجا مُحمَّد سرور کے ماں باپ کیوں مشہور تھے؟

ج۔ راجا محمدؐ سرور نے دینی تعلیم کہاں حاصل کی؟

د۔ اللہ نے سرور شہید کی کون سی خواہش پوری کی؟

ہ۔ راجا سرور نے اپنے افسروں سے کیا درخواست کی؟

2۔ خالی جگہ پُر کریں : (کارنامہ۔ آسان۔ مُجاہد۔ دَرْخَواست۔ جنگِ عظیم)

ا۔ راجا مُحمدؐ سرور نے دوسری ---------- میں حِصّہ لیا۔

ب۔ آپ بہادری کا کوئی ---------- کرنا چاہتے تھے۔

ج۔ راجا مُحمدؐ سرور کی ---------- مان لی گئی۔

د۔ اس علاقے میں جنگ لڑنا ---------- کام نہ تھا۔

ہ۔ پاکستانی ---------- آگے بڑھنے لگے۔

3۔ جملے بنائیں : شہادت۔ صلہ۔ جذبہ۔ کارنامہ۔ پکا۔

4۔ ہم معنی لفظ لکھیں : سرد۔ اجالا۔ پختہ۔ قریب۔ عظیم۔

5۔ نشان حیدر پر پانچ جملے لکھیں :

6۔ لڑائی کے میدان کا خاکہ سلیٹ یا تختی پر بنائیں۔



درخواست

بَخِدمَت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ پرائمری سکول خان پور

جناب عالی!

گزارش ہے کہ مجھے کل سے بخار ہے۔ اس لیے مَیں سکول حاضر نہیں ہو سکتا۔ مہربانی فرما کر مجھے آج کے دِن کی رُخصت عِنایَت فرمائیں۔ نوازِش ہوگی۔

آپ کا فرماں بردار

تنویر احمد جماعت سوم
گورنمنٹ پرائمری سکول خان پور
تاریخ : 7 دسمبر 1993ء

ذرا مُسکرائیں



اُستاد :۔ بچّو! تم اٹھارویں صدی کے سائنس دانوں کے متعلق کیا جانتے ہو؟
شاگرد :۔ جناب! سَب مَر گئے۔

باپ :۔ بیٹا! تُم نے مُرغی کے انڈے کیوں توڑے؟
بیٹا :۔ مَیں نے سوچا کہ بچّے دَم گھُٹنے سے مَر جائیں گے۔

اُستاد :۔ (عامِر سے) اگر تُم مَغرِب کی طَرف مُنّہ کر کے کھڑے ہو جاؤ تو تُمھارے بائیں ہاتھ پر کیا ہو گا؟
عامر :۔ جناب! چار اُنگلیاں اور ایک انگوٹھا۔

ماسٹر صاحب نے بچوں سے پوچھا :۔ کون کون جنّت میں جانا چاہتا ہے؟
سب بچوں نے ہاتھ کھڑے کردیے لیکن اسلم نے ہاتھ کھڑا نہ کیا۔
ماسٹر صاحب :۔ اسلم! کیا آپ جنّت میں نہیں جانا چاہتے؟
اسلم :۔ جناب! میری امّی نے کہا تھا سکول سے سیدھے گھر آنا۔

ایک شخص مکان کی تیسری منزل پر رہتا تھا۔ ایک دن کسی نے گھنٹی بجائی۔ وہ شخص نیچے اُترا۔ اس نے دیکھا دروازے پر ایک فقیر کھڑا ہے۔
فقیر بولا :۔ ایک روپے کا سوال ہے بابا !
اُس نے فقیر سے کہا :۔ آؤ میرے ساتھ۔
فقیر اس کے ساتھ تیسری منزل پر آگیا تو اس نے کہا۔ بابا! معاف کرو۔



ہمدردی

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا — بُلبُل تھا کوئی اُداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی — اُڑنے چُگنے میں دِن گزارا
پہنچوں کِس طرح آشیاں تک — ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا
سُن کر بُلبُل کی آہ و زاری — جُگنُو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دِل سے — کیڑا ہوں اگرچہ مَیں ذرا سا
کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری — مَیں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دِی ہے مجُھ کو مشعل — چمکا کے مجُھے دِیا بنایا

ہَیں لوگ وُہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دُوسرں کے

(اقبالؒ)



قرآن پڑھنا (5)

○ اگر آخری حرف " ۃ " ہو تو اسے ساکن ہ کی طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے

بَرَرَةٍ ○ کو بَرَرَہْ پڑھیں گے۔

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ میں مَّرْضِيَّةً کو مَّرْضِيَّہ ۚ پڑھیں گے۔

اَلْمُطْمَئِنَّةُ ○ کو اَلْمُطْمَئِنَّہ ○ پڑھیں گے۔

○ آخری حرف پر دو زبر ہوں تو ایک زبر کی آواز ادا کرتے ہیں۔ جیسے

نَخْلًا ○ کو نَخْلَا پڑھیں گے۔

مَسْرُوْرًا ○ کو مَسْرُوْرَا ۗ پڑھیں گے۔

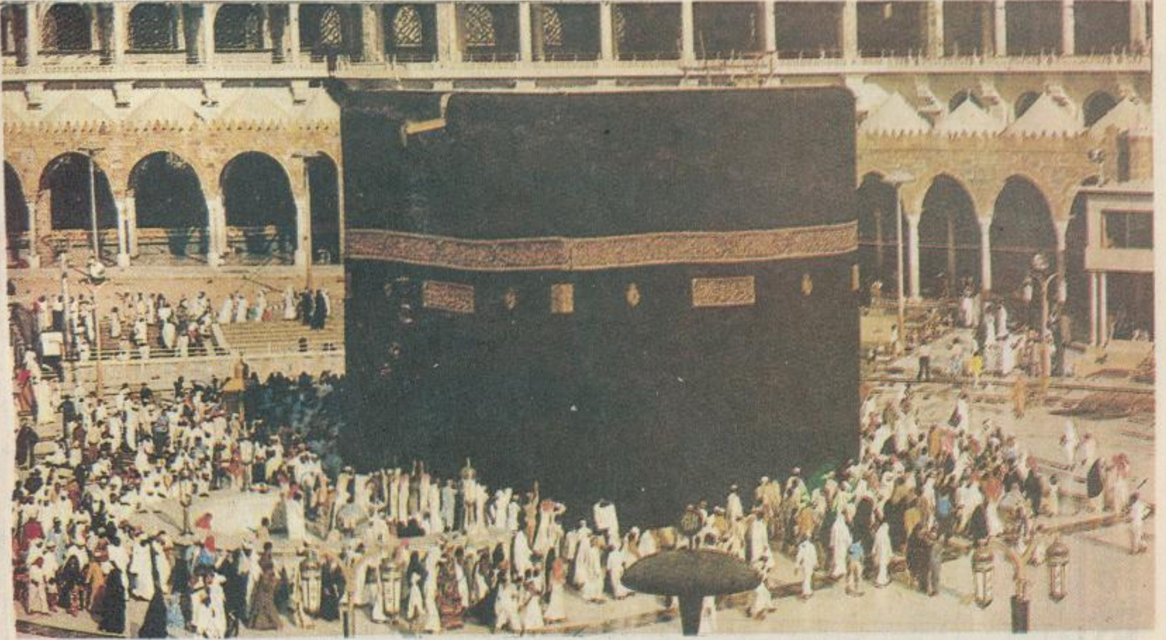
○ آخری حرف پر دو پیش یا دو زبر ہوں تو حرف ساکن ہو جاتا ہے۔ مثلاً

تَذْكِرَةٌ ○ کو تَذْكِرَہْ ۚ پڑھیں گے۔

قَتَرَةٌ ○ کو قَتَرَہْ ○ پڑھیں گے۔

اسی طرز پر

كَرِيْمٍ ○ کو كَرِيْم ○ اور اَمِيْنٍ ۗ کو اَمِيْن ۗ پڑھیں گے۔



حضرت اِبراہیم عَلَیہِ السَّلام

حَضرت ابراہیمؑ آج سے کوئی چار ہزار سال پہلے عراق میں پیدا ہوئے۔ وہاں کے لوگ بُتوں کی پُوجا کرتے تھے۔ حَضرت اِبراہیمؑ کا والِد آزر بھی بُتوں کی پُوجا کرتا تھا۔ سب سے پہلے آپؑ نے اپنے والد کو سمجھایا اور کہا۔ ابّا جان! آپ ان بُتوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ یہ نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کو کوئی نفع ہی پہنچا سکتے ہیں۔ مگر اس نے آپؑ کی یہ بات نہ مانی۔ اس زمانے میں اس ملک کا بادشاہ نمرود تھا، جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ نمرود اپنے آپ کو لوگوں سے سجدہ کرواتا۔ حَضرت ابراہیمؑ نے نمرود سے کہا کہ تُو خُدا نہیں۔ خُدا تو وہ ہے جو سُورَج کو مَشرِق سے نِکالتا ہے۔ اگر تُو خُدا ہے تو سُورَج کو مَغرب سے نِکال کر دکھا۔ یہ سُن کر نمرود کوئی جواب نہ دے سکا۔ حَضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو بھی سمجھایا کہ خُدا ایک ہے۔ صِرف اسی کی عِبادت کرو۔ سُورَج، چاند، سِتارے خُدا نہیں اور یہ بُت جن کی تُم پُوجا کرتے ہو، کِسی کام کے نہیں۔ لیکن قوم نے آپؑ کی بات نہ مانی۔

ایک دن جب سارے لوگ ایک میلے میں گئے ہوئے تھے، حضرت ابراہیمؑ بت خانے میں گئے اور وہاں پڑے ہوئے تمام بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ صرف ایک بت رہنے دیا اور کلھاڑا اس بت کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب لوگ واپس آئے تو انھوں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا "اے ابراہیمؑ! تم نے ہمارے بتوں کو توڑا ہے؟"

آپؑ نے جواب دیا "اس بڑے بُت سے پوچھیں۔"
کافر بولے "ابراہیمؑ! تم جانتے ہو کہ یہ بے جان ہیں اور بول نہیں سکتے"۔

حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا "اگر یہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تو تمھاری حفاظت کس طرح کر سکتے ہیں۔؟" یہ سُن کر وہ لوگ حیران رہ گئے۔

لوگوں نے نمرود کو خبر کی۔ اس نے حضرت ابراہیمؑ سے بدلہ لینے کا فیصلہ کیا اور آپؑ کو آگ میں پھینک دیا۔ مگر اللہ کے حکم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اور آپؑ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

حضرت ابراہیمؑ اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ کو مکّہ چھوڑ آئے۔ جب حضرت اسمٰعیلؑ بڑے ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ کو اللہ کی طرف سے حکم مِلا کہ اپنے بیٹے کو اس کی راہ میں قربان کر دیں۔ آپؑ فوراً اللہ کا حکم ماننے پر تیار ہو گئے۔ اور اپنے بیٹے سے کہا کہ مجھے ایسا حکم مِلا ہے، تم کیا کہتے ہو؟ بیٹے نے جواب دیا کہ "ابّا جان! جو حکم مِلا ہے، آپؑ اس پر عمل کریں۔ آپ مجھے صَبر کرنے والوں میں پائیں گے۔"

حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو لِٹا دیا اور چھری چلانا شروع کی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ اے ابراہیمؑ! تم آزمائش میں پورے اترے ہو اور حکم ماننے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کو بچا لیا اور جانور کی قربانی کا حکم دیا۔ مسلمان آپؑ کی اس سنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرتے ہیں۔



حضرت ابراہیمؑ اللہ کے خلیل کہلاتے ہیں۔ خلیل پیارے دوست کو کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اپنے فضل سے انھیں اور ان کی اولاد کو اِسلام پر قائم رکھے اور ان میں ایک بہت بلند مقام والا نبی پیدا کرے۔ خدا نے آپؑ کی یہ دعا قبول فرمائی اور ہمارے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آپؑ ہی کی نسل میں پیدا ہوئے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مل کر مکّہ میں اللہ کا گھر بنایا جسے کعبہ کہتے ہیں۔ دُنیا کے تمام مسلمان اسی کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وہیں حج کرنے جاتے ہیں۔

مشق

1- جواب دیں :

ا- حضرت ابراہیمؑ کس ملک میں پیدا ہوئے؟

ب- حضرت ابراہیمؑ نے نمرود سے کیا کہا؟

ج- حضرت ابراہیمؑ نے بت خانے میں جا کر کیا کیا؟

د- ہم ہر سال عیدُ الاضحیٰ کیوں مناتے ہیں؟

ہ- خلیل کسے کہتے ہیں؟

2۔ جملے بنائیں :

جہاں۔ جدھر۔ کہاں۔ کدھر۔ یہاں۔ اِدھر۔ وہاں۔ اُدھر۔

3۔ خالی جگہ پُر کریں :

ا۔ حضرت ابراہیمؑ ———— میں پیدا ہوئے۔

ب۔ نمرود اپنے آپ کو لوگوں سے ———— کرواتا تھا۔

ج۔ اللہ وہ ہے جو سورج کو ———— سے نکالتا ہے۔

د۔ بُت اپنی بھی ———— نہیں کر سکتے۔

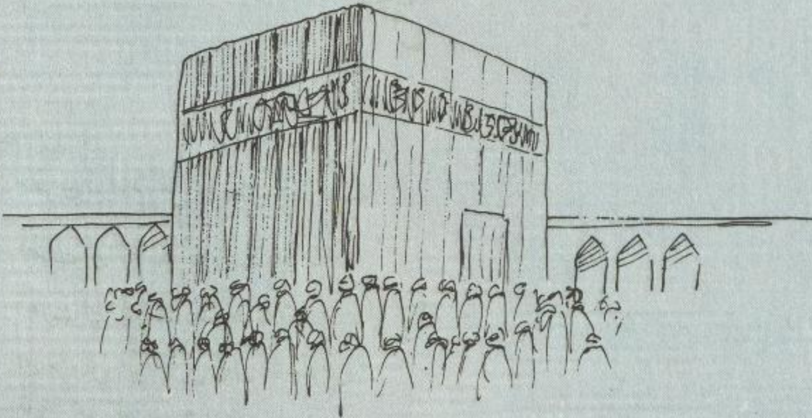
ہ۔ حضرت ابراہیمؑ نے حکم ماننے کا ———— ادا کر دیا۔

4۔ حضرت اسماعیلؑ کے متعلق پانچ جملے لکھیں

5۔ خُوش خط لکھیں :

تمام مسلمان خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

6۔ خانہ کعبہ کا خاکہ بنائیں۔



کہانیاں

حاتم طائی کی بیٹی

حضرت رسول اللہ صلّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَ سلّم کے مُبارک زمانے میں یمن پر حملہ کیا گیا تو وہاں سے کچھ قیدی مدینہ شریف لائے گئے۔ ان قیدیوں میں قبیلہ بنی طے کے سردار حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔

ان قیدیوں کے بارے میں فیصلہ کیا جانے لگا تو حاتم طائی کی بیٹی اپنی جگہ سے اُٹھی اور ادب سے بولی۔ "میں طے قبیلے کے سردار حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔ میرا باپ سخاوت میں بے مثال تھا۔ کوئی سوالی اس کے دَر سے خالی نہ لوٹتا تھا۔"

حضور صلّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَ سلّم نے فرمایا "یہ باتیں تو مُسلمانوں کی باتیں ہیں۔" آپؐ نے حکم دیا کہ لڑکی کو عزّت کے ساتھ آزاد کر دیا جائے۔ آپؐ کے حکم سے وہ آزاد کر دی گئی۔ لیکن اس نے کہا میں اس بات پر ہرگز راضی نہ ہوں گی کہ مَیں تو آزاد ہو جاؤں اور میرے قبیلے کے لوگ آزادی سے محرُوم رہیں۔

لڑکی کی یہ بات سن کر رسُول اللہ صلّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَ سلّم نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا اور وہ عزّت کے ساتھ اپنے وطن لَوٹ گئے۔

غرور اور تکبر کی سزا

بہت سال پہلے کی بات ہے کہ کسی بستی کے قریب ایک بہت خوبصورت باغ تھا۔ اس باغ میں کئی قسم کے پھل لگتے تھے۔ باغ کے مالک آپس میں بھائی تھے۔ وہ بہت مال دار تھے۔ باغ کا پھل پک کر تیار ہو گیا تو انھوں نے اسے توڑ کر بیچنے کا ارادہ کیا۔ وہ غُرور اور تکبّر سے کہنے لگے۔ کل ہم ضرور باغ کا پھل توڑیں گے۔ ایک بھائی نے کہا "ہمیں یوں کہنا چاہیے کہ اِن شاء اللہ کل ہم باغ کا پھل توڑیں گے۔ ہمیں اس باغ کے پھل میں سے غریبوں اور مسکینوں کو بھی کچھ حصہ دینا چاہئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ خوش ہو گا اور ہمیں اس سے بھی زیادہ نعمتیں عطا فرمائے گا"

دوسرے بھائیوں کو یہ باتیں بہت بری لگیں۔ انھیں اپنی طاقت اور اختیار پر بہت گھمنڈ تھا۔ کہنے لگے کہ باغ کے پھل میں غریبوں اور مسکینوں کا کیا حق ہے۔ یہ سب ہماری محنت کا نتیجہ ہے۔ ہم ہی یہ سارا پھل سمیٹیں گے۔

اگلے روز صبح سویرے وہ اپنے باغ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہ آپس میں کہہ رہے تھے۔ آج ہم کسی غریب اور مسکین کو باغ میں نہیں آنے دیں گے۔ جب وہ باغ میں پہنچے تو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ باغ اجڑ چکا تھا۔ درخت اور پودے اکھڑ چکے تھے۔ پہلے تو وہ سمجھے کہ شاید ہم راستہ بھول کر کسی اور جگہ پر آگئے ہیں۔ لیکن جب انھوں نے غور سے دیکھا تو انھیں پتہ چل گیا کہ یہ انھی کا باغ ہے۔ اپنے باغ کی یہ حالت دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوئے اور اپنے آپ کو کوسنے لگے۔ اب انھیں احساس ہوا کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے۔ اس لئے ہر کام کرنے سے پہلے اِن شاء اللہ کہنا چاہئے یعنی اللہ تعالیٰ چاہے گا تو یہ کام ہو گا۔ اپنی دولت اور پیداوار میں سے کچھ حصہ نکال کر غریبوں، یتیموں اور مسکینوں میں بانٹنا چاہیے۔

والدین کا احترام

عابد اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑا تھا۔ وہ بہت نیک اور عقل مند تھا۔ ہمیشہ اپنے والدین کا کہا مانتا اور بہن بھائیوں سے پیار کرتا تھا۔ بڑوں کو سلام کرنے میں پہل کرتا اور ہر ایک کا دل سے احترام کرتا۔ مسجد میں باقاعدگی سے نماز پڑھنے جاتا۔ وہ اپنی پڑھائی سے فارغ ہو کر گھر کے کاموں میں اپنی امی جان کا ہاتھ بٹاتا۔

ایک دن اس کے دوست نے اسے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنے دوست کے ہاں جائے گا۔ وہ اچانک کسی بات پر اپنی امی جان سے ناراض ہو گیا۔ مسجد سے گھر آکر اس نے کپڑے تبدیل کئے، سائیکل پکڑی اور چپکے سے اپنے دوست کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ بوجھل دل کے ساتھ سائیکل چلا رہا تھا۔

اس نے کل ہی مسجد میں جمعہ کی نماز کے دوران یہ حدیث سنی تھی کہ ایک صحابیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ دنیا میں مجھے کس کی سب سے زیادہ خدمت کرنی چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اپنی ماں کی۔ اس صحابیؓ نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد میں کس کی سب سے زیادہ خدمت کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اپنی ماں کی۔ جب تیسری مرتبہ اس صحابیؓ نے وہی سوال کیا تو اس پر بھی آپؐ نے فرمایا اپنی ماں کی سب سے زیادہ خدمت کر۔ صحابیؓ کے چوتھی مرتبہ پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ اپنے باپ کی۔

عابد کو امی جان سے ناراض ہونے کا بہت افسوس ہو رہا تھا۔ وہ آدھا راستہ طے کر چکا تھا۔ اب اس نے فوراً واپسی کا ارادہ کیا۔ گھر آکر اس نے امی جان سے اپنی گستاخی کی معافی مانگی۔ امی جان نے بھی پیار سے عابد کو گلے لگا لیا۔ اب اس نے امی جان سے اجازت لی اور اپنے دوست کے ہاں روانہ ہو گیا۔



دریا

پہاڑوں کے اُوپر سے آتے ہیں دَریا
سَمُندر کی جانِب کو جاتے ہیں دَریا

جو رَستے میں میدان آتے ہیں ان کو
چمن اور گلشن بناتے ہیں دَریا

وہ نہریں جو کھیتوں کو دیتی ہیں پانی
ہماری وہ نہریں بہاتے ہیں دَریا

جو دریاؤں میں رات دن تیرتی ہیں
وہ سب کشتیاں بھی چلاتے ہیں دَریا

کِناروں پہ جیسے مچھیروں کی بَستی
نئی بَستِیاں بھی بساتے ہیں دَریا

یہ پتّھر، یہ لکڑِی، یہ دھاتوں کی دَولت
بہا کر اُنھیں ساتھ لاتے ہیں دَریا

ہیں دَریا بڑے کام کی چیز بزمیؔ
ہماری یہ فصلیں اُگاتے ہیں دَریا

(خالد بزمی)

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ

حَضرت عمر فاروقؓ عرب کے شہر مکّہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کے گھرانے کا تعلّق قریش کے ایک قبیلے سے تھا۔ والد کا نام خطّاب تھا۔

حَضرت عمر فاروقؓ نے اعلان نبوت کے چھے سال بعد اسلام قُبول کیا۔ یہ وہی عمرؓ ہیں جن کی بہادری مکّہ والے مانتے تھے۔ مکّہ والے مُسلمانوں کو بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے۔ لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے کسی خطرے کی پروا نہ کرتے ہوئے بیت اللہ میں نماز پڑھی۔

مکّہ والے مُسلمانوں کو بہت تنگ کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مُسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا۔ حَضرت عمر فاروقؓ بھی دُوسرے مُسلمانوں کے ساتھ مدینے چلے گئے۔ مکے والے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے مدینے پر حملے کیے۔ حضرت عمر فاروقؓ ان لڑائیوں میں کافروں کے مقابلے میں بہت بہادری سے لڑے۔

ایک لڑائی کے موقع پر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ جنگ کے لیے سامان جمع کریں۔ حَضرت عُمر فاروقؓ اس نیک کام میں سب سے آگے رہنا چاہتے تھے۔ اس لیے آپ نے اپنے گھر کا آدھا سامان پیش کر دیا۔

حَضرت عُمر فاروقؓ حَضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد مُسلمانوں کے خلیفہ بنے۔ آپؓ لوگوں کی بھلائی کے لیے راتوں کو جاگتے۔ مدینے کی گلیوں میں پھرتے کسی کو تکلیف ہوتی

تو اس کی مَدد کرتے۔

حضرت عمر فاروقؓ بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ سادہ لباس پہنتے اور سادہ غذا کھاتے تھے۔ نیند آتی تو زمین ہی پر سو جاتے تھے۔

حضرت عُمر فاروقؓ کی حکومت میں لوگ امن کی زندگی بسر کرتے تھے اور خُوش حال تھے۔

ایک دفعہ حضرت عُمر فاروقؓ نے لوگوں سے پوچھا۔ میں جو حُکم دُوں کیا سب اس کو مانیں گے؟ ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا اے عمر فاروقؓ آپ کی نیت میں شک ہے۔ ہم آپؓ کی کوئی بات نہیں مانتے۔ حضرت عمر فاروقؓ غصّے میں نہ آئے اور پُوچھا کیا بات ہے؟ اس شخص نے کہا کہ یمن سے جو چادریں آئی تھیں اس کپڑے سے تو ہمارا لباس نہیں بنا۔ آپ کا قد لمبا ہے ایک چادر سے آپؓ کا لباس کیسے بن گیا؟ ضرور آپؓ نے زیادہ کپڑا لیا ہوگا۔ یہ سن کر آپؓ کا بیٹا اٹھا اور کہا کہ میں نے اپنے حصے کی چادر اپنے والد کو دے دی تھی۔ اس طرح ان کا لباس بن گیا۔

اس شخص نے کہا "اے خلیفہ! آپؓ جو حکم دیں گے ہم مانیں گے۔"

حضرت عُمر فاروقؓ لوگوں سے ہمیشہ مَحبّت اور نَرمی کا برتاؤ کرتے۔ آپؓ ہمیشہ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے۔ آپؓ انصاف سے کام لیتے اور دوسروں کی باتیں بَرداشت کرتے تھے۔ آپؓ نے ثابت کر دکھایا کہ قوم کا سردار قوم کا خادِم ہوتا ہے۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ حضرت عُمر فاروقؓ کہاں پیدا ہوئے؟

ب۔ آپؓ کے والد کا کیا نام تھا؟

ج۔ جنگ میں حضرت عُمر فاروقؓ نے کتنا مال دیا تھا؟

د۔ حضرت عُمر فاروقؓ لوگوں سے کیسا برتاؤ کرتے؟

ہ۔ آپؓ نے لباس کے لیے دوسری چادر کس سے لی؟

2۔ جملے بنائیں :

خادم۔ تعلق۔ بھلائی۔ نیک۔ سادہ۔

3۔ اس سبق میں سے ایسے پانچ الفاظ تلاش کریں جن کے آخر میں "ت" ہے جیسے "مَحبّت۔"

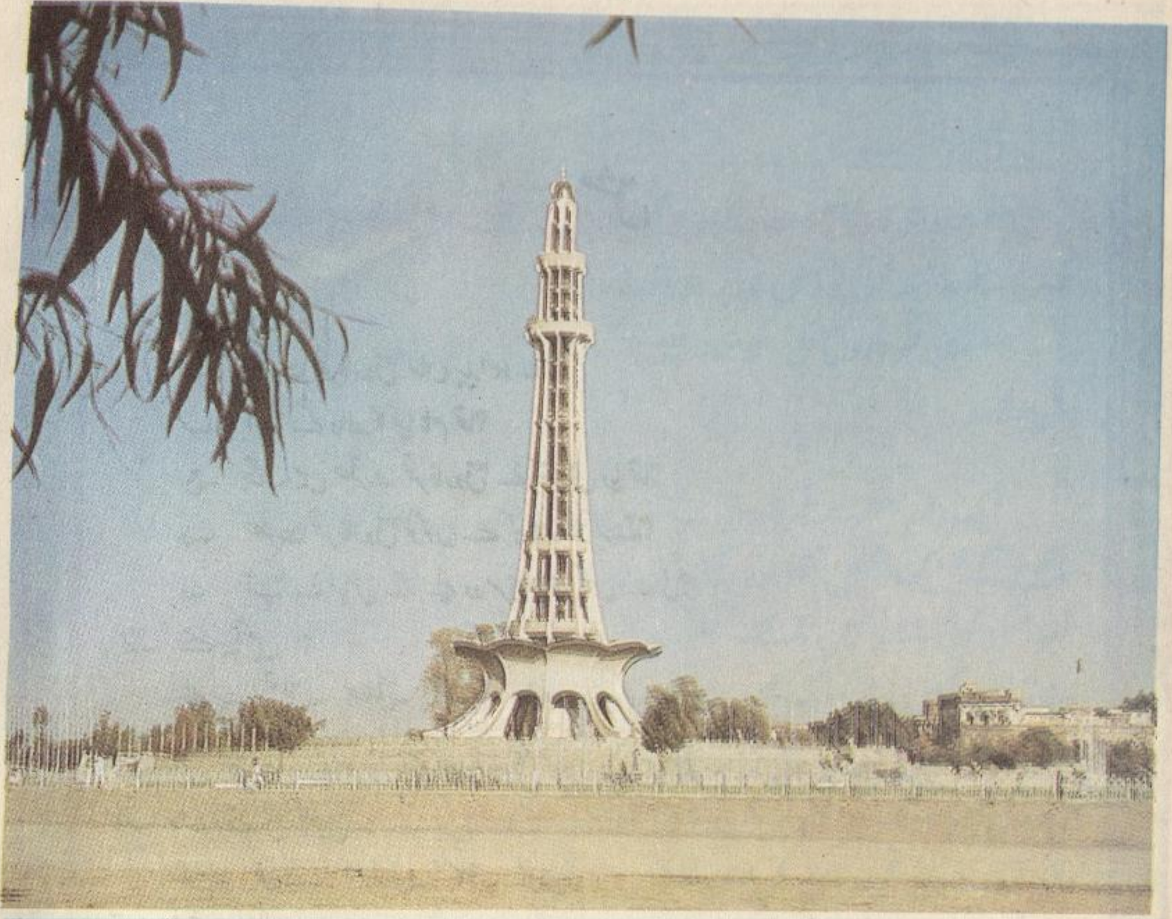
4۔ واحد کے جمع لکھیں :

خادم۔ غریب۔ مسلمان۔ کافر۔ آسمان۔

5۔ خُوش خط لکھیں :

قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔





مینارِ پاکستان

لاہور کی بادشاہی مَسجِد کے قریب ایک خُوبصُورت اور بلند مینار ہے۔ اس مِینار پر پاکِستانی پَرچم لہراتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ مینار پاکستان کی آزادی کا نشان ہے۔

ایک وَقت ایسا تھا کہ مسلمان انگریزوں کے غُلام تھے۔ وہ غُلامی کی زِندگی سے تنگ آچکے تھے۔ وہ چاہتے تھے ان کا اپنا الگ وطَن ہو۔ مسلمان اپنے آزاد وطَن میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ اپنے دین کے مطابق زِندگی بسَر کریں۔

اس مقصد کے لیے 23 مارچ 1940ء کو لاہور کے ایک بڑے پارک میں مُسلمانوں کا ایک بہت بڑا جَلسَہ ہوا۔ اس پارک کو اب اقبال پارک کہتے ہیں۔ اس جلسے میں ہندوستان کے کونے کونے سے مُسلمان جمع ہوئے۔ قائدِ اعظمؒ ان کے رَاہنما تھے۔ اس جلسے میں مُسلمانوں نے اپنے لیے الگ ملک حاصل کرنے کا فیصلَہ کیا اور اس مقصد کے لیے اپنی کوششیں تیز کر دیں۔

قائد اعظمؒ اور ان کے ساتھیوں نے ہندوستان کے مُسلمانوں کو مُسلم لیگ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ بچے، بوڑھے، مَرد اور عورتیں ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو گئے۔ ہر ایک کی زَبان پر تھا "پاکستان کا مطلب کیا؟ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" اور "لے کے رہیں گے پاکستان، بن کے رہے گا پاکستان۔"



دائیں سے بائیں : قائد اعظمؒ ۔ لیاقت علی خانؒ ۔ مولوی فضل الحق شیر بنگال

قائدِ اعظمؒ اور ان کے ساتھیوں نے پاکستان بنانے کے لیے دن رات کام کیا۔ آخرِ کار 14 اگست 1947ء کو پاکِستان بن گیا۔

لوگوں نے پاکستان کی خاطِر اپنا گھر بار چھوڑ دیا۔ وہ ہندوستان سے پاکستان آ گئے۔ آزادی حاصل کرنے کے لیے بہت سے لوگ شہید ہو گئے۔

ٹھیک اسی جگہ جہاں 23 مارچ 1940ء کو جَلْسَہ ہوا تھا، ایک خُوبصُورت اور بلند مینار تعمیر کیا گیا۔ اسے مِینارِ پاکستان کہا جاتا ہے۔ مِینار کے نیچے کا حصّہ دس پنکھڑیوں والے کِھلے ہوئے پھُول کی طرح ہے۔ مِینار کو خُوبصُورت بنانے کے لیے سنگِ مَرمَر کے ٹکڑے لگائے گئے ہیں۔ مِینار کے اُوپر چڑھیں تو پُورا لاہور شہر نظر آتا ہے۔ اس مِینار کے ارد گرد ایک خُوبصُورت سَیر گاہ اور جھیل بنائی گئی ہے۔ لوگ دور دور سے اسے دیکھنے آتے ہیں۔



23 مارچ کا دن پاکستان کا ایک یادگار دن ہے۔ اس دن کی یاد ہر سال منائی جاتی ہے۔ اس دن کو "یومِ پاکستان" کہتے ہیں۔ اس دن مُسلمانوں نے پاکستان حاصل کرنے کا فَیْصَلَہ کیا تھا۔ اس دِن پورے مُلک میں عام چُھٹّی ہوتی ہے۔ عمارتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے۔ جَلْسے ہوتے ہیں۔ جُلُوس نکالے جاتے ہیں۔ پاکِستان کی ترقی کے لیے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ پاکِستان کو ہمیشہ قائم رکھے ۔ آمین!

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ مسلمان الگ ملک کیوں بنانا چاہتے تھے؟

ب۔ پاکستان کب بنا؟

ج۔ مینار پاکستان کس جگہ بنایا گیا ہے؟

د۔ یوم پاکستان سے مراد کون سا دن ہے؟

ہ۔ یوم پاکستان کس دن منایا جاتا ہے؟

2۔ "پاکستان کا مطلب کیا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ"۔" اس کا مَطْلَب اپنے اُستاد صاحب سے پُوچھیں۔

3۔ مینار پاکستان پر پانچ جملے لکھیں۔

4۔ معنی بتائیں :

بَر۔ بلند۔ شہید۔ چراغاں۔ رہنما۔

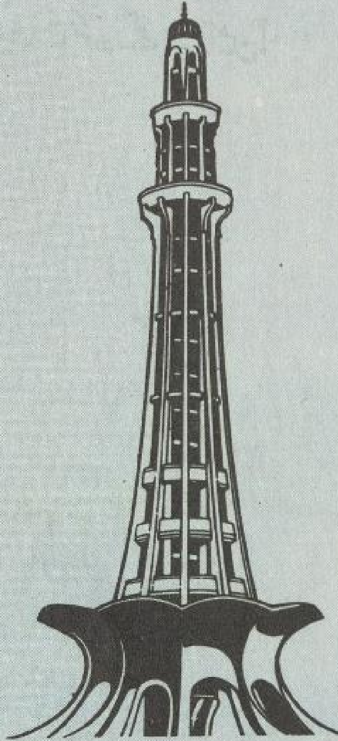
5۔ اس سبق میں سے پانچ ایسے الفاظ ڈھونڈیں جن میں کوئی نقطہ نہ ہو جیسے ملک' لوگ۔

6۔ خُوشِ خط لکھیں :

اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ قائم رکھے۔

7۔ کرنے کا کام :

اپنی کاپی یا سلیٹ پر مینار پاکستان کا خاکہ بنائیں۔





قرآن پڑھنا (6)

○ ہر آیت کے آخر میں گول دائرہ لگاتے ہیں جس کا مطلب ہے یہاں تھوڑی دیر کے لیے رُک جائیے۔

○ گول دائرے کے اندر یا اوپر کچھ لکھا ہُوا ہو تو اس علامت کے مُطابق رُک جائیں یا دو آیتوں کو ملا کر پڑھیں۔

○ ان علامتوں پر ٹھہرنا ضروری ہے۔ ○ ۔ مہ ۔ م ۔ ط ۔ ج ۔ قف :
م اور ط پر ٹھہرنا ازحد ضروری ہے۔ ج پر ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے کی اجازت ہے۔

○ جس علامت پر ٹھہرنا ضروری ہے اُس آیت کے آخری حرف کو ساکن کر دیں جیسے

سُبْحَانَ اللّٰهِ ○ ، مِنْ قَبْلِكَ ج ، مُخْتَلِفُوْنَ ط

میں ترتیب وار ہ ، ك اور ن کو ساکن کر کے پڑھیں گے۔

○ ان علامتوں پر نہیں ٹھہرتے بلکہ اگلے حصّے یا آیت کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہیں لا ، لا ، صل ، صلے ، ز ، ص ، ق ۔ مثلاً

تَزَكّٰى ○ لا وَاَهْدِيَكَ میں تَزَكّٰى پر ٹھہریں گے نہیں بلکہ آگے ملا کر پڑھیں گے۔ یہی صورت درجِ ذیل میں ہو گی۔

فَنَادٰى ○ ز صلے ، فَقَالَ ، ضُحٰهَا ○ ص ، وَالْاَرْضَ

لباس کی کہانی

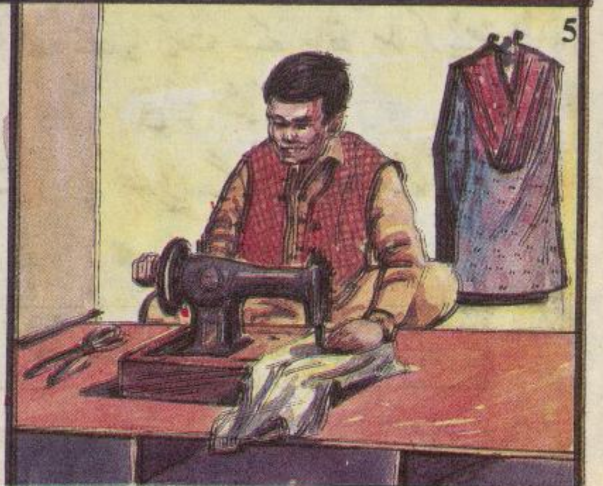
ان تصویروں کو غور سے دیکھیں اور کہانی بیان کریں۔













ٹوٹ بٹوٹ کے مُرغے

ٹوٹ بٹوٹ کے دو مرغے تھے، دونوں تھے ہُشیار
اک مرغے کا نام تھا گیٹو، اِک کا نام گِٹار
اِک مُرغے کی دُم تھی کالی، اِک مُرغے کی لال
اِک مُرغے کی چونچ نِرالی، اِک مُرغے کی چال
اِک پہنے پتلون اور نیکر، اِک پہنے شَلوار
اِک پہنے انگریزی ٹوپی، اِک پہنے دَستار
اِک کھاتا تھا کیک اور بِسکٹ، اِک کھاتا تھا نان
ایک چباتا لونگ سپاری، ایک چباتا پان
دونوں اِک دن شہر کو نکلے، لے کر آنے چار
پہلے سَبزی منڈی پُہنچے، پھر لُنڈے بَازار
اک بولا، میں باز بہادُر، تو ہے نِرا بٹیر
اک بولا میں بَگڑ بَگھیلا، اِک بولا میں شیر
دونوں میں پھر ہوئی لڑائی ٹھی ٹھی ٹھوں ٹھوں ٹھَا
دونوں نے کی ہاتھا پائی ہی ہی ہُوں ہُوں ہَا

اِک مُرغے نے سیخ اُٹھائی اِک مُرغے نے ڈانگ
اِک کے دونوں پنجے ٹُوٹے، اِک کی ٹوٹی ٹانگ

تھانے دار نے ہنٹر مارا چیخے چوں چوں، چوں
ٹوٹ بٹوٹ نے گلے لگایا بولے کُگڑوں کُوں

(صوفی تبسم)



ایک خط





مکان نمبر 22
محلّہ عالم خیل
میانوالی
14 اگست 1994ء

میرے پیارے دوست ریاض!

السّلامُ عَلیکم

کل کی ڈاک سے مُجھے آپ کا خط ملا۔ مُجھے یہ جان کر خُوشی ہُوئی کہ آپ کے سالانہ امتحان ہو چکے ہیں۔ اب تو آپ کچھ دنوں کے لیے ہمارے ہاں آسکتے ہیں۔ پچھلے دنوں مَیں اپنے ابا جان کے ساتھ لاہور گیا۔ وہاں ہم نے تاریخی عمارتوں کی سیر کی۔ ایک سَیر کا حال آپ بھی سُن لیں۔

اس دن موسم بہت سُہانا تھا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہم تانگے پر بیٹھ کر مَقبَرہ جہانگیر کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں آموں کا ٹوکرا لیا۔

یہ مَقبَرہ راوی کے دائیں کِنارے واقع ہے۔ اسے شہنشاہ جہانگیر کے بیٹے شاہ جہاں نے بنوایا تھا۔ پورا مَقبَرہ سَنگِ سرخ اور سنگِ مَرمَر کا بنا ہوا ہے۔ اس کی عمارت

ایک لمبے چوڑے چبوترے پر واقع ہے۔ جس کے چاروں کونوں پر سنگِ مَرمَر کے مینار ہیں۔ ان میناروں کے اوپر سنگِ مَرمَر کی چھتریاں بنی ہوئی ہیں۔ ہم نے مَقبَرے کی چھت کے اُوپر سے اِردگرد کا نظارہ کیا۔ بہُت خُوبصُورت مَنظَر تھا۔

عِمارت کے اندر جہانگیر کا مزار ہے۔ اِردگِرد سنگِ مَرمَر کی خُوبصُورت جالیاں ہیں۔ دیواریں بھی پتّھروں سے بنائی گئی ہیں اور دیکھنے سے تعلّق رکھتی ہیں۔

مَقبَرے کے اِردگرد بہُت بڑا باغ ہے۔ گھاس کے بڑے بڑے لان ہیں۔ ہم نے وہاں بیٹھ کر آم کھائے۔ ظہر کی نماز مسجد میں پڑھی۔ یہ مسجد بڑے دروازے کے ساتھ ہے۔ ہم شام چار بجے تک واپس آگئے۔

جب آپ آئیں تو ہم پھر لاہور کی سَیر کو چلیں گے۔

اپنے اَبّا جان اور اَمّی جان کی خِدمَت میں میرا سَلام عَرض کر دیں۔ سَب بہن بھائیوں کو پیار۔

آپ کا دوست

عامِر غزنوی



قرآنی سورتیں

سُوْرَۃُ الفاتِحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ
الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ؏

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

سُوْرَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

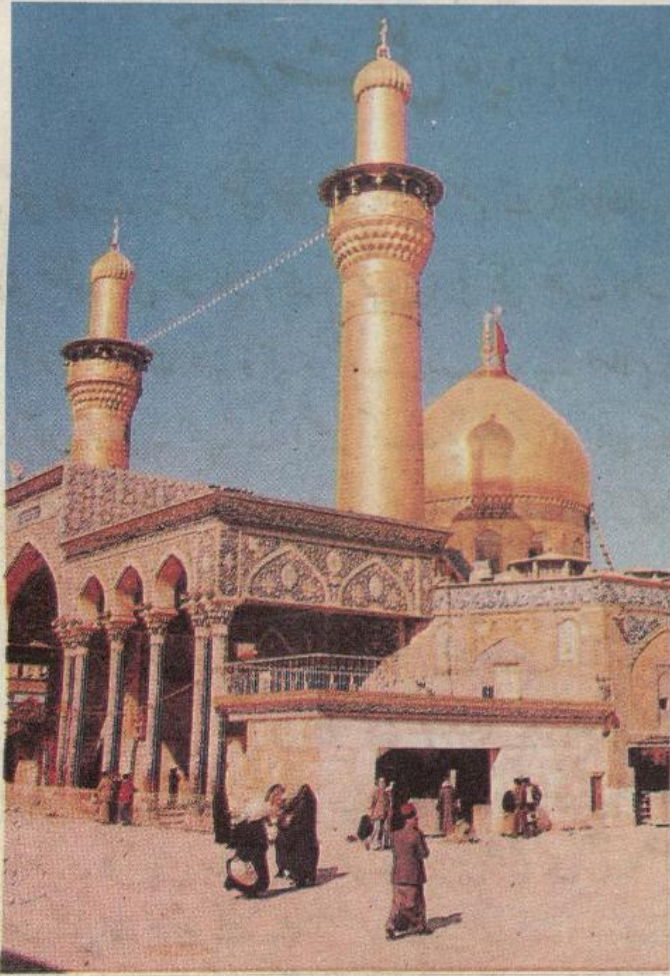
حضرت علی عَلَیۡہِ السَّلام

حضرت علیؑ ہمارے رسُول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے۔ آپ کی شادی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سب سے پہلے اسلام کی دعوت اپنے خاندان کے لوگوں کو دی۔ آپؐ نے انھیں کھانے پر جمع کیا اور ان کے سامنے اسلام پیش کیا لیکن کسی نے بھی حضورؐ کا ساتھ نہ دیا۔ حضرت علیؑ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور بولے "میں چھوٹا ہوں، میری ٹانگیں بھی کمزور ہیں، پھر بھی میں آپ کا ساتھ دوں گا۔" اس کے بعد ہر حال میں حضرت علیؑ حضورؐ کا ساتھ دیتے رہے۔

اللہ کے حکم سے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینے چلے گئے۔ پھر بھی مکّے کے کافروں نے مدینے کے مُسلمانوں سے کئی لڑائیاں لڑیں۔ اِن لڑائیوں میں حضرت علیؑ بڑی بہادُری سے لڑے اور ہر لڑائی میں فتح حاصل کی۔ حُضُورؐ آپؑ کو "اسد اللہ" یعنی اللہ کا شیر کہتے تھے۔

حضرت علیؑ نے سادہ زندگی بسر کی۔ آپؑ کم قیمت کا لباس پہنتے اور سادہ غذا کھاتے تھے۔ آپؑ کے دَر سے کبھی کوئی خالی نہیں گیا۔ خُود بھُوکے رہتے مگر دوسروں کو کھانا کھِلاتے۔

حضرت علیؑ ایک مرتبہ بازار گئے۔ ایک نوکر ساتھ تھا۔ کپڑے کی دُکان پر پُہنچ کر آپؑ کو کوئی کام یاد آگیا۔ اپنے نوکر سے کہا اپنے اور میرے لیے کپڑا خرید کر لے آنا۔



نوکر نے حضرت علیؑ کے لیے بڑھیا کپڑا خریدا اور اپنے لیے گھٹیا کپڑا لے آیا۔ حضرت علیؑ نے اپنا بڑھیا کپڑا نوکر کو دے دیا اور اس کے گھٹیا کپڑے سے اپنا لباس سِلوایا۔

حضرت علیؑ کو یمن کا حاکم مقرر کیا گیا تو حضورؐ نے اُنھیں نصیحت فرمائی کسی جھگڑے کا فیصلہ کرنے لگو تو صرف ایک آدمی کی بات سن کر فیصلہ نہ دو، بلکہ دونوں کی بات سُن کر فیصلہ کرو۔ حضرت عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے۔ "حضرت علیؑ ہم میں سے

سب سے مَوزُوں فیصلہ کرنے والے ہیں۔"

حَضرت علیؓ کی خلافت کے زمانے میں آپؓ کے پاس دو عَورتیں لائی گئیں۔ دونوں ایک بچّے کو اپنا بچّہ کہتی تھیں۔ آپؓ نے باری باری دونوں عَورتوں کی باتیں سنیں۔ ایک کہ رہی تھی کہ یہ میرا بچّہ ہے۔ دُوسری عَورت کا بھی یہی کہنا تھا۔ وہاں پر موجُود ہر شخص حَیران تھا کہ کیسے پتا چلے گا کہ یہ بچّہ کِس کا ہے؟ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو تلوار لانے کا حُکم دیا۔ وہ شخص تلوار لے کر آیا تو آپؓ نے حُکم دِیا کہ بچّے کو قتل کردو۔ یہ سُنتے ہی ایک عَورت نے رونا پِیٹنا شُروع کر دیا کہ بچّے کو قتل نہ کیا جائے۔ بے شک یہ بچّہ دوسری عَورت کو دے دیا جائے جب کہ دُوسری عَورت خاموش کھڑی رہی۔

حَضرت علیؓ نے بچّہ پہلی عَورت کے حوالے کر دیا اور فرمایا کہ کوئی ماں یہ برداشت نہیں کرسکتی کہ اس کے بچّے کو قتل کر دیا جائے۔ آپؓ کی دانائی اور فیصلے پر سَب حَیران رہ گئے۔

حَضرَت علیؓ بہُت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ مِحنَت کرکے روزی کماتے تھے۔ حَضرَت علیؓ کی زِندگی سے ہمیں انصاف، بہادری اور مِحنَت سے روزی کمانے کا سبق ملتا ہے۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ حضرت علیؓ کا حضورؐ سے کیا رشتہ ہے؟

ب۔ حضرت علیؓ کی شادی کس سے ہوئی؟

ج۔ حضرت علیؓ کو اللہ کا شیر کیوں کہتے ہیں؟

د۔ حضرت علیؓ نے اپنے لیے کیسا کپڑا پسند کیا؟

ہ۔ حضرت علیؓ کے انصاف کا کوئی واقعہ سنائیں؟

2۔ اُلٹ لفظ لکھیں :

کم۔ بُت۔ دوست۔ گھٹیا۔ اصل۔

3۔ جمع لکھیں :

نماز۔ دکان۔ عورت۔ قیمت۔ تلوار۔ زندگی۔

4۔ ہم معنی لفظ لکھیں :

برس۔ قِصّہ۔ بد۔ حوصلہ۔ جھگڑا۔

5۔ خُوش خط لکھیں :

حَضرت علیؓ کی زندگی سے ہمیں انصاف، بہادری اور محنت سے روزی کمانے کا سبق ملتا ہے۔



ضِلع کا انتظام

ہمارے مُلک پاکستان کے چار صُوبے ہیں۔ ہم صُوبہ پنجاب میں رہتے ہیں۔ ہمارے صوبے میں کئی ضلعے ہیں۔ ہر ضلع میں دو یا اس سے زیادہ تحصیلیں ہیں۔ ہر تحصیل میں کئی یونین کونسلیں ہوتی ہیں۔ ہر ضلع میں لوگوں کی خِدمت کے لِیے حکومت نے کئی محکمے کھول رکھے ہیں۔ ان میں تعلیم، صِحّت، زراعت، پولیس اور قانون کے محکمے شامل ہیں۔ ہر محکمے میں مرد اور عورتیں دونوں کام کرتے ہیں۔ ہر محکمے کی ذمہ داری ایک آفیسر پر ہوتی ہے۔ اس کی مدد کے لیے کئی دوسرے لوگ ہوتے ہیں۔ چند بڑے بڑے محکموں کے بارے میں ہم یہاں پڑھیں گے۔

ڈپٹی کمشنر:

ہر ضلع میں ایک ضلع کچہری ہوتی ہے۔ ڈپٹی کمشنر کا دفتر ضلع کچہری میں ہوتا ہے۔ اسے عام طور پر ڈی۔ سی کہتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر ضلع میں امن و امان قائم رکھتا ہے۔



پولیس :

ڈِپٹی کمشنر پولیس کی مدد سے ضلع میں امن و امان قائم رکھتا ہے۔ ضلع میں پولیس کا بڑا افسر عام طور پر ایس۔ پی ہوتا ہے۔ پولیس لوگوں کے جان و مال کی حِفَاظَت کرتی ہے۔ کہیں کوئی جھگڑا ہوجائے تو اسے ختم کرا دیتی ہے۔ ہر ضلع میں بہت سے تھانے ہوتے ہیں۔ یہ تھانے اپنے اپنے علاقے میں امن و امان قائم رکھنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

عدالت :

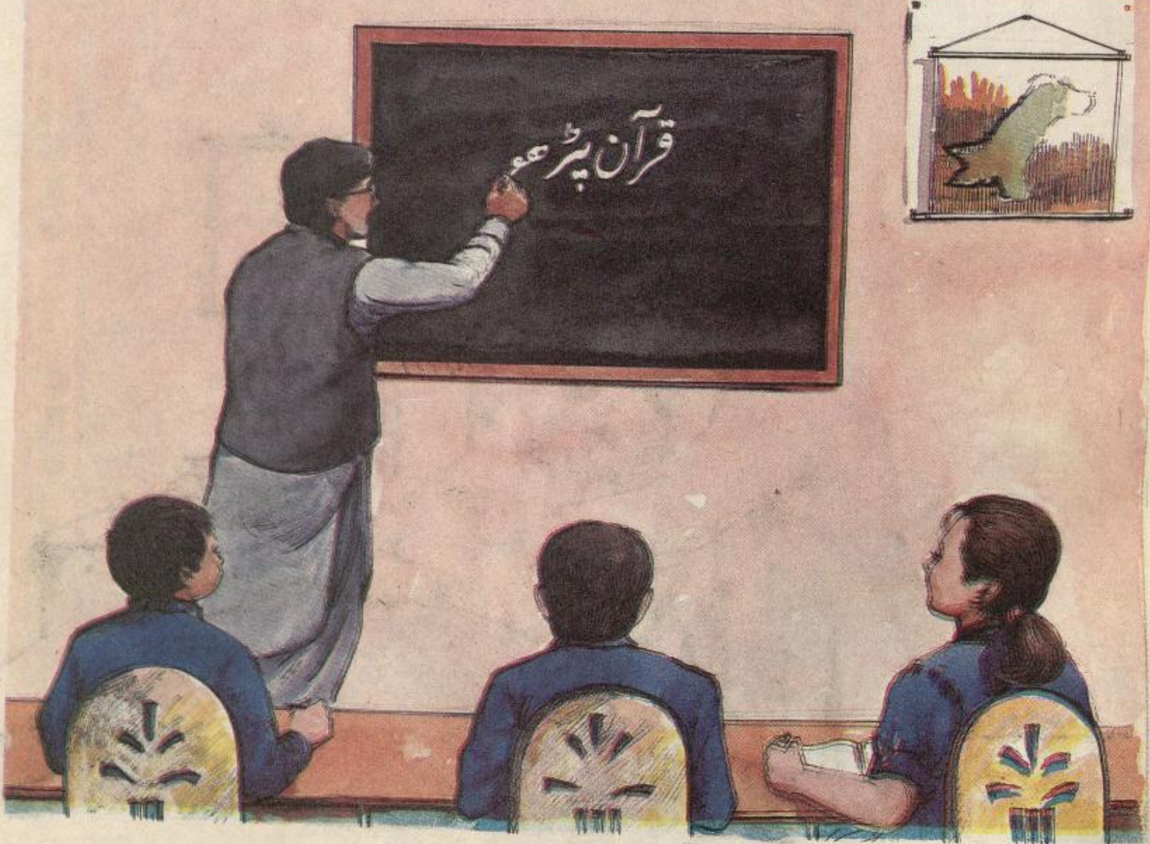
کہیں کوئی جھگڑا ہو جائے یا کوئی شخص کسی کی جان یا مال کو نقصان پہنچائے تو پولیس اس کے خلاف رَپَٹ دَرْج کرتی ہے۔ ایسے شخص کو مُلزَم کہا جاتا ہے۔ پولیس مُلزَم کو پکڑ کر



مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کرتی ہے۔ مجسٹریٹ پولیس اور مُلزَم کی بات سُنتا ہے۔ جس شَخص کا نُقصان ہوتا ہے اس کی بات بھی سُنی جاتی ہے۔ مجسٹریٹ سب کی بات سُن کر فیصلہ کرتا ہے۔ اگر کسی کو مجسٹریٹ کے فیصلے سے تسلی نہ ہو تو وہ ضلع کی بڑی عَدالَت میں جاتا ہے۔ ضلع کی بڑی عَدالَت کو سیشن جج کی عَدالَت کہتے ہیں۔ جھگڑا زمین اور جائیداد کا بھی ہوسکتا ہے۔ ایسے جھگڑوں کا فیصلہ ایک دوسری عَدالَت کرتی ہے۔ اسے سِوِل جج کی عدالت کہتے ہیں۔ سب لوگ قانون سے واقِف نہیں ہوتے۔ ان کی قانونی مَدَد کے لیے وکیل موجود ہوتے ہیں۔ جج اور وکیل مرد بھی ہوتے ہیں۔ اور عورتیں بھی۔

محکمۂ تَعْلِیْم :

ہر ضِلع میں کئی سکُول اور کالج ہوتے ہیں۔ ہمارے ضِلع میں بھی کئی سکول اور کالج ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول الگ الگ ہوتے ہیں۔ ان سکُولوں کا اِنْتِظام کرنے والا



ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کہلاتا ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے سکولوں کے لیے الگ الگ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ہوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو عام طور پر ڈی۔ ای۔ او۔ کہا جاتا ہے۔ ہر تحصیل میں ڈی۔ ای۔ او۔ کی مَدد کے لیے ڈپٹی ڈی۔ای۔او ہوتا ہے۔ اس کی مَدد کے لیے کئی اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر ہوتے ہیں۔ جو اپنے اپنے علاقے کے سکُولوں کا انتظام کرتے ہیں۔

محکمہ صِحَت:

صاف سُتھری غذا نہ کھانے، گھروں اور گلیوں کو صاف سُتھرا نہ رکھنے اور اپنے لباس کی صفائی نہ کرنے سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ کبھی کوئی کسی حادثے میں زخمی ہو جاتا ہے یا بیمار پڑ جاتا ہے۔ بیماروں اور زخمیوں کے علاج کے لیے حکومت نے ہسپتال کھول رکھے



ہیں۔ ان ہسپتالوں میں علاج کرنے اور مریضوں کی خدمت کرنے کے لیے ڈاکٹر اور نرسیں ہوتی ہیں۔ بیماروں کو دوائیں بھی ہسپتال ہی سے دی جاتی ہیں۔

ہسپتالوں کا انتظام چلانے کے لیے بھی ضلع میں ایک بڑا افسر ہوتا ہے۔ اُسے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کہتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بھی ایک ڈاکٹر ہوتا ہے۔ محکمہ صِحَّت صِرف مریضوں کا علاج ہی نہیں کرتا بلکہ ایسا انتظام کرتا ہے جس سے بیماریاں نہ پھیلیں۔ بیماریوں کو پھیلنے سے روکنے کے لیے لوگوں کو طریقے بتاتا ہے اور دواؤں اور ٹیکوں کا انتظام بھی کرتا ہے۔

مَقامی حکومت :

ضلع کے دیہاتی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے ضلع کونسل موجود ہوتی ہے۔ لوگ ووٹ دے کر اپنے علاقے کا ممبر چُنتے ہیں۔ اس طرح کئی ممبر بنتے ہیں۔ یہ ممبر مل کر اپنا ایک چیئرمین چنتے ہیں۔ چیئرمین کی مَدَد کے لیے چیف آفیسر اور دوسرے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ ضلع کونسل بھی لوگوں کے لیے صِحَّت، صفائی اور تَعلِیم کا انتظام کرتی ہے۔ سڑکیں بنواتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ہسپتال قائم کرتی ہے۔

شہروں میں رہنے والے لوگوں کی خِدمَت کے لیے کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ قصبوں کے لیے ٹاؤن کمیٹیاں اور شہروں کے لیے میونسپل کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ اگر شہر بہت بڑا ہو تو وہاں میونسپل کارپوریشن بنائی جاتی ہیں۔ جیسے میانوالی اور بہاولپور میں میونسپل کمیٹیاں ہیں۔ لاہور اور فیصل آباد میں میونسپل کارپوریشنیں ہیں۔ یہ کمیٹیاں اور کارپوریشنیں قصبے یا شہر کے اندر صِحَّت، صفائی اور تَعلِیم کا اِنتِظام کرتی ہیں۔ سڑکیں بنواتی ہیں۔

دیہاتوں میں یونین کونسلیں بھی ہوتی ہیں۔ جو مَقامی آبادی کی خدمت کرتی ہیں۔

مشق

1۔ صحیح جواب پر یہ نشان ✓ لگائیں۔

ا۔ پاکستان کے صوبے کتنے ہیں؟

○ دو ○ پانچ ○ چار

ب۔ ضلع میں امن وامان قائم کرتا ہے۔

○ ایس پی ○ کونسلر ○ ڈپٹی کمشنر

ج۔ ڈپٹی کمشنر کا دفتر ہوتا ہے۔

○ پولیس سٹیشن میں ○ ضلع کچہری میں ○ سول جج کی عدالت میں

2۔ جواب دیں :

ا۔ پولیس کیا کام کرتی ہے؟

ب۔ محکمہ تعلیم کیا کام کرتا ہے؟

ج۔ محکمہ صحت کیا کام کرتا ہے؟

د۔ مقامی ادارے کیوں بنائے جاتے ہیں؟

3۔ خالی جگہ پُر کریں :

ا۔ زمین کے جھگڑوں کا فیصلہ ---------- کی عدالت کرتی ہے۔

ب۔ ضلع کی بڑی عدالت کو ---------- عدالت کہتے ہیں۔

ج۔ پولیس ملزم کو ---------- کے پاس لے جاتی ہے۔

د۔ ضلع میں محکمہ تعلیم کے بڑے افسر کو ---------- کہتے ہیں۔

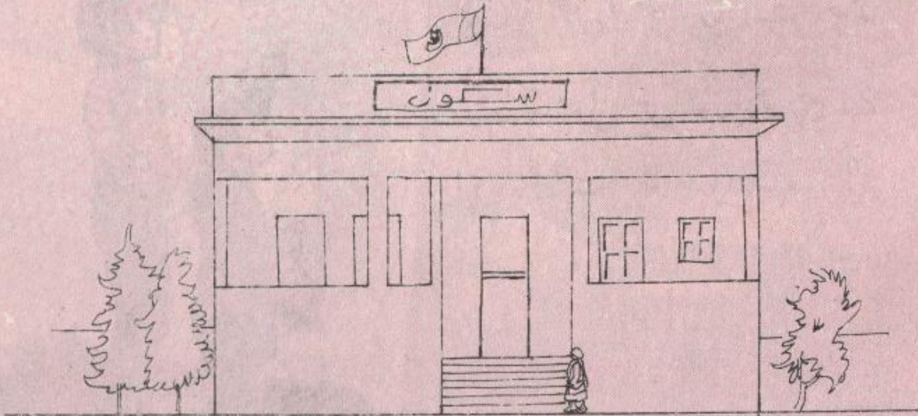
ہ۔ ہسپتالوں کا انتظام چلانے والے بڑے افسر کو ---------- کہتے ہیں۔

4۔ اپنے علاقے کے دو بڑے مسئلے لکھیں۔

5۔ صحیح جوابات کو لائن لگا کر ملائیں:

الف	ب
دیہاتوں میں لوگوں کی خدمت کے لیے	ٹاؤن کمیٹیاں ہیں۔
قصبوں میں	میونسپل کمیٹیاں ہیں۔
شہروں میں	یونین کونسلیں ہیں۔
بڑے شہروں میں	میونسپل کارپوریشنیں ہیں۔

6۔ کرنے کا کام :
اپنے سکول کا منظر بنائیں۔



چاند

کِس قدر جگمگا رہا ہے چاند
خُوب جلوہ دِکھا رہا ہے چاند
ننّھے بچّوں کا یہ کِھلونا ہے
ان کے جی کو لُبھا رہا ہے چاند

چودھویں رات کیا سُہانی ہے
ٹھنڈی کِرنیں لُٹا رہا ہے چاند

پیارا پیارا ہے خُوب صُورت ہے
سب کے جی کو لُبھا رہا ہے چاند

قافِلہ ساتھ لے کے تاروں کا
اپنی منزِل کو جا رہا ہے چاند

تارے بِکھرے ہیں اِس طرح گویا
ایک محفِل سجا رہا ہے چاند

کچُھ تو موتی ہیں اور کچُھ ہیرے
اپنی دولت لُٹا رہا ہے چاند

(جوش ملسیانی)



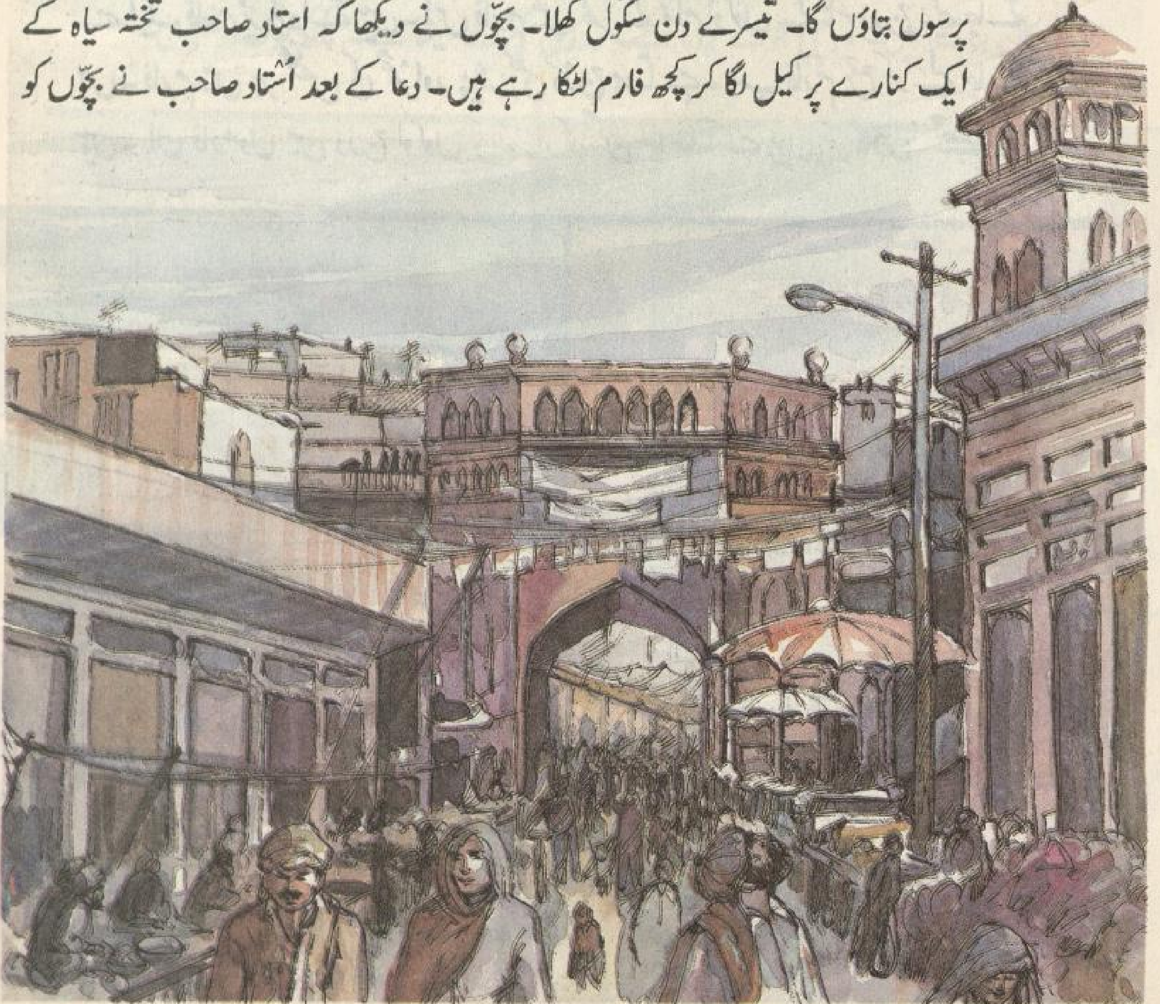
آبادی

بچّوں کو سکول سے چھٹّی ہونے کا وقت ہُوا تو اُستاد صاحب نے کہا کل سُکول بند رہے گا۔ ایک بچّے نے پُوچھا۔ جناب! کل اتوار تو نہیں پھر چھٹّی کس بات کی ہوگی؟

اُستاد : چند دن بعد مَردُم شُماری کا کام شروع ہوگا۔ اس کام میں محکمہ تعلیم کے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ ہمیں مَردُم شُماری کا طریقہ بتانے کے لیے بلایا گیا ہے۔

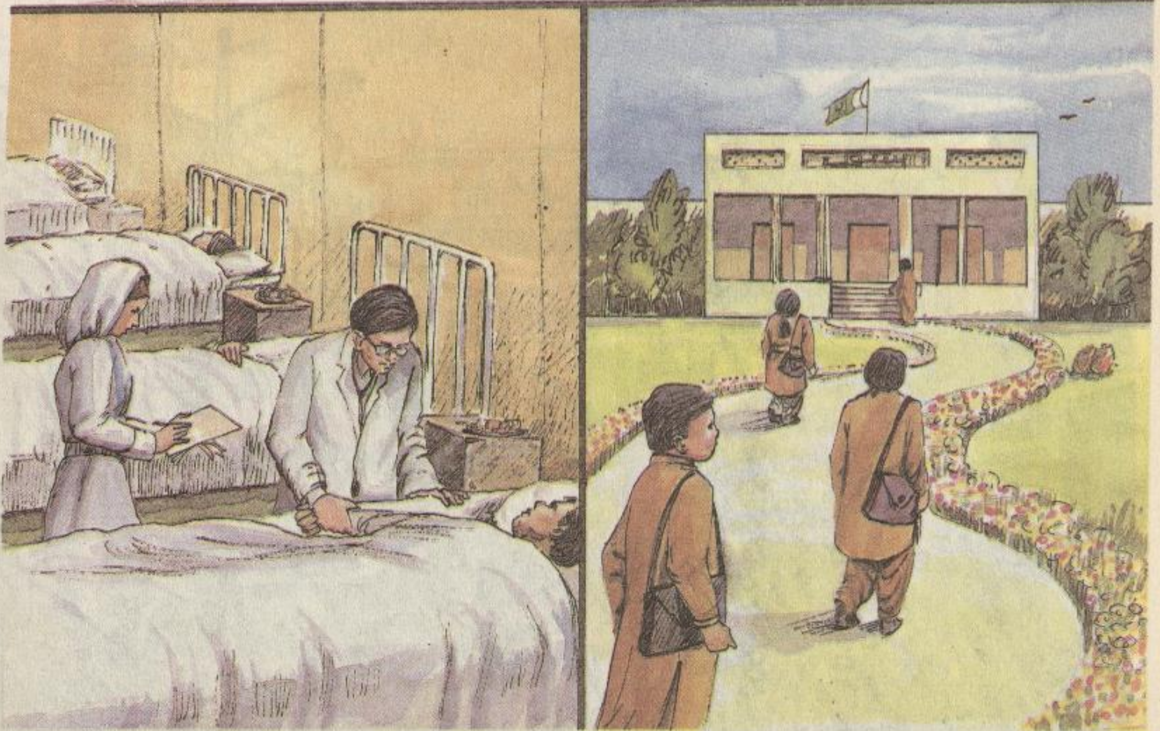
بچّہ : جناب! مَردُم شُماری کیا ہوتی ہے؟

اُستاد : بیٹا! اب تو چھٹی کا وقت ہوگیا ہے۔ میں تمھیں مَردُم شُماری کے بارے میں پرسوں بتاؤں گا۔ تیسرے دن سکول کھُلا۔ بچّوں نے دیکھا کہ استاد صاحب تختہ سیاہ کے ایک کنارے پر کیل لگا کر کچھ فارم لٹکا رہے ہیں۔ دعا کے بعد اُستاد صاحب نے بچّوں کو



مَرْدُم شُماری کے بارے میں بتانا شُروع کیا۔ اُنھوں نے بتایا کہ ہر سال ہمارے مُلک میں کئی بچّے پیدا ہوتے ہیں۔ کئی لوگ فوت ہو جاتے ہیں۔ ہمارے مُلک کی آبادی جہاں کم ہوتی ہے وہاں بڑھتی بھی ہے۔ پیدا ہونے اور مرنے کا حساب یونین کَونسِل، میونسپل کمیٹی یا کارپوریشن کے دَفتر میں رکھا جاتا ہے۔ یہ دس سال بعد آبادی کی گنتی کرنے کے لیے ایک بڑا پروگرام بناتا ہے۔ اس کام کے لیے یہ مَحکمہ دوسرے محکموں سے بھی مدد لیتا ہے۔ محکمَہ تعلیم کے لوگ اس کام میں بہت مَدَد کرتے ہیں۔

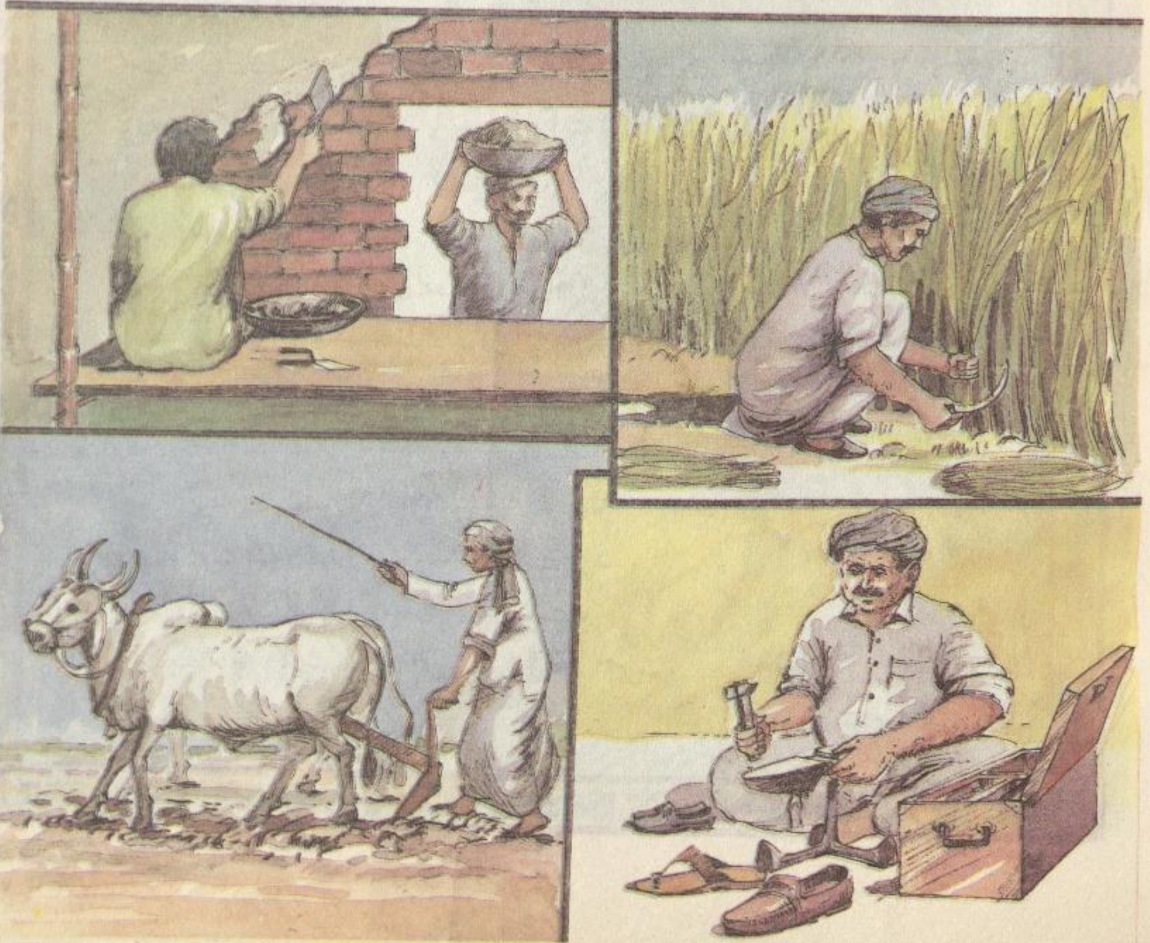
محکمہ مَردُم شُماری اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو گھر گھر بھیجتا ہے۔ یہ لوگ ہر گھر سے ایک فارم پُر کرواتے ہیں۔ اس فارم میں گھر کے تمام لوگوں کے نام درج کیے جاتے ہیں۔ فارم میں ہر شَخص کی عُمر اور پیشہ بھی دَرج ہوتا ہے۔ سب فارم جمع کر لیے جاتے ہیں۔ ان فارموں میں دَرج لوگوں کی تعداد کو گِن لیا جاتا ہے۔ یوں ہَر گاؤں، قصبے اور



شہر کی آبادی معلوم ہو جاتی ہے۔

آبادی بڑھتی ہے تو کھانے پینے، پہننے اور دوسری چیزوں کی ضرورت بھی بڑھتی ہے۔ بچّے زیادہ ہوں تو اُن کے لیے زیادہ سکُول، کالج اور ہسپتال کھولنا پڑتے ہیں۔ ملک کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

مَرْدُم شماری سے لوگوں کے پیشے بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ کُچھ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ یہ ہمارے لیے کھانے پینے کی چیزیں پیدا کرتے ہیں۔ کِسان کے لیے ہل لوہار بناتا ہے۔ لوہار اور بھی کئی چیزیں بناتے ہیں۔ ترکھان اور مستری ہمارے لیے فرنیچر اور مکان بناتے ہیں۔ موچی جوتے بناتا ہے۔ درزی کپڑے سِیتا ہے۔ کُچھ لوگ دفتروں



میں اور کچھ کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ کارخانوں میں قِسم قِسم کی چیزیں بنتی ہیں۔ کچھ لوگ اُستاد بن کر اور کچھ لوگ ڈاکٹر بن کر قوم کی خدمت کرتے ہیں۔

ہر پیشے سے تعلّق رکھنے والے لوگ جہاں اپنی روزی کماتے ہیں وہاں دوسروں کے لیے بھی بہت فائدے والی چیزیں بناتے ہیں۔ اس طرح ہر پیشہ ضروری ہے۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ مردم شماری کا کیا مطلب ہے؟

ب۔ پیدا ہونے اور مرنے کا حساب کس دفتر میں رکھا جاتا ہے؟

ج۔ مردم شماری کے فارم میں کیا کیا درج ہوتا ہے؟

د۔ مردم شماری سے کن باتوں کا پتا چلتا ہے؟

2۔ خالی جگہ پُر کریں :

ا۔ ہر ---------- سال بعد مردم شماری ہوتی ہے۔

ب۔ محکمہ ---------- کے لوگ بھی مردم شماری میں مدد کرتے ہیں۔

ج۔ آبادی بڑھتی ہے تو سب چیزوں کی ---------- بڑھتی ہے۔

د۔ کسان کے لیے ہل ---------- بناتا ہے۔

ہ۔ ترکھان ہمارے لیے ---------- بناتا ہے۔

و۔ کپڑے سینے والے کو ---------- کہتے ہیں۔

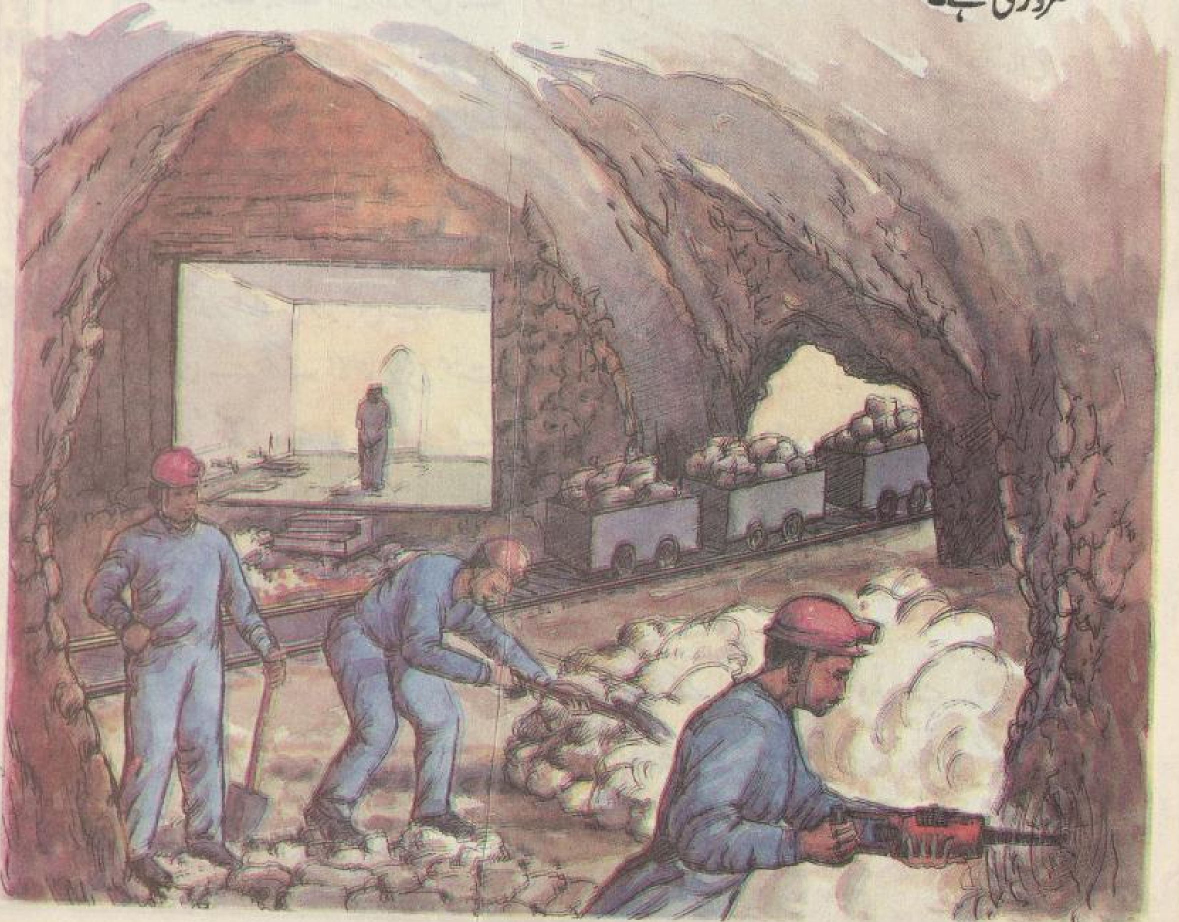
ز۔ موچی ہمارے لیے ---------- سیتا ہے۔

3۔ آپ کے ابا جان کا پیشہ کیا ہے؟ اس پیشے پر پانچ جملے لکھیں۔

4۔ سلیٹ پر کسی کھیت کا منظر بنائیں۔

نمک کی کان

کھانے کا مزا نمک سے ہے۔ کھانے میں کتنے ہی مسالے ڈالو۔ نمک نہ ہو تو کھانا مزا نہیں دیتا۔ نَمک کھانوں کو صِرْف مزے دار ہی نہیں بناتا' ان کو ہضْم کرنے میں بھی مَدَد دیتا ہے۔ نمک ہمارے جسْم کے لیے بھی ضروری ہے۔ یہ بہُت سی دواؤں میں بھی اِستِعمال ہوتا ہے۔ نَمک صرف انسانوں کے لیے ہی نہیں جانْوَروں کے لیے بھی ضروری ہے۔



صُوبہ پنجاب میں کھیوڑہ کے مقام پر نمک کی سب سے بڑی کان ہے۔ کھیوڑہ کی کان تک جانے کے لیے ریل اور سڑک دونوں راستوں سے جاسکتے ہیں۔ کھیوڑہ کے راستے میں جگہ جگہ پتھّریلی چٹانیں ہیں۔ کہیں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں اور کہیں گہرے کھڈ ہیں۔ یہاں کی زمین کاشت کے لیے اچھّی نہیں۔ البتہ اس علاقے میں مَعدنیات ملتی ہیں۔ یہ پہاڑیاں زیادہ تر خُشک ہیں۔

کھیوڑہ میں زیادہ تر نمک کی کان کے مزدور اور ملازم رہتے ہیں۔ یہاں کئی ریسٹ ہاؤس ہیں جن میں دوسرے شہروں سے آنے والے لوگ ٹھہرتے ہیں۔ کان کے باہر نمک کے بڑے بڑے ڈھیر دور ہی سے نظر آتے ہیں۔

کان کے اندر داخِل ہوں تو وہاں ایک دُنیا آباد دکھائی دیتی ہے۔ ہر طرف روشنیاں لگی ہوئی ہیں۔ کان سے نمک باہر لانے کے لیے ریل بھی چلتی ہے۔ ریل کی پٹڑی کان کے اندر جاتی ہے۔ کان میں نمک کے کمرے بنے ہوئے ہیں۔ ان کمروں کے ستون، دیواریں، فرش، چھتیں سبھی نمک کی ہیں۔ جدھر دیکھیں نمک ہی نمک نظر آتا ہے۔ کان کے اندر ایک مسجد بھی ہے۔

کان سے نمک نکالنا بڑی محنت کا کام ہے۔ پہلے بارُود سے نمک کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، جس سے زور کے دھماکے ہوتے ہیں۔ پھر مزدور ہتھوڑوں سے نمک کے ٹکڑے کرتے ہیں اور ریل گاڑی پر لاد کر کان سے باہر لاتے ہیں۔ گرمیوں میں کان کے اندر درجہ حرارت کم ہوتا ہے۔ سردیوں میں کان کے اندر سردی کم محسُوس ہوتی ہے۔ نمک کی اس کان کو دیکھنے کے لیے لوگ دُور دُور سے آتے ہیں۔

کان کے اندر نمکین پانی کے حوض ہیں۔ ان کے پاس روشنی ہوتی ہے تو بڑا خُوبصُورت سماں پیدا ہوتا ہے۔ مُختلف رنگوں کی روشنی جب نمک پر پڑتی ہے تو نمک ہیرے کی طرح چمکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر نمک کا یہ خزانہ ہمارے لیے پیدا کیا ہے، جہاں سے ہر سال بہت سا نمک نکالا جاتا ہے۔ ہم یہ نمک دوسرے ملکوں کو بھیج کر بہت سا روپیہ کماتے ہیں۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ نمک کے دو فائدے بتائیں؟

ب۔ کھیوڑہ کے علاقے کی سطح کیسی ہے؟

ج۔ کان سے نمک کس طرح نکالا جاتا ہے؟

د۔ کھیوڑہ کی کان کے اندر کا حال اپنے لفظوں میں بیان کریں۔

2۔ اُلٹ لکھیں :

انسان۔ دور۔ خوب صورت۔ آباد۔

3۔ پانچ ایسی چیزوں کے نام لکھیں : جن میں نمک استعمال ہوتا ہے۔

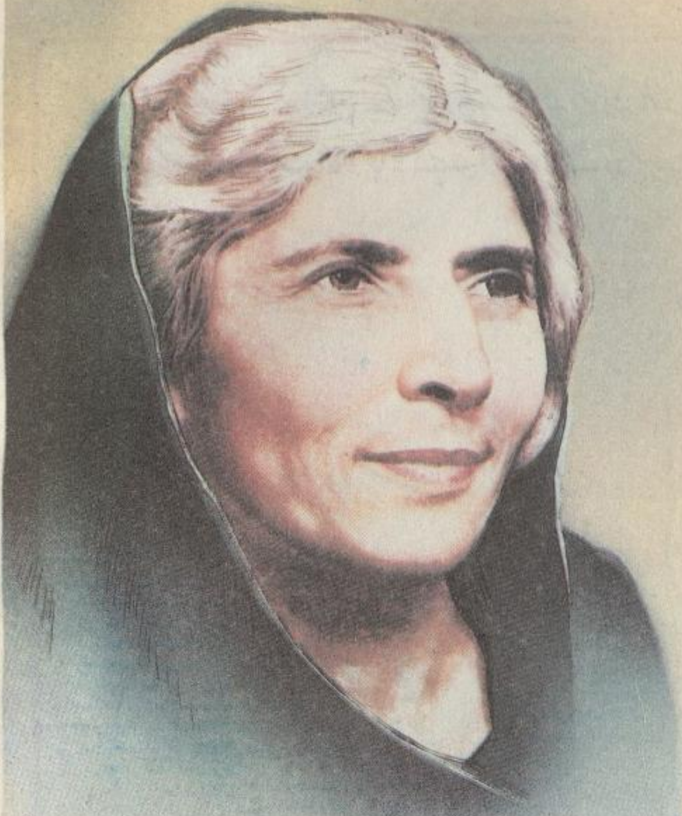
4۔ ان جملوں کو سوالیہ بنا کر لکھیں جیسے۔ ہر سال بہت سا نمک نکالا جاتا ہے۔ کیا ہر سال بہت سا نمک نکالا جاتا ہے؟

ا۔ کان سے نمک نکالنا محنت کا کام ہے۔

ب۔ کان کے اندر نمکین پانی کے حوض ہیں۔

ج۔ ریل کی پٹڑی کان کے اندر جاتی ہے۔

د۔ کان کے اندر ایک مسجد بھی ہے۔



فاطمہ جناحؒ

پاکستان بنانے میں جن عورتوں نے حصہ لیا' ان میں فاطمہ جناحؒ کا نام سب سے زیادہ مشہور ہے۔ آپ قائد اعظمؒ کی چھوٹی بہن تھیں۔ آپ کراچی میں پیدا ہوئیں۔ فاطمہ جناح اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ ابھی آپ دو سال ہی کی تھیں کہ آپ کی والدہ فوت ہو گئیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ آٹھ سال کی ہوئیں تو آپ کے والد بھی وفات پا گئے۔ والد کی وفات کے بعد قائد اعظمؒ نے آپ کو بڑے لاڈ پیار سے پالا۔ انھوں نے فاطمہ جناحؒ کو اچھی تعلیم دلائی۔ فاطمہ جناحؒ دانتوں کی ڈاکٹر بنیں۔ وہ لوگوں کا علاج ہمدردی سے کرتیں۔ قائد اعظمؒ نے پاکستان حاصل کرنے کی کوشش شروع کی تو فاطمہ جناحؒ نے ان کی مدد کی۔

پہلے آپ گھر پر رہ کر بھائی کی خدمت کرتی تھیں۔ بعد میں قائد اعظمؒ کے ساتھ سفر پر بھی جاتیں۔ قومی کاموں میں ان کی مدد کرتیں۔ ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتیں۔



قائدِ اعظمؒ نے فرمایا کہ فاطِمہؒ کا مجھ پر بڑا اِحسان ہے۔ انھوں نے ہر طرح میری دیکھ بھال کی اور پاکستان بنانے میں میرا ساتھ دیا۔

فاطِمہؒ جِناحؒ نے پاکستان بنانے کی کوشش میں بڑھ چڑھ کر حِصہ لیا۔ انھوں نے عورتوں کو بھی اس کام میں شامل کیا۔ ان کی کوششوں سے عورتیں کھُل کر پاکِستان بنانے کے لِیے کام کرنے لگیں۔

فاطِمہؒ جِناحؒ نے پاکستان بننے کے بعد بے سہارا لوگوں کی بھلائی کے لِیے بہُت کام کیا۔ خاص طور پر بچّوں اور عورتوں کی بھلائی میں دِلچسپی لیتی تھیں۔ غریبوں کا خیال رکھتی تھیں۔ لوگوں کو پاکستان سے محبّت کرنے کی تعلیم دیتیں۔ لوگ بھی آپ سے محبّت کرتے تھے۔ قوم نے آپ کو "مادرِ مِلّت" کا خطاب دیا۔ مادرِ مِلّت کا مطلب ہے۔ "قوم کی ماں"

آپ کراچی میں فوت ہوئیں۔ آپ کو قائدِ اعظمؒ کے مزار کے قریب ہی دفن کیا گیا۔

مشق۔

1۔ جواب دیں :

ا۔ قائدِ اعظمؒ نے فاطِمہؒ جناحؒ کو کیوں لاڈ پیار سے پالا؟

ب۔ فاطِمہؒ جناحؒ کے ماں باپ کب فوت ہوئے؟

2۔ جملے بنائیں :

ہمدردی۔ مشکل۔ ہمت۔ دیکھ بھال

3۔ خالی جگہ پر کریں :

ا۔ قائدِ اعظمؒ نے پاکستان بنانے کا ---------- کیا۔ (ارادہ ۔ کوشش)

ب۔ فاطمہ جناحؒ قائدِ اعظمؒ کی ---------- کرتی تھیں۔ (مدد۔ ہمت)

ج۔ قائدِ اعظمؒ نے فرمایا فاطمہ جناحؒ کا مجھ پر ---------- ہے۔ (قرض ۔ احسان)

د۔ فاطمہ جناحؒ نے مسلمان عورتوں کو ---------- دکھایا۔ (راستہ۔ حوصلہ)

ہ۔ فاطمہ جناحؒ لوگوں کی ---------- کے لیے کام کرتیں۔ (خوراک۔ بھلائی)

و۔ لوگ فاطمہ جناحؒ سے ---------- کرتے تھے۔ (نفرت۔ محبت)

ز۔ فاطمہ جناحؒ ---------- بات کہتی تھیں۔ (سچی۔ صفائی)

4۔ فاطمہ جناحؒ پر پانچ جملے لکھیں :

5۔ خوش خط لکھیں :

فاطمہ جناحؒ نے ہندوستان کی مُسلمان عورتوں کو راستہ دکھایا۔



پہیلیاں

1

راجا رانی کہو کہانی
ایک گھڑے میں دو رنگ پانی

2

گرمیوں میں وہ رات کو آئے
بِھیں بِھیں کر کے راگ سُنائے

3

کٹورے میں کٹورا
بیٹا باپ سے بھی گورا

4

ایک ڈِبّے میں بتیس دانے
بوجھنے والے بڑے سِیانے

5

ہری تھی مَن بھری تھی
نو لاکھ موتی جڑی تھی
میاں جی کے باغ میں
دو شالا اوڑھے کھڑی تھی

6

دیکھا ہم نے ایک پرندہ
کچھ پیلا کچھ سبز اور لال
پیٹ میں اس کے ایک ہی ہڈی
کھال کے نیچے اس کے بال
خون ہے اس کا میٹھا میٹھا
کڑوی کڑوی اس کی چھال

7

دیکھا ایک نیا حیوان
دبلا پتلا اور بے جان
پیٹھ کے اندر اس کی دُم
دو پاؤں ہیں اور چھ سُم
یونہی اس کا نام نہ بول
پہلے میری بات کو تول

میلا مویشیاں

ہمارے ہاں ہر سال میلا مویشیاں لگتا ہے۔ اس دِن چُھٹّی ہوتی ہے۔ یہ میلا مارچ کے مہینے میں لگتا ہے۔

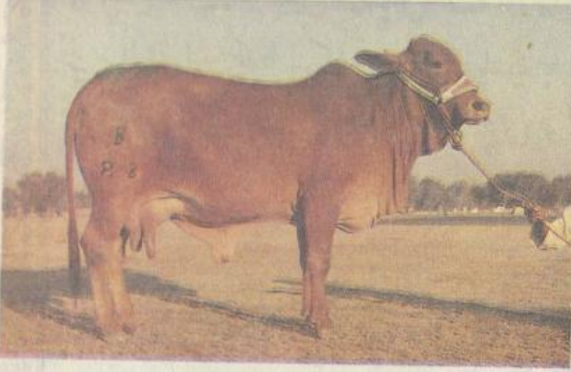
شہزاد کے ابُوّ نے بچّوں کو میلا مویشیاں دکھانے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ شام کے کھانے کے بعد شہزاد نے ابُوّ کو وعدہ یاد دلایا تو وہ کہنے لگے ہاں بھئی مجھے اپنا وعدہ یاد ہے۔ کل ہم میلا دیکھنے چلیں گے۔

صُبح ہُوئی۔ سَب بچّے جلدی جلدی تیاّر ہُوئے۔ ناشتا کیا اور رکشے میں بیٹھ کر میلے میں پہنچ گئے۔ میلا بُہت بڑے میدان میں لگا ہوا تھا۔ میدان میں ہر طرف خیمے لگے

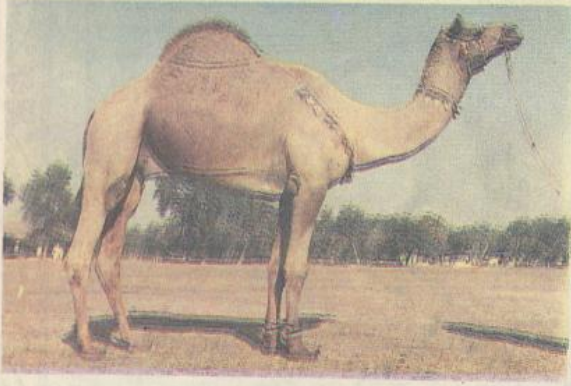


ہوئے تھے۔ خیموں کے آس پاس جانور بندھے ہوئے تھے۔ لوگ ان جانوروں کی خرید و فروخت کر رہے تھے۔ وہاں گائے' بیل' اونٹ' گھوڑے اور بکریاں بندھی ہوئی تھیں۔





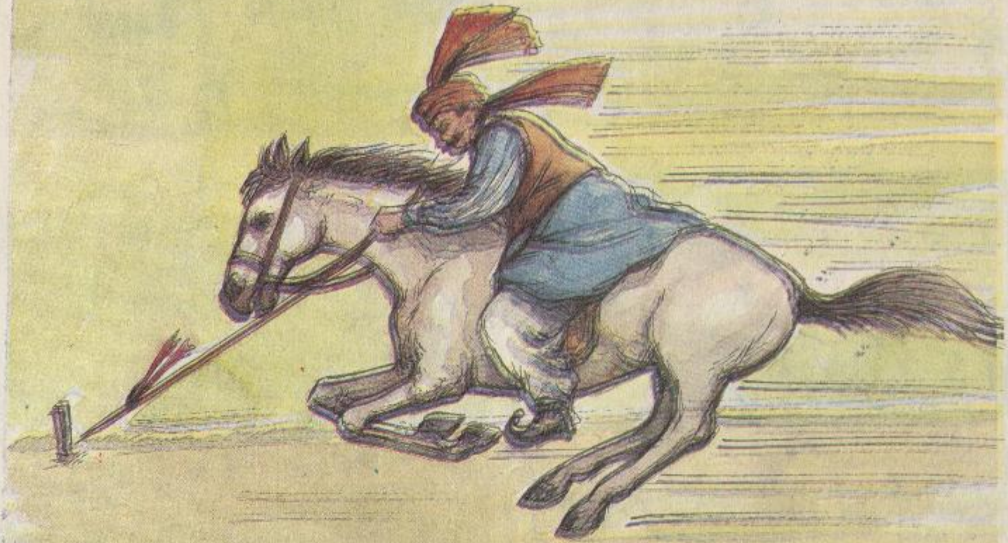








ابّا جان نے بتایا، "یہ نیلی راوی نسل کی بھینسیں ہیں۔ جو ساہیوال کے علاقے میں پائی جاتی ہیں۔ یہ بھینسیں بہُت خوبصورت ہوتی ہیں اور دُودھ بھی زیادہ دیتی ہیں۔" پھر وہ بچّوں کو لے کر بیلوں کے پاس آئے اور بتایا کہ یہ دھنی نسل کے بیل اور گائیں ہیں۔ یہ میانوالی اور چکوال کے علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ یہ بیل کھیتی باڑی کے لیے بہُت پسند کیے جاتے ہیں۔ پھر اُنھوں نے بچّوں کو تھل کے اونٹ اور تُرکی نسل کے گھوڑے



بھی دکھائے۔

عرفانہ نے پُوچھا "کیا یہ جانور صرف بیچنے کے لیے منڈی میں لائے جاتے ہیں؟"

ابّا جان نے بتایا : "نہیں بیٹی! کچھ لوگ یہ جانور شوق سے پالتے ہیں اور اُنھیں مقابلے کے لیے لاتے ہیں۔ جانوروں کے اس مقابلے میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے جانوروں کے مالکوں کو اِنعام دیا جاتا ہے۔

بچّے آگے بڑھے تو نیزہ بازی کا مُقابَلَہ ہو رہا تھا۔ سب وہاں ٹھہر گئے۔ کھیل بڑا دِلچسپ اور خطرناک تھا۔ دُور سے ایک آدمی گھوڑا دَوڑاتا ہوا آتا۔ نیزے سے کِلے کو اُکھاڑتا، خُوشی سے نیزہ ہوا میں بُلند کرتا اور آگے نِکل جاتا۔ بچوں نے یہ کھیل بڑی دِلچسپی سے دیکھا۔

اب بچے سَرکَس دیکھنا چاہتے تھے۔ ابّا جان نے سب بچوں کو ایک طَرف کھڑا کیا اور ٹِکٹ خرید کر لے آئے۔ سب سَرکَس میں چلے گئے۔ سب سے پہلے بچّوں اور عورتوں نے جُھولے پر کرتب دکھائے۔ پھر ایک جادوگر نے جادو کے کھیل دِکھائے۔ آخر میں شیر، ہاتھی اور گھوڑے کے کام دِکھائے گئے۔

پھر سب نے مَوت کا کنّواں دیکھا۔ ایک مَرد اور عورت موٹر سائیکل دَوڑا رہے تھے۔ وُہ کنُوئیں میں کبھی اُوپر کبھی نِیچے چلے جاتے۔ یہ بڑا خطرناک کھیل تھا۔ بچّے ڈر رہے تھے۔ ابّا جان اُنھیں فوراً نیچے لے آئے۔

عمران نے پوچھا۔ اب کہاں چلیں گے؟ ابا جان نے کہا۔ اب تھوڑی دیر آرام کر لیں، پھر نمائش پر چلیں گے۔ کبڈی کا مُقَابلَہ بھی دیکھیں گے۔ آرام کرنے کے بعد وہ سب ایک دکان پر آئے۔ وہاں سموسے اور چاٹ کھائی۔ ٹھنڈی بوتلیں پی کر لطف اٹھایا۔ پھر نمائش میں چلے گئے۔ نمائش میں سٹالوں پر قسم قسم کی چیزیں سجی ہوئی تھیں۔ شہزاد اور عمران نے اپنے لیے جوتے خریدے۔ عرفانہ نے چھوٹا سا ریڈیو خریدا۔

اتنے میں کبڈی کے مُقَابلے کا اعلان ہوا۔ وُہ سَب کبڈی کے میدان میں آگئے۔ دو ٹیموں میں مُقابَلہ ہونے والا تھا۔ ریفری نے سیٹی بجائی۔ کھیل شُرُوع ہوا۔ دونوں ٹیموں نے بَہُت اچھّا کھیل پیش کیا۔ لوگ تالیاں بجا بجا کر داد دیتے رہے۔ کھیل ختم ہوا تو جیتنے والی ٹیم کو انعام دیا گیا۔

مشق

1۔ جواب دیں :

ا۔ نیلی راوی نسل کی بھینّس کیوں مشہور ہے؟

ب۔ دھنی نسل کے بیل کس علاقے میں پائے جاتے ہیں؟

ج۔ تھل کے علاقے کا کون سا جانور مشہور ہے؟

د۔ منڈی میں جانور کیوں لائے جاتے ہیں؟

ہ۔ کبڈی کی ہر ٹیم میں کتنے کھلاڑی ہوتے ہیں؟

2۔ رکشے میں سفر کیا جاتا ہے۔ رکشا شہر میں چلتا ہے۔ آپ کے علاقے میں سفر کے لیے کن چیزوں کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔؟ نام لکھیں :

3۔ خالی جگہ پُر کریں : (پانی۔ پٹڑی۔ پکّی۔ ہَوا۔ ریتلے۔)

ا۔ بس ---------- سڑک پر چلتی ہے۔

ب۔ کشتی ---------- پر تیرتی ہے۔

ج۔ ریل گاڑی ---------- پر چلتی ہے۔

د۔ ہوائی جہاز ---------- میں اڑتا ہے۔

ہ۔ اُونٹ ---------- علاقوں میں سواری کے کام آتا ہے۔

4۔ بَیل ہَل چلانے کے کام آتا ہے۔ یہ بتائیں یہ جانور کس کام آتے ہیں؟

اُونٹ۔ گھوڑا۔ گدھا۔ بھینّس۔ گائے۔ بکری۔

5۔ املا لکھیں : نیزہ بازی ایک خطرناک کھیل ہے۔

6۔ ان چیزوں کے خاکے بنائیں اور نام لکھیں۔



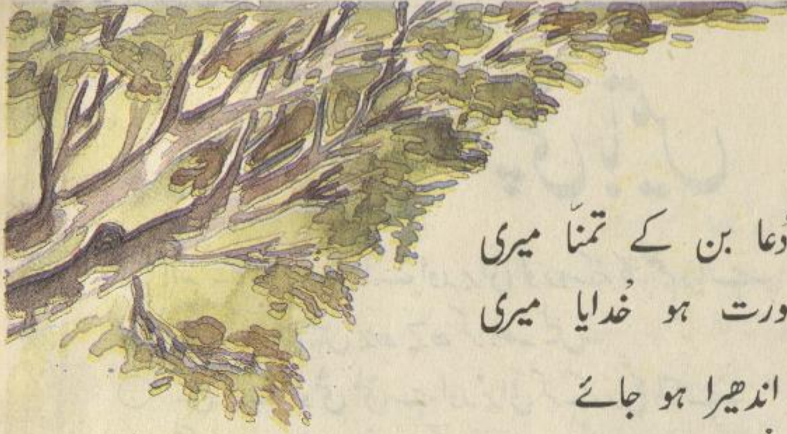






اچھّی باتیں

○ اللہ نے نیکی کو پھیلانے اور برائی کو روکنے کا حکم دیا ہے۔
○ نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔
○ نیکی کرکے خُوشی ملتی ہے اور بُرائی کرکے رَنج ملتا ہے۔
○ نیکی کا بدلہ انسان نہیں بلکہ خُدا دیتا ہے۔
○ دُوسروں کے دُکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھیں۔
○ جو کچھ مانگنا ہو اللہ سے مانگیں۔
○ خُدا ہر پرِندے کو روزی دیتا ہے مگر گھونسلے میں نہیں ڈالتا۔
○ خدا کی نظر میں وہ اِنسان اچھّا ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔
○ ہم خُدا کی نِعمتوں کو گننا چاہیں تو گِن نہیں سکتے۔
○ بُرے لوگوں کی دوستی اختیار نہ کریں ورنہ لوگ آپ کو بھی بُرا سمجھیں گے۔
○ عقل مند وہ ہے جو بات کرنے سے پہلے سوچ لے۔
○ کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے کو غِیبَت کہتے ہیں۔ غیبت کرنا بہُت بڑا گُناہ ہے۔ اللہ اور اس کے رسُول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کِسی کی غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔
○ اللہ نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہر اچھا کام اللہ کی عبادت ہے۔
○ جو چوری کرتا ہے اس میں ایمان نہیں رہتا۔
○ جھوٹ بولنے سے ہر برائی کی ابتدا ہوتی ہے۔
○ نشے والی چیزیں استعمال کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔



بچّے کی دُعا

لَب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری
زِندگی شمع کی صُورت ہو خُدایا میری

دُور دُنیا کا مِرے دَم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے

ہو مِرے دَم سے یُونہی میرے وَطن کی زِینت
جس طرح پُھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زِندگی ہو مِری پروانے کی صُورت یا رب
علم کی شمع سے ہو مُجھ کو محبّت یا رب



ہو مِرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعِیفوں سے محبت کرنا

مِرے اللہ بُرائی سے بچانا مُجھ کو
نیک جو راہ ہے اس راہ پہ چلانا مُجھ کو

(اقبالؒ)



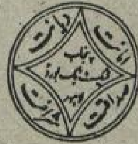
اپیل

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ آپ کا اپنا ادارہ ہے جو پنجاب کے طلبہ وطالبات کے لئے معیاری اور سستی نصابی کتب مہیا کرتا ہے۔ ان کتب کی تیاری ماہرین تعلیم کی زیرِ نگرانی کی جاتی ہے تاکہ بچوں میں تخلیقی صلاحتیں ابھاگر ہوں۔ کچھ ناشرین ایسی کتب شائع کرتے ہیں جن میں سوالاً جواباً مختصر ترین مواد ہوتا ہے ۔ان کتب میں ٹیسٹ پیپرز، گائیڈز، خلاصہ جات وغیرہ شامل ہیں۔ ایسی کتب کو رٹ لینے سے طلبہ وطالبات امتحان تو شاید پاس کرلیں مگران کی ذہنی تربیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ ایسے بچے اعلیٰ پیشہ ورانہ اداروں میں ناکام ہوجاتے ہیں۔ محترم والدین، اساتذہ کرام اور عزیز طلبہ وطالبات سے گزارش ہے کہ وہ کسی قسم کی غیر معیاری کتب خریدنے کے پابند نہیں ہیں اور اگر کوئی فرد انھیں اس سلسلے میں مجبور کرے تو وہ فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

جماعت سوم کے لیے صرف درج ذیل کتب ہی وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان اور محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی طرف سے منظور شدہ ہیں۔ اِن کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے شائع کیا ہے اوران پرنیچے دیا گیا بورڈ کا خاص نشان موجود ہے۔

جماعت سوم کے لیے بورڈ کی شائع کردہ کتب یہ ہیں :

1- میری کتاب
2- عملی ریاضی
3- معاشرتی علوم (متعلقہ ضلع)
4- سائنس
5- انگلش سٹیپ-III
6- قرآنی قاعدہ



محمد اطہر طاہر (تمغہ امتیاز)
چیئرمین

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ،
21-ای-II-گلبرگ-3، لاہور۔

کتاب بہترین ساتھی ہے۔ اس سے پیار کیجیے۔ اسے ضائع ہونے سے بچائیے

اس کتاب کا مسودہ پرائمری ایجوکیشن ریفارم پروجیکٹ نے تیار کیا اور
منظوری وفاقی وزارت تعلیم (کریکولم ونگ) نے دی۔

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد　　کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین، شاد باد
پاک سرزمین کا نظام　　قوتِ اُخوتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد
پرچمِ ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　　جانِ استقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

تاریخ اشاعت	اشاعت	طباعت	تعداد اشاعت	قیمت
جنوری 2000ء	اول	دوازدہم	13,000	25.45

12949
سیریل نمبر